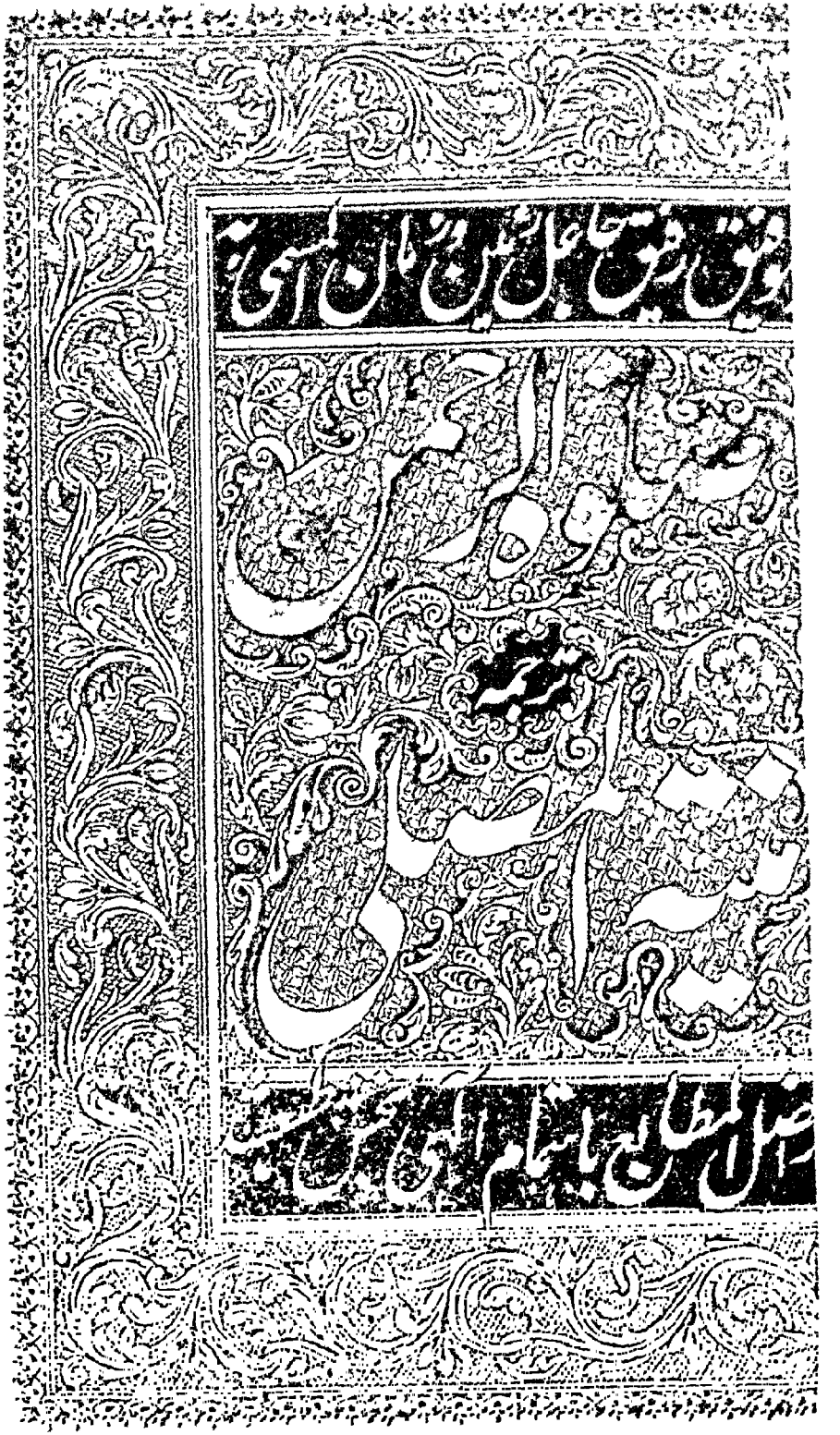

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس خدا وند تعالی عزت والی بزرگ کو کہ جسنی پیدا کیا ساری جہان کو سب پر
حکم کرکے اور بچھر نیست و نابود کریگا ایکمرتبہ سبکو کہ بجز ذات واحد کے کوئی پیدائش
سے باقی نرہیگا اور بچھر سارے عالم کو پیدا کرکے حساب کتاب برائی اور بھلائی
ہر ایک بندے کی جدی جدی ساتھہ انصاف کے پہنچاویگا اور موافق مراتب ہر ایک بندے
کے بہشت مین درجے عنایت فرماویگا اور جو بندی کہ خطاوار لایق عذاب کے ہوئے
اللہ صاحب چاہے اونکو اپنے دریائے رحمت سے بخشے اور چاہے اونکو عذاب کرے
کوئی اوسکا مزاحم نہین اور درود نامحدود بجناب سید المرسلین خاتم النبیین مقبول بارگاہ
رب العالمین یعنی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ جسکی سبب سے چراغ ہدایت کا ہیچ تمام عالم کے روشن ہوا اور اوسکے وسیلہ
سے امت گنہگار کی شفاعت ہوگی اور اللہ تعالی ہم سب مسلمان بھائیون کو اوپر دین
اسلام کے ساتھہ تابعداری اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آل اور اصحاب
کے خاتمہ بالخیر کرے اور حشر کے دن ساتھہ تابعداروں اونہونکی اوٹھاوے
آمین یارحم الراحمین اب جاننا چاہیے کہ بنیاد اسلام کی یہہ ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا

اقرار کرنا اور بزبان کے اور دل مین تصدیق کرنا اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی معبود
مگر اللہ اور محمد رسول اللہ کے بھیجے ہوی اللہ صاحب کے ہین واسطی راہ بتانے امت کے آئی تھے
اور برحق جانتا سب رسولون اللہ کا کہ بھیجے ہوے اللہ کے تھے اور کتابون اوتاری ہوئی اللہ
کا جیسے کہ توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف ہی اور فرشتونکا کہ پیدا کی بندی
اللہ کے ہین اور یقین کرنا اوپر قیامت آنی والی کے کہ اوس دن سبکو زندی اللہ جلشانہ
کے حاضر ہوکر سارا حساب وکتاب دینا ہوگا کہ ایک ذرہ کے برابر برائی اور بھلائی
کسی نفس کی اوس سے پوشیدہ نہین ہی بلکہ عمل نیک وبد سبکی پہلی ہی بیچ دفتر ازل کے
لکھہ چکا ہی اور جاننا چاہئی کہ ستون اسلام کا نماز ہی جیسا کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
فی الفرق بین العبد المومن وبین الکفر ترک الصلوۃ یعنی فرق درمیان مسلمان اور کفر کے
ترک کرنا نماز کا ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا کفر کو پہنچانا ہی چنانچہ
یہہ کمترین ترجمہ اس حدیث کا منیۃ المصلی سے بروی سامعین کے ایکروز بیان کرتا تھا
کہ برادر عزیز حافظ ولی اللہ نی کہا اگر ترجمہ ساری کتاب منیۃ المصلی کا اردو زبان
مین لکھا جاوی تو بہت لوگونکو مسایل نماز کے خوب یاد ہوجاوینگی اور بیچ نماز پڑہنی
کے اونسی قصور نماز نہوگا اسواسطی کہ اکثر لوگونکو سہو اور بہول نماز مین واقع ہوتی ہی
اور سبب نہ دریافت ہونی مسایل کے بہت سی قصور اور خطائین نماز مین کرتی ہین
ہرچند کہ بعضی بزرگون نی کئی کتابین مثل مفتاح الجنت اور راہ نجات وغیرہ اردو زبان
مین لکھی ہین اور اوس سے عوام کو بہت فیض ہوتا ہی لیکن بہت سی صورتین بہول اور
سہو کی ایسی بیچ نماز کے واقع ہوتی ہین کہ اون کتابون ذکر کی گئی سے وہ مسلی پائے
نہین جاتے اسواسطے اس کمترین اضعف العباد حافظ عبد الرحمن بن حافظ
حسام الدین نی ترجمہ منیۃ المصلی کا اردو زبان مین کیا اور بہت سی مسایل حیض اور
نفاس اور استحاضہ کے اور اکثر مسایل متفرق فتاوی عالمگیری سے نکال کر اردو زبان مین
شامل اس کتاب کے کئی اور اسمین اکتالیس فصلین ترتیب دیکر ساتھہ نام صلوۃ الرحمان کے

موسوم کیا کہ عوام الناس کو واسطی دریافت کرنی مسایل نماز کی آسانی ہو امید نظر
بزرگون صالحین سے یہ ہی کہ اگر کوئی سہو اور خطا بشریت سی بخوظ خاطر مبارک کی گذری
تو اوسکو مقتضای بشریت جانکر دریغ اصلاح نفرماوین کہ عند اللہ خالی اجر سی نہوگا پس جانو
ای مسلمانو کہ فرضیت نماز کی ثابت ہی قرآن اور حدیث اور اجماع امت سی اسطرح پر کہ فرمایا
حقتعالی نے سورہ بقر مین حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ
یعنی نگہبانی کرو تم اوپر سب نمازونکی خصوصاً بیچ کی نماز اور کھڑی ہو تم واسطی اللہ کے عاجزی
اور خلوص اور ادب سی اور فرمایا اوسی سورہ مین اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنی ادا کرو تم نماز کو
اور فرمایا سورہ نسا مین اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
یعنی نماز ہی اوپر جمیع مسلمانونکی وقت مقرر کی کئی ہوئی اور فرمایا حقتعالی نے سورہ روم
مین فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
یعنی پاک اللہ کی یاد ہی جب شام کرو تم اور صبح کرو تم اور اوسیکی خوبی ہی آسمان اور زمین مین
اور پچھلی رات اور جب دوپہر ہو پس اس آیت سی فرضیت نماز پانچ وقت کی ثابت ہی
اسطور پر کہ مسون سی مراد ہی نماز مغرب اور عشا کی اور تصبحون سی مراد ہی نماز فجر کی
اور عشیا سی مراد نماز عصر کی ہی اور تظہرون سی ثابت ہی نماز ظہر کی اور حدیث سی
یون ثابت ہی کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنی اس حدیث کی یہہ ہین
کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیزونکے ایک تو یہہ کہ گواہی دینا کہ نہین کوئی معبود سوای
اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور پڑہنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور رکھنا روزہ
رمضان کا اور حج کرنا خانہ کعبہ کا جسکو کہ مقدور ہو یعنی خرچ راہ کا سوای خرچ اہل وعیال کے
اسقدر کہ حج کرکے پہر آوی اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوةُ عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ
یعنی واسطی ہر چیز کے علامت ہی اور علامت ایمان کی نماز ہی اور فرمایا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الصلوٰۃ عماد الدین من اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا
فقد ترک الدین یعنی اسکی یہہ ہین کہ نماز ستون دین کا ہی جسنی قایم کیا پس مضبوط
کیا دین کو اور جسنی نہ قایم کیا نماز کو پس ڈہا دیا دین کو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
خمس الصلوٰۃ افترض ھن اللہ تعالیٰ علی العباد من احسن وضوءھن وصلاھن
لوقتھن واتم رکوعھن وسجودھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ
ومن لم یفعل ذلک فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ
معنی اسکی یہہ ہین کہ پانچ نمازین فرض کی ہین اللہ نی اوپر بندونکی جس بندہ نی
اچہی طرح وضو کیا اور نماز پڑہی وقت پر اچہی طرح رکوع کیا اور سجدہ کیا اور عاجزی
کی پس واسطے اوسکے اوپر اللہ کے ذمہ ہی بخشش کا اور جس بندہ نی نہ کیا
یعنی اچہی طرح پر ادا نکیا پس نہین ہی واسطے اوسکے ذمہ چاہی بخشے اور چاہے
عذاب کری اللہ تعالیٰ کو اختیار ہی اور فرمایا پیغمبر نے الفرق بین العبد المؤمن
وبین الکفر ترک الصلوٰۃ یعنی فرق ہی درمیان بندہ مومن اور کفر کے ترک کرنا نماز کا
یعنے ترک نماز کفر کو پہنچاتا ہی اور اجماع امت اسطور پر ہی کہ زمانہ پیغمبر خدا سی آجتک اوپر فرض
ہونے نماز کے کسی نے انکار نکیا یعنی اسکی فرضیت پر متفق رہی اسیکو اجماع
امت کہتی ہین اور اجماع امت کی بڑی قوی دلیل ہے بعد قرآن اور حدیث کے
اسواسطے کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کا تجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی نہین جمع ہوتی امت
میری اوپر گمراہی کے بعد اسکے جانا چاہئے کہ واسطے نماز کے شرطین ہین پہلے
پڑہنے نماز کے اور فرض ہین اور رکن اور واجب اور سنتین اور مستحب ہین اور مناہی
اور مکروہ اب جانو کہ شرطین چھہ ہین اول طہارۃ حدث سے دوسری طہارت نجاست
سی تیسرے ستر عورت چوتھی استقبال قبلہ پانچوین وقت نماز چھٹی نیت نماز اب ہر ایک
کی تفصیل سنو کہ طہارت حدث کی حاصل ہوتی ہی وضو اور غسل سے جب میسر آوی پانی اور قدرت پانی پر
واجب قدرت نہو دونو پر تو تیمم کری اور تیمم اور وضو کی واسطے فرض ہین اور سنتین اور مستحب اور مناہی

فصل اول در فرائض وضو فرض وضو کے چار ہین جیسا فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین
امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین
یعنی ایمان والو جب ارادہ کرو تم نماز کا پس موڈ ہو اور دھو کہنی تک اور مسح کرو سر کا
اور پیر ہو ٹخنون تک پس گہیا ان اور ٹخنی فرضیت وضو مین داخل ہین اور وہ جگہہ جو درمیان گاؤن
اور گانون کے ہی وہ بہی فرضیت وضو مین داخل ہی اور فرضیت مسح کی بقدر ناصیہ کے ہی
اور اندازہ اوسکا چوتہائی سر کا ہی دلیل اسپر یہہ ہی کہ مغیرہ بن شعبہ کے فرماتی ہین کہ حضرت
تشریف لائی ایک جگہہ کوڑی پر اور پیشاب کیا پہر وضو فرمایا تو مسح کیا پیشانی اور عمامہ پر
فصل دوسری بیچ سنتون وضو کی سنت یہہ ہی کہ پہلی دونو ہاتہہ دہوی تین بار
پہر برتن مین ہاتہہ ڈالے اسواسطی کہ حضرت نی فرمایا کہ جب سوتی اوٹہو تو ہاتہہ نہ ڈالو برتن
مین جبتک تین دفعہ نہ دہو لو کیونکہ تم نہین جانتی کہ کہان رہا ہی ہاتہہ سوتی مین اور بسم اللہ پڑہے
دو مرتبہ ایک دفعہ تو جب استنجا کرنی بیٹہے لیکن سر کہولنی سے پہلی اور دوسری دفعہ
بعد ستر ڈہانکنی کے اور کلمہ شہادت پڑہی وقت ابتدای دہونی ہر عضو کی اور کلی کرے
اور ناک مین پانی دیوی لیکن جدا جدا پانی لیوی اور مسواک کری اور پہونچاوی پانی بیچی
بہونون اور مونچہونکی اور مسح کرے ڈاڑہی لٹکی ہوئی کا اور ساری سر کا اسطرح پر کہ
دونو ہاتہہ تر کرے پہیر ملاوی انگلیونکو اور رکہی تین تین انگلیان دونو ہاتہونکی اگلی جانب
سر پر اور الگ رکہی انگوٹہی اور کلمہ کی انگلی کو اور پہیلاوی دونو ہاتہونکو اور کنپٹی گدی تک
پہیر رکہی دونو ہاتہہ دونو جانب سر کی اور کنپٹی دونو ہاتہونکو اگلی جانب سر تک پہیر مسح کری
اوپر کے جانب کانونکی اندر کی جانب انگوٹہونسی اور اندر کی جانب کانونکا کلمہ کی انگلی سے
اور مسح کرے گردنکا جدا پانی لیکر اور بعضونکی نزدیک یہہ مستحب ہی اور خلال کری انگلیونکا اور بیچ
تین دفعہ دہوی ہر عضو کو اور نیت کری وضو کی اور ترتیب سے وضو کری جیسا آیت شریف
مین مذکور ہی اور ملی اعضای وضو کو اور پی درپی دہوی **فصل تیسری بیچ بیان مستحبات**
وضو کی مستحب ہی کہ طہارت کری نماز کی پہلی وقت سی اور استنجی کیواسطی بیٹہے داہنی طرف

قبلہ کی یا باہین اور پانونکو فراخ کرکر بیٹھی پر روزی مین بہت خرچ نکری اور دہوئی مخرج نجاست
کو اگر نہ زیادہ ہو نجاست اپنی مخرج سے اور اگر بڑہگئی ہو نجاست اپنی مخرج سے اور بقدر درہم کے
نہو تو دہونا اوسکا سنت ہی اور اگر درہم برابر ہو تو دہونا اوسکا واجب ہے اور جو درہم سی بہی
زیادہ ہو تو دہونا اوسکا فرض ہی اور اسقدر دہوی کہ خوب صاف ہوجاوی کچہہ گنتی اسمین مسنون
نہین ہی اور ڈہیلون کے لینی مین بہی کچہہ گنتی مسنون نہین ہی بلکہ پونچہی یہانتک کہ خوب
صاف ہوجاوی پہر بعد طہارت کی کپڑی سے پونچہے اوسکی بعد کہڑا ہووی اور اگر کپڑا
نہو تو بات سی خوب پونچہے پہر شرم گاہ کو ڈہانپ لے اور وضو کرنے مین کسی سی مدد
نہ چاہے بلکہ آپ وضو کری اور قبلہ رو ہوکر وضو کری اور کلام دنیا کا وضو مین نکری اور ہر
عضو کے دہونی مین کلمہ شہادت پڑہی اور جو دعائین کہ حدیث شریف مین آئین ہین یا سلف
صالحین سی منقول ہین انکو پڑہی اور کلی کری اور ناک مین پانی ڈالے تو داہنی ہاتہہ سے کری اور
سنکے تو باہین ہاتہہ سے سنکے اور کلی واسطی پانی جدا لیوی اور ناک مین پانی دینی کیواسطی جدا لیوی
اور مسواک کری اگر موجود ہو نہین انگلی ہی پہیر لے اور کلی کرنیمین مبالغہ کری بعضی کہتی ہین کہ مبالغہ
غرارہ کرنیکو کہتی ہین کہا صدر الشہید نے مبالغہ کہتی ہین اسکو کہ پہر جاوی مونہ پانی سے اور ناک مین
پانی دینی کا مبالغہ یہہ ہی کہ پہونچی پانی انتہای نتہنون تک اور داخل کری انگلی سو راخون کانو مین
وقت مسح کی اور پانونکی اونگلیونکا خلال کری داہنی ہات کی چہنگلی سے اور اگر ہاتہہ مین انگوٹہی ہو تو
اوسکو ہلاوی بلکہ اگر تنگ ہو تو اوتار ڈالی وقت وضو کے یہہ محیط مین ہی اور اسراف پانی مین
نکری اگرچہ نہر جاری پر وضو کرتا ہو اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کہ بہی وضو کی
بہی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہی تو اوپر نہر جاری کی اور کمی بہی نکری پانی کے خرچ کرنی مین
حد مسنون سی اور پہر بہر کہی برتن وضو کا دوسری وضو کی واسطی اور پڑہی درمیان وضو
کے یا بعد وضو کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور پڑہی بعد وضو کی
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ

وَاَتُوبُ اِلَیْکَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اور سبحانک اللهم سے پڑہنی وقت
نظر آسمانکی طرف رکہی بعد اسکے انا انزلناہ تین مرتبہ پڑہی اور بچا ہوا پانی وضو کا کہڑے
ہوکر پیوی اور یہہ پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شِفَاءَ سُقْمِیْ وَدَاوِنِیْ بِهٖ وَاٰیَاتِکَ وَاَعِذْنِیْ مِنْ بَلَائِکَ وَاعْصِمْنِیْ
مِنَ الْاَهْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ مسئلہ مکروہ ہی کہڑے ہوکر پینا پانی کا سوای زمزم اور
بچے ہوی پانی وضو کے فصل چوتہی بیچ مناہی وضو کی مناہی وضو کے سو ایک
یہہ کہ قبلہ رو ہوکر استنجا نکری اور کسی کے سامنی ستر نہ کہولے وقت استنجے کے
اگر ایسی جگہہ میسر آوی کہ پردہ ہو تو پانی سے استنجا بہتر ہی نہین تو ڈہیلا کافی ہی اور
ستر نکہولے جب تک کہ نجاست درہم برابر نہو اور اگر درہم سی زیادہ ہوجاوی
تو ضرور ہی کہولنا ستر کا خواہ پردہ میسر آوی یا نہ آوی اور استنجا دو قسم پر ہی لغوی
اور شرعی لغوی تو حفظ طلب کرنے پاکی کو کہتے ہین اور بعضون کے
نزدیک دور کرنے نجاست کو کہتے ہین اور شرعی دور کرنا نجاست
کا عضو خاص سی ساتہہ پانی یا مٹی یا پتہر کے اور چاہئے کہ نہ استنجا
کرے داہنی ہاتہہ سے اور نہ کہانے کی چیز سے اور نہ گوبر سی اور نہ ہڈی
سی اور نہ اینٹ بچہ سے اور نہ نمک سے اور نہ کوئلہ سے اور نہ ہڈیلی
اور نہ چاری جانورون کے سے اور نہ ملک غیر سے اور نہ ریشہ ڈالی اور نہ تہوڑے
پانی مین اور نہ تین دفعہ سے زیادہ دہووی اعضای وضو کو اور نہ بڑہی دہونی
مین حد اعضا سے مثلاً حد ہاتہہ کی کہنی تک ہی اور پاؤن ٹخنون تک کوئی شخص دہونے
لگے ہاتہہ بازو تک یا پاؤن پنڈلی تک تو یہ نہ چاہئے اور جس کپڑی سے پونچہا ہی
استنجہ کی جگہہ کو اوس سی نہ پونچہی اعضای وضو کو اور زور سی نہ ماری پانی
موہنہ اور نہ پہونکی پانی مین اور نہ زور سی بند کری آنکہین اور ہونٹ کہ اسمین
اندیشہ ہی کہ خشک نہ رجاوی کہین سی ہوٹ یا پلکین اگر خشک رجاویگا تو وضو
درست نہوگا یہہ طہارت صغرا ہی اور طہارت کبری غسل کو کہتے ہین سو اوسکو ابیان کرتے ہین

فصل پانچوین بیچ بیان غسل کے سبب غسل کا نکلنا منی کا ہی شہوت ہی تو ذکر
سب کے نزدیک مگر جدا ہونا منی کا اپنی جگہہ سی ساتھہ شہوت کی اسمین اختلاف ہے کہ غسل
کی حاجت والے نے اگر پکڑا ذکر کو اور نکلے منی بعد جانے رہنے شہوت کی تو واجب
ہی غسل کرنا اوپر اوسکے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے اور نہین واجب ہے
غسل نزدیک ابو یوسف کے اسیطرح غسل واجب ہوتا ہی بیچ داخل کرنے دونو
سوراخون آگو اور پیچھو مرد کے ہو یا عورت کے جسوقت کہ اندر ہووے سپاری
ذکر کے انزال ہو یا نہ ہو واجب ہی غسل کرنے والے اور کروانی والے پر لیکن کرنا
بیچ قبل یا دبر جانور اور مردہ انسان اور ایسی لڑکے کے کہ نہین کی جاتی مثل اوسکی
نہین واجب ہی غسل جبتک کہ انزال نہ ہو اگر انزال ہو تو واجب ہے غسل کرنا اور
ذکر کیا ہی بیچ کتاب اسبیجابی کے کہ اگر جماع کرے لڑکے سے تو واجب ہے
غسل کرنا اور اسیطرح ..... لڑکا نابالغ جماع کرے عورت بالغہ سے تو نہین
واجب ہے غسل کرنا لڑکے پر لیکن حکم کیا جاوی اوسکے تئین واسطے خوبکرنے
غسل کے اور واجب ہوگا اوپر عورت بالغہ کے اور اگر جماع کیا بالغ نے نابالغ
لڑکے سے واجب ہوگا غسل اوپر مرد کے اور نہین واجب ہوگا اوپر عورت نابالغہ کے
اور اسیطرح حکم بیچ حیض اور نفاس کے مسئلہ جو شخص کہ جاگا اور پایا
اوسنی اوپر بچھونے اپنی کے باران اپنی کے تری اور یا دہی اوسکو احتلام
پھر اگر یقین ہو اوسکو کہ منی ہی باندی ہی تو ان تینون صورتون مین واجب ہی
غسل اوسپر اور اگر نہین یاد ہے اوسکو احتلام پس اگر یقین ہی اوسکو کہ
کر منی ہی یا شک ہی کہ منی ہی یا مذی ہی تو بھی غسل واجب ہی اور اگر یقین ہو
اوسکو کہ مذی ہے پس نہین ہی غسل اوپر اوسکی مسئلہ اگر ایک شخص
جاگا اور پایا اوسنی بیچ سوراخ ذکر کے تری اور نہین یاد ہی اوسکو
احتلام اگر ذکر اوسکا کھڑا رہتا ہو جسوقت سے تو نہین ہی غسل اوپر اوسکے اور اگر نہ رہتا ذکر کھڑا ہوا پس اوسپر

غسل ہے واسطے احتیاط کی ساتھہ اسکی فتوی دیا ہی بعضی مشایخ نی یہہ اوسیوقت ہی کہ مرد کھڑا
ہوکر سویا یا بیٹھی ہوئی لیکن جسوقت سویا ہو پہلو پر یا یقین ہو اوسکو کہ منی ہی پس اوپر اوسکی
واجب ہی غسل کرنا ذکر کیا ہی یہہ مسئلہ بیچ کتاب محیط اور ذخیرہ کی اور کہا شمس الائمہ حلوانی نی
کہ اکثر واقع ہوتا ہی یہہ اور لوگ اس سی غافل ہین **مسئلہ** اگر احتلام ہوا اور نہ نکلی کوئی چیز
پس نہین ہی اوپر اوسکی غسل اور اگر احتلام ہوا وی عورت کو اور نہ نکلی اوس سی کوئی چیز تو نہین
ہی اوپر اوسکی غسل اور کہا امام محمد نی اوپر اوس عورت کے ہی غسل و اسطی احتیاط کی اور
فتوے دیا ہی ساتھہ اسکی بعضی مشایخ نی **مسئلہ** اگر جماع کیا یا احتلام ہوا پس غسل
کیا پہلی اس سی کہ پیشاب کیا یا سویا یا راستہ چلا پھر بقیہ بکلا منی کا تو واجب ہوا اوپر اوسکی
غسل کرنا دوسری مرتبہ نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے لیکن خلاف ہی ابو یوسف کی اور اگر
نکلی منی بعد اسکے کہ پیشاب کیا یا سویا نہین واجب ہی غسل دوبارہ سب کے نزدیک **مسئلہ**
اگر ایک عورت نی جماع کروا کر غسل کیا اور پھر اوسکی فرج سی منی مرد کی باہر آئی نہین
غسل اوپر اوس عورت کی نزدیک سبکی **مسئلہ** اگر ایک شخص نشہ والہ حالت نشہ سی ہوش
مین آیا اور دیکھا منی کو پس اوپر اوسکے غسل ہی اور اگر پایا اوسنی مذی کو پس نہین
اوپر اوسکے غسل اور یہی حکم بیہوش کا ہی **مسئلہ** اگر مرد اور عورت ساتھہ سوتی تھی اور بعد
جاگنی کے اوپر بستر کی پائی منی اور یاد نہین اون دونو کو احتلام اپنا پس واجب ہی اوپر اون
دونون کے غسل کرنا واسطی احتیاط کے اور لکھا بعضی علمانی کہ اگر ہی منی پڑی ہوئی بیچونی
پردہ ازار جسنو پر لازم ہوتی ہی پس واسطی مرد کی ہی غسل کرنا اور اگر ہی منی گول پس
واسطی عورت کی ہی غسل کرنا اور کہا بعضون نی کہ دیکھی اگر ثخین منی کا اور پتلاپن منی کا اگر ہی
گاڑہی منی تو واسطی مرد کی ہی غسل کرنا اور اگر ہی پتلی منی تو واسطی عورت کی ہی غسل کرنا اور
کہا بعضون نی اگر ہی سفید اور گاڑہی تو مرد کو غسل واجب ہی اور اگر زرد اور پتلی منی ہی تو
عورت کو غسل واجب ہی **فصل چہتی بیچ بیان اون خونون کی کہ آتی**
ہین رحم عورتون بالغہ سی اور وہ تین قسم ہین حیض اور نفاس اور استحاضہ اور بیچ اسکے

باب کی چار فصلین ہین فصل اول مسیح بیان حیض کے فتح القدیر مین لکھا ہی کہ اگر دیکھی عورت
خون کو دس سے پس وہ حیض نہین ہی اور مستحب یہہ ہی کہ غسل کرے بعد بند ہونی خون کے
مسئلہ خلاصہ مین لکھا ہی کہ ہونا حیض کا موقوف ہی اوپر کئی بات کے از انجملہ ایک وقت ہی
کہ ابتدا اوسکی نو برس کی عمر سی سن ایاس تک ہے یعنی اگر نو برس سی کم عمر کی لڑکی خون دیکھی تو وہ
حیض نہین ہی بلکہ بیماری ہی اور جو خون کہ رحم سی نہودی مرض کے سبب سے درد ہوکر آوی
وہ بہی حیض نہین ہی اور اسیطرح مسیح بدایع کی ہی کہ اندازہ ایاس کا پچپن برس تک ہی اور اوپر
اسیکے فتوی ہی اور اسیطرح مسیح خلاصہ کے ہی کہ اگر دیکھی خون بعد سن ایاس کی یا پہلی نو برس
کی عمر سی تو حیض نہین ہوگا موافق ظاہر مذہب کی اور کہا گیا ہی کہ اگر دیکھی خون بعد سن ایاس کے
بہت سرخ تو داخل حیض کے ہوگا اسیطرح مسیح شرح مجمع کی ہی کہ وہ تصنیف ابن مالک کی ہی
دوسرا سبب ہونا حیض کا موقوف ہی اوپر اوسکی کہ پہنچی خون فرج خارج تک اگرچہ نکلی خون
بسبب کرنی کرسف کی اور کرسف اوسکو کہتی ہین کہ عورتین تہوڑا سا کپڑا لپیٹ کر پہر فرج
داخل کے رکہہ کر اوپر اوسکی گدی باندہتی ہین واسطی احتیاط اپنی خون کی اور فرج داخل سوراخ
فرج کو کہتے ہین اور فرج خارج اوس مقام کو کہتی ہین کہ جو فرج داخل کی باہر کا مقام ہی پس اگر ہی
کرسف حایل درمیان خون اور فرج خارج کے یعنی بسبب ہونے کرسف کی خون باہر نہین آیا فرج خارج
تک تو یہی حیض کا حکم نہین ہوگا مسئلہ اگر عورت پاک نی دیکہا خون اوپر کرسف کی پس
حکم کیا جاویگا حیض کا اوسکو وقت دور کرنی کے فرج سی کرسف کو مسئلہ حیض والی
عورت جب پاوی اثر خون کا اوپر کرسف کی تو حکم کیا جاویگا اوسکو ساتہہ منقطع ہونی حیض کے
جسوقت ہی کہ رکہا ہی کرسف اوپر فرج کی اسیطرح مسیح شرح وقایہ کی ہی اور بہنا خون کا کچہہ
شرط نہین ہی اسیطرح مسیح خلاصہ کی ہی تیسرا سبب ہونا حیض کا موقوف ہی اوپر چہہ رنگون
کے ایک سیاہ دوسرا سرخ تیسرا زرد چوتہا سبز پانچوان گدلا چہٹی میلا مسئلہ مسیح کتاب نہایہ
کے لکہا ہی کہ اگر دیکہی عورت سفیدی خالص اوپر کپڑے کی جب تک کہ تو ہی پس جبکہ خشک ہوی تو زرد
ہوی پس حکم اوسکا حکم سفیدی کا ہی مسئلہ اگر دیکہی سرخی یا زردی تر لیکن خشک ہونیسے

سفید ہوجاوی پس اعتبار کیا جاویگا اوسکا اوسوقت کہ نکلی یعنی وقت نکلنے کے کہ مرخ
ہی یا زرد ہی اور نہین اعتبار کیا جاویگا غیر اوسکی کا یہہ مضمون بخنیس کا ہی چوتھا
سبب حیض موقوف ہی اوپر مدت حیض کے اور کمترمدت حیض کے تین دن اور تین رات ہین بیچ
ظاہر روایت کی اور اسیطرح بیچ تبیین کے ہی اور نہایت مدت حیض کے دس دن اور
دس راتین ہین اسیطرح بیچ خلاصہ کے ہی پانچوان سبب موقوف ہی حیض کا کہ فارغ
ہو رحم اوسکا حمل سے اور نہو وہ خون بیچ مدت طہر کے یہہ بیچ سراج الوہاج کے ہی
اور کمترمدت طہر کی پندرہ دن ہین اور زیادہ مدت طہر کی حد نہین اور طہر اوسکو کہتے ہین
کہ بعد بند ہونی حیض کے پاک رہی دوسری حیض تک مسئلہ اگر حیض والی عورت طہر دیکھی
بیچ مدت حیض کے پس وہ داخل حیض کے ہی مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی دو روز
ہین اور اوسنی دو روز خون دیکھا اور تین روز پاک رہی پھر تین روز خون دیکھا اور ایک روز پاک
رہی پس یہہ چار روز کہ بیچ دنونون عادت حیض کے جو پاک رہی یہہ دن بھی داخل حیض
کے ہین اسواسطے کہ عادت حیض اسکے کی دو روز تھی اور اوسکو طہر متخلل کہتے ہین
پس یہہ روایت امام محمد کی ہی ابی حنیفہ سے کہ طہر متخلل درمیان دو خون کے اگرچہ
کم پندرہ دن سے تو نہ جدا کیا جاویگا جیسے کہ ایک عورت کو خون حیض کا آیا چھ
دن موقوف ہوا اور پھر چودہ دن کے بعد خون آیا تو وہ داخل طہر کے ہوگا اسواسطے کہ کمتر
مدت طہر کی پندرہ دن ہین یا ایک عورت کی عادت حیض آنی کے چھہ دن کی تھی اور
اوسکو بارہ دن تک خون آیا تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ یہہ چھہ روز حیض کی رکھی اور چھہ روز
استحاضہ کے رکھی اور اگر چھہ روز کی عادت والی کو دس روز خون تانکر موقوف ہوجاوی
تو وہ دس دن داخل حیض کے ہونگے مسئلہ ابتدائی حیض والی کو بارہ دن تک خون آوے
تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ دس دن حیض کے رکھی اور دو دن داخل استحاضہ کے یہی اسواسطے
کہ نہایت مدت حیض کی دس دن ہین اور اکثر متاخرین فی فتوی دینی یہی ساتھہ روایت
ابو یوسف کے اسواسطے یہہ سہل ہے اوپر فتوی دینی والی اور فتوی لینی والی کے اسیطرح بیچ تبیین اور

اور زرد کی ہی اور سیاہ اسکی خشوی دوا کہا ہی اور بیچ کتاب محیط کی لکھا ہی کہ اگر نہ تجاوز
کری دس دنسی پس طہر اور خون دونو داخل حیض کی ہین برابر ہی کہ ہووی ابتدای حیض والی
یا عادت حیض والی اگر ہی خون بیچ دنون حیض کی تو داخل حیض کی ہوگا اگر ہی بیچ دونون
طہر کے تو داخل طہر کے ہوگا اسیطرح بیچ سراج الوہاج کی ہی پس حیض کے دنو مین نماز نہ پڑہی
اور روزہ نہ رکہے مگر جبکہ حیض کی مدت سی فراغت ہووی تو نماز کو قضا نکری اور روزہ
جسقدر کہ حالت حیض مین کہائی ہون اونکی قضا رکہی اوسکا سبب یہہ ہی کہ پہلی جبکہ حضرت
حوا رضی اللہ عنہا کو بیچ نماز کی حیض آئی تو اونہون نی حضرت آدم علیہ السلام سی پوچہا کہ نماز
ادا کرون یا نہین چنانچہ حضرت آدم نی مہتر جبرائیل علیہ السلام سے اور انہون نی حقتعالی
سی عرض کی حکم ہوا کہ نماز نہ پڑہی بیچ مدت حیض کے پہر بعد چند روز کے حضرت حوا کو
خون حیض کا آیا تو اونہون نے حضرت آدم علیہ السلام سی واسطی روزہ کی پوچہا حضرت
آدم نے اوسی قیاس پر روزہ کو بہی منع فرمایا پس جب کہ حضرت حوا حیض سی پاک
ہوئین تب حکم جناب باری تعالی کا واسطی قضا رکہنی روزہ کے آیا پہر حضرت
آدم نی جناب باریسی عرض کی کہ واسطی قضا کرنی نماز کے تو حکم ہوا جواب آیا کہ نماز کو
بیچ حالت حیض کی ہمنی منع کیا ہا اسواسطی اوسکی قضا کا بہی حکم نہین اور روزہ
کو تو نی اپنے طرف سی منع کیا اسواسطی اوسکی قضا کا حکم ہوا مسئلہ اگر کوئی عورت
بسبب بیماری رہنی خونکی یا بسبب موقوف ہونی خون کی کسی عارضہ سی گنتی حیض کے بہول جاوی
یعنی یہہ یاد نہی اوسکو کہ خون حیض کا کتنی دن آتا ہا لیکن یہہ یاد ہی اوسکو کہ ہر مہینے مین ایک مرتبہ
حایض ہوتی ہی تو اس صورت مین چاہئی اوسکو کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک بیچ دنون
شروع ہونی اوس خونکی کہ جو ہمیشہ جاری ہی اسواسطی کہ بیچ تین دن شروع کی یقین حیض کا ہی
اور بعد اوسکی سات روز تک واسطی ہر نماز وقتی کی غسل کیا کری بسبب شک واقع ہونی درمیان
حیض اور طہر اور خروج حیض کے پہر بعد اوسکی بیس روز تک ہر نماز کو وضو سی پڑہا کری اسواسطی کہ بیچ ان
بیس روز کی یقین طہر کا ہی یہہ مضمون بحر الرائق سی لکھا ہی مسئلہ اوسیطرح بیچ بحر الرائق کے لکھا ہے

کہ اگر بھول جاوی کوئی عورت گنتی حیض کی اور طہر کی یعنی یہہ یاد نہین اوسکو خون حیض کا کتنی
دن آتا تہا اور کتنی دن پاک رہتی تہی تو اسصورت مین بہی چاہئی کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک
ابتدای شروع بدنی اوسی خون کے کہ جو ہمیشہ جاری ہی بسبب یقین ہونی حیض کے اور بعد اوسکو
سات روز تک غسل کیا کری واسطی ہر نماز کی بسبب شک کی درمیان حیض اور طہر اور خروج
حیض کے پھر بعد اوسکی گیارہ روز تک ہر نماز کو وضو کرکے پڑہا کری اسواسطی کہ بیچ آٹہہ روز
کے یقین طہر کا ہی اور بیچ تین روز کی شک حیض اور طہر کا واقع ہی پس بیچ آٹہہ دن کی جماع
بہی نماز مذکور درست ہی اسواسطی یہہ کہ آٹہہ دن یقین طہر کی ہین اور بیچ تین دن کی فرض نماز پڑہی اور
جماع درست نہین اسواسطی کہ احتمال حیض کا ہی بعد اوسکی واسطی ہر نماز کی غسل کیا کری مسئلہ
اگر عورت بسبب ہمیشہ جاری ہنی خون استحاضہ کے گنتی حیض کے دنون کی بہول گئی ہو مگر یہہ یاد ہو
اوسکو کہ طہر کی میری پندرہ دن ہین تو چاہئی اوسکو کہ موقوف کری نماز تین دن واسطی یقین ہونے
حیض کے اور بعد اوسکے سات روز تک واسطے ہر نماز کی غسل کری اسواسطی کہ شک ہی درمیان حیض
اور طہر اور خروج حیض کے پھر بعد اوسکے پندرہ دن تک واسطے ہر نماز کی وضو کیا کری اسواسطی
کہ بیچ ان پندرہ دنکی آٹہہ روز یقین طہر کا ہی اور بیچ تین دن کی شک حیض اور طہر کا ہی پھر
ایک روز یقین طہر کا اور پہر تین دن شک حیض اور طہر کی ہین بعد اوسکے واسطی ہر نماز کی غسل کری
جب تک کہ یہہ عارضہ باقی رہی اسواسطی کہ اب کوئی ایسا وقت نہین رہا کہ جسمین شک نہو درمیان حیض
اور طہر اور خروج حیض کے خلاصہ یہہ ہی کہ اگر شک ہو درمیان حیض اور طہر کے یا یقین طہر کا ہو تو ان
دونو صورتون مین وضو کرکے نماز پڑہی اور اگر یقین ہو حیض کا تو موقوف کری نماز کو قطعی اور اگر
شک ہو درمیان حیض اور طہر اور خروج حیض کے یعنی یہہ شک ہی کہ یہہ دن حیض کی ہین یا طہر کی ہین
یا یہہ وقت خارج ہوئے حیض کا ہی تو اسصورتین ہر نماز غسل سے پڑہی یہہ مضمون بحر الرائق کا ہی
مسئلہ اگر جانتی ہی کہ حیض کے دن تین یا چار ہین اور طہر کے دن یاد نہین کہ کتنی روز طہر رہتی
تہا تو اس صورت مین چاہئی کہ موقوف کری نماز تین روز یا چار روز تک ابتدای شروع اوس
خون کے کہ جو جاری ہی ہمیشہ بسبب یقین ہونی حیض کے پھر نماز پڑہی پندرہ روز تک ہر وقت سوا

وضو کے بسبب یقین ہوئی طہر کے اور پھر تین روز نماز پڑہی ساتہہ وضو کی بسبب تردد
ہوئی بیچ حیض اور طہر کے پھر بعد اوسکی ہمیشہ غسل و اسطی ہر نماز کے کیا کری اسواسطی
کہ اب شک واقع ہی بیچ خارج ہوئی حیض کے ہر وقت اب اور کوئی وقت ایسا نہین رہا کہ شک
سے خالی ہو مسئلہ اگر جانتی ہی ایک عورت کہ حیض مجھکو ہر مہینی مین ایک مرتبہ آتا ہتا اور یہہ
یاد نہین کہ اول مہینی مین یا آخر مہینی مین آتا ہتا اور گنتی حیض کی بہی یاد نہو تو اسصورت مین چاہئے
اوسکو کہ تین روز ابتدای شروع خون کی ساتہہ وضو کی نماز پڑہی اسواسطی کہ یہان تک ہر
اوسکو یہہ کہ طہر کے دن ہین یا حیض کے دن پھر سات روز تک واسطی ہر نماز کے غسل کرے بسبب
شک ہوئی حیض اور طہر اور خروج حیض کے اور پھر وضو کیا کری واسطی ہر نماز کے آخر ہر مہینی تک
اور غسل کرے ایک مرتبہ وقت تمام ہوئی مہینے کے واسطی خارج ہوئی حیض کے اسواسطی کہ حیض
بیشک عشرہ اول اور عشرہ آخر مین ہی نہ بیچ عشرہ درمیان کے یہہ مضمون بحر الرائق کا ہی
مسئلہ بیچ بحر الرائق کے لکہا ہی کہ اگر عورت جانتی ہو کہ حیض کی میری چار دن
ہین یا پانچ دن اور یہہ نہ جانتی ہو کہ شروع حیض کب سے ہوتا ہتا تو اسصورت مین پڑہی نماز
تین روز ابتدای مہینی مین ساتہہ وضو کے ہر وقت اسواسطی کہ شک ہی اوسکو درمیان حیض
اور طہر کے اور بعد اوسکی غسل کری واسطی ہر نماز کے سترہ دن تک اسواسطی کہ یہان
شک ہی بیچ ہر ساعت کے تمام ہوئی حیض کا مسئلہ اور بیچ بحر الرائق کی لکہا ہی
کہ جو عورت بہول گئی ہو گنتی حیض اور موضع حیض کا یعنی یہہ یاد نہین کہ حیض کتنے دن ستا ہتا
اور کب سے شروع ہوتا ہتا بسبب جاری ہوئی خون استحاضہ کی تو اس صورت مین چاہی اوسکو
کہ اٹکل کرے درمیان حیض اور استحاضہ کے اور بموجب اٹکل کے بیچ دنون حیض کی نماز
موقوف کری اور بعد تمام ہوئی دنون حیض کی غسل کری اور ہر نماز ساتہہ وضو کی پڑہا کری
اور اگر اٹکل مین حیض اور استحاضہ کی دن مقرر نہو سکین تو اسصورت مین واسطی ہر نماز کے غسل
کری ہمیشہ اور پڑہی اوس غسل سے فرض اور واجب لیکن نہ پڑہی سنت اور نفل اور نہ پڑہے
قرآن شریف یا ہر نماز اور نہ ہاتہہ لگاوی قرآن شریف کو اور نہ داخل ہو بیچ مسجد کی اسحکم

روزہ کا واسطے اوسکی یون ہی کہ روزہ رکھی ہم ساری مہینے رمضان کے سبب گمان پاک
بدنی ہر دن کے یعنی ہر روز گمان پاک ہونی کا ہی اور بعد رمضان کی قضا کری بیس روزہ
اور نزدیک بعضون کے بائیس روزہ قضا کری اور احتیاط اسمین ہی مگر یہہ حکم واسطے اوس
عورت کی ہی کہ آتا ہو اوسکو حیض بیچ ہر مہینے کے ایک دفعہ اور جو عورت کو بیچ ہر مہینے کے
دو دفعہ حیض آتا ہو یعنے بیچ اول مہینے کے اور آخر مہینے کی تو وہ عورت قضا کری
بعد رمضان کے بتیس روزہ اور نزدیک بعضون کی چونتیس روزہ اور احتیاط اسمین ہے فصل
ساتوین بیچ بیان نفاس کے نفاس ایک خون ہی کہ آتا ہی بعد پیدا ہونی بچہ کے اگر پیدا
ہو بچہ اور نہ آوی خون تو نہین واجب ہی غسل نزدیک ابو یوسف کی اور یہہ روایت امام
محمد سے اور بیچ مفید کے لکھا ہی کہ یہہ صحیح ہی لاکن واجب ہے اوپر اوسکی وضو کرنا بسبب
نجاست کی ہمراہ بچہ کے اسیطرح بیچ تبیین کے ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے واجب
ہی غسل کرنا اور اکثر مشایخ نی قول ابی حنیفہ کو اختیار کیا ہی اور صدر شہید نے ساتھہ قول ابی حنیفہ کے
فتوی دیا ہی اسیطرح بیچ محیط کے ہی اور کہا ابو علی دقاق نی کہ اختیار کیا ہمنی اسیطرح ہی بیچ
مضمرات کی اور بیچ فتاوی کے ہی کہ صحیح یون ہے ہی اسیطرح ہی جوہر نیرہ مین مسئلہ
اگر نکلے بچہ زیادہ آدہی سی پس وہ ہوگئی نفاس والی اور
اگر نکلا بچہ کم آدہی سی تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ اگر کاٹا جاوی بچہ
بعد نکلنی کے زیادہ آدہی سے تو وہ نفاس والی ہوئی اور اگر کاٹا گیا بعد نکلنے کے
کم آدہی سی تو نہین ہوی نفاس والی مسئلہ اور اگر اسقاط ہووی حمل اور صورت بعضے
عضو اوسکے مثل ناخون یا بال یا انگلی کے بنی ہوئی نکلی پس وہ ہوگئی نفاس
والی یہہ مضمون تبیین کا ہی اور اگر نہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدائش بچہ سی مثل انگلی یا
ناخون یا بال کے یعنی ابھی لوتھڑا گوشت کا ہی یا خون ہی جما ہوا تو نہین ہوی نفاس
والی مسئلہ اگر دیکھی خون قبل اسقاط حمل کے اور بعد اسقاط کی پس اگر ظاہر ہی اوس خون سی کوئی
عضو بچہ کی تو جو خون کہ آیا ہی پہلی اسقاط سی نہین ہوگا حیض اور جو آیا ہی بعد اسقاط کے اوس سے ہوگا نفاس

یا ناخون یا بال کی یعنی ابھی لوتھڑا گوشت کا ہی یا خون ہی جما ہوا تو نہیں ہوئی نفاس والی مسئلہ
اگر دیکھی خون قبل اسقاط حمل کے اور بعد اسقاط کی پس اگر ظاہر ہی اوس خونسی کوئی عضو بچہ کی تو جو خون کہ
آیا ہی پہلی اسقاط سی نہیں ہوگا حیض اور جو آیا ہی بعد اسقاط کی اوس سی ہوگی نفاس والی اور اگر ظاہر نہیں
ہی اوس خونسی کوئی چیز پیدائش بچہ کی بلکہ نرا خون ہی تو وہ خون کہ دیکھا ہی قبل اسقاط کی وہ حیض ہی اگر رنگ
اوسکا رنگون مقررہ حیض کا ہوگا مثل سرخ مٹیالا زرد وغیرہ کی نہ سفیدی خالص مسئلہ اگر ہی زخم اوپر
ناف عورت حمل والی کے اور پہٹا وہ زخم اور پیدا ہوا اوس زخم سی بچہ پر حکم اوس عورت کا صاحب زخم بہنی والی
کی ہی اور نہیں ہوئی نفاس والی اسیطرح بیچ ظہیریہ اور تبیین کی ہی مگر جبوقت کہ نکلی فرج سی خون جدا بچہ
بچہ کے نافنی پس ہوگی نفاس والے مسئلہ اگر ہیں بیچ ایک شکم کی دو بچہ اور ظاہر ہوا نہ جسی کا نہ بچہ تو موجود
وہ نفاس والی مسئلہ نفاس جمع روان بچہ کا پیدا ہونی بچہ پہلی ہے سی اسیطرح بیچ کافی کی ہی اور شرط
جوڑوانکی یہہی کہ فاصلہ بیچ پیدا ہونی دونو بچہ کی کم ہو چھہ مہینی اور اگر فاصلہ ہو چھہ مہینی یا زیادہ چھہ
مہینے سے پس حکم کیا جاوی گا اوس عورت کا ساتھہ دو حمل اور دو نفاس کے اور اگر پیدا ہوئی عورت کی تین
بچہ اور فاصلہ درمیان بچہ اول اور دوسر کی کم ہی چھہ مہینی سے اور اسیطرح درمیان دوسرے اور تیسری کے
لیکن درمیان اول اور تیسری کی زیادہ ہی چھہ مہینی سے تو بھی حکم نفاس کا کرینگی روایت اصح میں اسیطرح ہی بیچ
تبین کے مسئلہ کمتر مدت نفاس کی وہ ہی کہ جو پائی جاوی خشکی اگرچہ ایک لمحہ ہوا اور اوپر اسکی
قوی ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہیں نزدیک علما ہماری کے اسیطرح بیچ سراجیہ کے
ہی اور اگر زیادہ ہو خون اوپر چالیس روز کے پس چالیس دن ہیں واسطی ابتدای والی کے اوعادت
والی اوپر عادت اپنی کے رجوع کریگی اسیطرح بیچ محیط کی ہی اور جسقدر درمیان چالیس فی کی طہر ہو
وہ داخل ہے بیچ نفاس کے اگرچہ طہر پندرہ دن ہو یا زیادہ پندرہ دنسی ہو اور اوپر اسکی
ختمی ہی فصل آٹھویں بیان استحاضہ کے اگر دیکھی خون ایک عورت ابتدا والی
بعد دس دن حیض کے یا بعد چالیس دن نفاس کے یا دیکھی خون عورت عادت والی بعد عادت
اپنی کی یا دیکھی خون کم تین دن حیض سے یا دیکھی بعد سن یاس کی یا دیکھی پہلی مرتبہ سن کے
یا دیکھی حمل والی عورت درمیان حمل کے یا پہلی پیدا ہونی بچہ کے پس یہہ سب خون استحاضہ کی ہی

فصل نوین بیچ بیان احکام حیض و نفاس و استحاضہ کی نہین ثابت ہوتا حکم حیض اور نفاس
اور استحاضہ کا مگر ساتھ ظاہر ہوے خونکی یہہ ظاہر مذہب علما ہمارے کا ہی اور اوپر اسکے
فتوے ہی اسیطرح بیچ محیط کے ہی پس حیض اور نفاس بیچ آنیکے حکم کے شریک ہین
ایک یہہ کہ ساقط ہوتی ہی نماز ذمہ حیض اور نفاس والیسے کہ نہین قضا آتی اوپر اوسکی اسیطرح
بیچ کفایہ کے ہی مسئلہ جسوقت دیکھی عورت خون ترک کری نماز کو اوسیوقت ہی جسوقت کہ ظاہر
ہو خون کہا فقیہہ نے اسیکو اختیار کیا ہمنے اسیطرح بیچ تاتارخانیکی کہ نوازل سی ہی اور یہی
صحیح ہی اسیطرح ہی بیچ تبین کے مسئلہ جسوقت کہ حیض یا نفاس والی عورت ہووی بیچ وقت
نماز کے پس ساقط ہوا فرض نماز کا ذمہ اوسکی سے اسیطرح ہی بیچ ذخیرہ کی مسئلہ
اگر شروع کی نماز بیچ آخر وقت کے اور ہووی درمیان نماز کی حیض والی پس نہین لازم ہووی
اوپر اوسکے نماز اوسوقت کی لیکن درمیان نماز نفل کے حیض آوین تو قضا اوسکی واجب
ہوگی اسیطرح بیچ خلاصہ کے ہی اور مستحب ہے واسطے حیض والی کے کہ جسوقت آوی نماز
کا وقت بیچ دنون حیض کے پس وضو کرے اور بیٹھے اوسی جگہہ نماز کے اور تسبیح کری
اسقدر کہ ادا کرتی تہی نماز اسیطرح بیچ سراجیہ کے ہی فائدہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو عورت حیض والی ہر نماز کیوقت مین سو دفعہ استغفر اللہ کہے تو حق تعالی ہزار رکعت
کا ثواب دیوی اور ستر گناہ اوسکے بخشے اور ستر درجہ بہشت مین دیوی اور استغفار کے
ہر حرف کے بدلے مین ایک نور دیوے اور جتنی بال کہ اوسکے بدن مین ہین ہر بال کے
شمار کی موافق ثواب حج اور عمرہ کا لکھے یہہ عبارت مفتاح الجنت کی ہی اور بیچ معراج
کے لکھا ہی کہ اگر سنی عورت حیض والی آیت سجدہ کی پس نہین واجب ہے سجدہ اوپر
اوسکے اسیطرح بیچ تاتارخانیکی ہی دوسرے حرام ہی اوپر حیض اور نفاس والیکی روزہ
رکھنا لیکن قضا کری روزہ کی اسیطرح بیچ کفایہ کی ہی مسئلہ جسوقت کہ بیچ روزہ کی حیض
آوی تو لازم ہی اوپر اوسکی قضا روزہ کو واسطے احتیاط کی اسیطرح ہے بیچ ظہیریہ کی تیسری
حرام ہی اوپر حیض اور نفاس والیکی اور جنبے کے داخل ہونا بیچ مسجد کے خواہ واسطے ٹھہرنیکے

خواہ واسطی راہ بہانیکے مسئلہ بیچ تہذیب کی ہی کہ نہ داخل ہو حیض والی بیچ
مسجد جماعت کی اور بیچ حجت کی یہہ ہی کہ اگر ہی بیچ مسجد کے پانی اور نہیں ملتا پانی سوای
مسجد کے تو درست ہی جانا بیچ مسجد کے واسطی لینی پانیکی اور اسیطرح حکم ہی جسوقت کہ خوف
ہو حیض والی یا جنبی کو چور یا درندہ یا جاڑیکا پس نہیں مضایقہ ہی واسطی اوسکے مقام
کرنا بیچ مسجد کے اور بہتر یہہ ہی کہ پہلی تیمم کرے واسطی تعظیم مسجد کے اسیطرح بیچ
تاتار خانیکی ہی اور سقف مسجد کی بہی حکم مسجد کا رکہتی ہی واسطی جنبی اور حیض والیکے
اسیطرح بیچ جوہرہ نیرہ کی ہی مسئلہ اور نہیں مضائقہ ہی واسطی حیض والی وجنبی کے
زیارت کرنا قبر وںکا اسیطرح بیچ سراجیہ کے ہی جو نہی حرام ہی طواف کرنا حیض اور نفاس والیکو
اور اگر طواف کریں خارج مسجد کے تو درست ہی اسیطرح ہی بیچ کفایہ کی اور حرام ہی جنبے
کو طواف کرنا یہہ مضمون بیچ تبین کے ہی پانچویں حرام ہی پڑہنا قرآن کا حیض اور نفاس
والی اور جنبی کو اگرچہ کم آیت سی ہو بیچ صحیح مذہب کے مگر واسطے شکر کرنے کے جیسے
الحمد للہ یا کہانی وقت کہی بسم اللہ تو درست ہی اسطرح ہی بیچ جوہرہ نیرہ کے اور نہیں
حرام ہی پڑہنا آیت جہونیکا کہ جاری ہووے وقت کلام کرنے کے زبان سے جیسے کہ
کہے ثم نظر یا کہے ولم یولد یہہ مضمون بیچ خلاصہ کے ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطے حیض
اور نفاسوالے اور جنبی کے پڑہنا توریت اور انجیل اور زبور کا یہہ بیچ تبین کے
ہی مسئلہ جسوقت کہ حیض آوی سبق پڑہانیوالی عورت کو بس لائق ہی اوسکو کہ تعلیم
کرے بچونکو ایک ایک کلمہ اور قطع کرے درمیان دو کلمہ کے جیسے کہ کہی الحمد اور پہر کہی للہ
اور پہر کہے رب العالمین اور نہیں مکروہ ہی پڑہنا دعا قنوتکا بیچ ظاہر روایت
کے اسطرح بیچ تبین کے لکہا ہی اور اوپر اسکے فتوی ہی اور اسطرح بیچ تجنیس اور ظہیریہ
کے ہی اور جایز ہی واسطی جنبی اور حیض اور نفاس والیکی پڑہنا دعا کا اور جواب اذان
کا اور مثل اوسکے یہہ مضمون بیچ سراجیہ کے ہی چہٹی حرام ہی چہونا قرآن کا واسطے حیض اور
نفاس والی اور بے وضو اور ناپاک کی مگر ساتہہ خلاف قرآن کی درست ہی اور منع ہی

ناپنہ لگانا ساتھہ چولی قرآن کی اور اگر جلد قرآنکی علحدہ ہو یا پنہ لیسہ کے ہو تو درست ہی اور یہی تجہیم ہی
اور اسیطرح بیچہ ہدایا اور جو ہر نیزہ کی ہی اور اوپر اسکی فتوی ہی اور بیچہ تہین کے لکہا ہی کہ منع
کیا جاوی واسطی ناپنہ لگانی حاشیہ قرآن کی اور اوس عضو کی کہ درمیان سطر ونکی ہی اور اختلاف کیا ہی
بیچہ چہونے قرآنکی سوا اعضا ظہارنکی جیسے کہ کہنی اور پاپنڈلی وغیرہ سی اور ساتھہ اول اعضا ونکی
کہ دہوئی جاتی ہین وضو مین پہلی تمام ہوتی وضو کی صحیح یہہ ہی کہ پہونچوں اسطرح ہی بیچہ زاہدی کے
مسئلہ اور نہین جائز ہی واسطے حیض اور نفاس والی اور ناپاک اور بی وضو کو چہونا قرآن کا اوس
کپڑے سی کہ پہنی ہوئی ہین اور مکروہ ہی واسطی حیض اور نفاس والی اور غسل کے حاجت والی اور بی وضو
کو چہونا کتابون تفسیر اور حدیث اور فقہہ کا اور نہین مضائقہ ہی چہونا کتابونکو ساتھہ آستین اور
دامن کے اسیطرح بیچہ تہین کی ہی کہ نہین جائز ہی چہونا اوس چیز کا کہ لکہا ہی بیچہ اوسکی کچہہ ایک
آیت قرآن سی اسیطرح بیچہ جو ہر نیزہ کی ہی اور لکہنا قرآنکا ساتھہ زبان فارسی کے مکروہ ہی واسطی
حیض اور نفاس اور غسل والی اور بی وضو کی نزدیک ابوحنیفہ اور صاحبین کے یہہ مضمون خلاصہ کا ہی
مسئلہ اور چہونا اوس چیز کا کہ ذکر ہی بیچہ اوسکی اللہ کا سوای قرآن کی جیسا کہ کچہہ تعریف اللہ
کی لکہی ہو جایز ہی بیچہ درالمختار کی لکہا ہی مسئلہ اور نہین مکروہ ہی حیض اور نفاس اور غسل
والیکو نظر کرنا قرآنکا آنکہون کی جیسے بیچہ جو ہر نیزہ کی ہی مسئلہ اور مکروہ ہی واسطی حیض اور نفاس
اور غسل والیکی لکہنا اوس کا یا کہ بیچہ اوسکی یعنی سطرین ہون آیتین قرآنسی اگرچہ لکہنی والا
نہ پڑہی آیت قرآن کی اور اوس آیت قرآن کو لکہنی سے چہوڑدی اور غسل کی حاجت والا لکہے
قرآنکو اگرچہ رکہا ہی اوپر زمین کی یا اور نگاوی اتہا اگرچہ ٹکڑا ہوا ایک آیت لکہی ہوئی کا مگر واسطی لڑکی
نابالغہ کی دینا قرآنکا کچہہ مضائقہ نہین اگرچہ وہ لڑکا بی وضو ہو اسطرح بیچہ سراج الوہاج کی ہی ساتھہ
بیچہ کتاب نہایہ اور کفایہ کی لکہا ہی کہ حرام ہی حمام کرنا حیض اور نفاس والی عورتسی مگر بوسہ لینا اور نفع لینا
تمام بدن عورت حیض اور نفاس والیکا سوائے نافسے کہٹنی تک درست ہی نزدیک ابوحنیفہ اور ابی یوسف کے
اسیطرح بیچہ سراج الوہاج کی ہی اور اگر حاجت کیا حیض اور نفاس والیسی اور وہ جانتا ہی کہ یہہ حرام ہی پس بیٹہے
واسطی اوسکے کچہہ مگر تو لازم ہو استغفار کرنے اور مستحب یہہ ہی کہ صدقہ دیوی ایک دینار یا آدہا اسیطرح ہی

مسح محیط کی ہی اور سرخسی کی اور اگر حلال جانکر کرے بیسیج حیض کے یا بیچ دبر کے تو کافر ہوگا اسیطرح
بیچ ہوا مجتبی کے ہی اور کہا بعضوں نے کہ دونو صورتونمین کافر نہین ہوتا یہہ ہدایہ المختار مین خلاصہ سی نقل
کیا ہی مسئلہ ارجس عورتکا خون موقوف ہوا حیض اور نفاس کے بڑی مدت کی بعد یعنی حیض دس روز کی
بعد اور نفاس چالیس روز کی بعد تو اوس عورتسی غسل سے پہلے جماع درست ہی اور جو عورت کہ دس روز سی کم
مین حیض سی اور چالیس روز سی کم مین نفاس سی صاف ہوجاوی تو اوس عورت سی پہلی غسل کے جماع درست نہین
مگر جب اسقدر وقت گذر جاوی کہ اوسمین غسل کر سکی اور تحریمہ نماز کا باندہ سکی تو اتنی دیر کے بعد جماع درست ہی
اگرچہ غسل نکرے ہووی مگر نماز بی غسل کی درست نہین اور اگر عادت حیض والی عادت سی کم پر ہوتی ہووی تو
جماع مکروہ اگرچہ غسل کر لیا ہو جبتک کہ پوری ہو عادت اوسکی اور واجب ہی نماز روزہ واسطی
احتیاط کے اسیطرح بیسیج تبیین کے لکھا ہی فصل دسوین بیسیج بیان فرائض غسل کے
فرض ہی بیسیج غسل کے کلی کرنا اور ناک مین پانی پہنچانا اور دہونا تمام بدنکا اور پہنچانا پانی کا
بالونکی جڑمین اگرچہ بال گہن دار ہون نزدیک سبکی اور اسیطرح پہنچانا پانی کا اندر ڈاڑہی کے
اور بالون ذکی اور عورتکا غسل ہی مثل غسل مرد کی ہی لیکن گوندہی ہوئی چوٹی کا کھولنا اور دہونا
کچھہ ضرورت نہین جب پہنچی پانی بالونکی جڑمین بخلاف مرد کی کہ اوسکی نسین الٹکی ہوئی اور گوندہی
ہوی بالونکو بی دہونا واجب ہی ذکر کیا اسکو بیسیج غنیۃ الفقہا اور محیط کی سوال مردی خصوصیت
کہ گوندہا بالونکو جیسا کہ گوندہتی ہین علوی لوگ یا ترک لوگ کیا واجب ہے پہنچانا پانی کا نیچی بالونکو
جواب دیا امام حنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت سی ثابت ہی کہ پہنچاوی پانیکو
اور دوسری روایت سی ثابت ہی کہ نہ پہنچاوی اور کہا صدر الشہید نی کہ واجب ہی پہنچانا پانیکا
بیچ جڑ بالونکی سوال عورت غسل کرتی وقت کیا تکلف کرے پہنچاوی پانی بیسیج سوراخون
کانوتکی یا نہین جواب دیا امام محمد نی کہ تکلف کری پانی پہنچانی مین بیسیج سوراخون کے
جیسا کہ حکم کیا ہی بیسیج پہرانی انگوٹہی تنگ کے مسئلہ ایک عورت نی غسل کیا اور پہرا ہی انگوٹہی
بغیر ہلون اوسکی انا خشک پس نہین جائز ہی غسل اوسکا سوا اسطی کہ خشک ہے جگہ نیچی انگوٹہی
اندر اگر ہی بیسیج سوراخون اوسکے میل پس جائز ہی غسل اوسکا اگرچہ بالی ہو انگوٹہی والی اور کہا صدر الشہید

سوال ایک شخص بغیر ختنہ کئی ہوی نے غسل کیا اور نہ پہنچا پانی چمڑہ ختنہ کے جواب
بعضون نے کہ غسل اوسکا جائز ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ نہین جائز غسل اوسکا اور بیچ درالمختار
کے مستحب لکہا ہی بغیر ختنہ والیکو داخل کرنا پانیکا واسطی حج کے اور اوسکو اصح کرکے
لکہا ہی مسئلہ ایک شخص نے پیشاب کیا اور چمڑہ ختنہ سے باہر نہین آیا پس وضو اوسکا
نہین رہا سبکی نزدیک اگرچہ باہر نہین آیا مسئلہ ایک شخص نے غسل کیا اور باقی
رہا بیچ دانتون اوسکے بقیہ کہانیکا پس کہا گیا ہی کہ نہین جائز ہی غسل اوسکا اور کہا بعضون
نے کہ اگر زیادہ چنے سے ہی پس نہین جائز ہی غسل اوسکا اور اگر برابر چنے کے ہی پس حکم
چنے سے پس جایز ہی اور کہا بعضون نے اگر پہنسا ہی کہانا سخت بیچ دانتون کے
کہ اثر پانی کا بیچ اوسکے نہین ہوتا پس نہین جائز ہی غسل اگرچہ تہوڑا سا ہو یا بہت
سا ہو ذکر کیا اسکو بیچ ذخیرہ کے اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ اگر ہی اوپر ظاہر بدن کے
جہلی مجہلی کی یا آٹا سخت اور غسل کے وقت ملا بدن کو اور خشک رہا بدن اوسکا نیچی جہلی یا
آٹے کے پس نہین جائز ہی غسل اور وضو اوسکا اور ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کے کہ اگر مینڈہی
لگائی یا میل مٹی ہی ناخونون مین جائز ہی غسل اور وضو اوسکا اور اوپر اسکی فتوی ہے
اور اگر ہی بیچ پانون مصلی کے بیوائی یعنی شگاف ہی اور لگائی اوپر اوسکی چربی اور سخ
اور نہ پہنچا پانی بیچ اوسکے اور پہنچا پانی کا نقصان نہین کرتا تو نہین جائز ہی وضو اور
کہ نہ پہنچاوی بیچ اوسکے پانی اور اگر نقصان کرتا ہی تو جائز ہی اور اسیطرح پہنچانا
پانی کا بیچ ناف کے فرض ہی اور اسیطرح فرض ہی دہونا شرمگاہ کو وقت
غسل کے اگرچہ نہ ہو اوپر اوسکے نجاست اور خلال کرنا اونگلیون کا بیچ غسل کے
اور وضو کے فرض ہی اگر اونگلیان ملی ہوون اور اگر کہلی ہوون تو خلال کرنا سنت
ہی اور پاک کرنا چمڑہ کا اور ترکرنا بالون کا فرض ہی اوسطی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
فی اَلا فبلوا الشعر وانقوا البشرۃ معنے اسکے یہہ ہین کہ ترکرو تم بالون کو اور پاک کرو تم جلد کو
اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فی تحت کل شعرۃ جنابۃ معنے اسکے یہہ ہین کہ بیچ

ہر بال کے ناپاکی ہی اگر باقی رہے کوئی جگہہ کہ نہ پہنچی پانی بیچ اوسکے نہین جائز ہی
غسل اوسکا اگرچہ تہوڑی رہی جگہہ خشک **مسئلہ** پانی پینا قایم مقام کلی کے ہوتا ہی اگر
پہنچے پانی ساری مونہہ مین اگر بہول گیا کلی کرنا پھر جب کہ یاد آوے تو کلی کرے اور نہ
دوبارہ کرے غسل کو مگر دوبارہ ادا کری نماز فرض اگر پڑہی ہو اور نہ دوبارہ پڑہی
اور ادا کری نماز نفل کو **فصل گیارہوین بیچ بیان سنت غسل کے** سنت
یون ہی کہ پہلی بات دہووی اور دور کری نجاست بدن سے اور وضو کرے مگر
پانؤن کو نہ دہووے اور جاری کری پانی کو اوپر تمام بدن کی تین مرتبہ اور
مکان غسل سے ہٹ کر پانؤن دہووی اور اگر ہووی پتھر یا چوکی یا مثل اوسکے
کہ پانی مستعمل غسل کا اوپر اوسکے نہ جمع ہوتا ہو تو وہین پانؤن کو دہووے اور نہ
اسراف کری پانی کو بیچ غسل کے اور نہ کمی کری اور نہ ٹپکاوی پانی غسل کو
بیچ برتن کے کہ جسمین پانی ہو اور نہ مونہہ کرے برہنہ طرف قبلہ کی وقت غسل
کے اور ملے ہر عضو کو پہلی مرتبہ اور نہاوی ایسی جگہہ کہ نہ دیکہی کوئی ستر اوسکیکو
اور نہ کلام کری کسی طور کا **فصل بارہوین بیچ بیان مستحبات غسل کے**
مستحب یون ہی کہ پونچہی بدن کو چادر سے بعد غسل کے اور دہووی پانؤن کو
بعد بہتے کپڑون کے اور پڑہی دو رکعت نفل **مسئلہ** نیت فرض نہین بیچ غسل اور
وضو کے یہان تک کہ غوطہ مارا ایک شخص نے بیچ پانی جاری یا حوض بڑی کے
یا تر ہوا تمام بدن اوسکا بیچ بارش کے اور کلی کری اور ناکمین پانی دیا تو پاک ہوا
غسل سے **مسئلہ** جاننا چاہیئے کہ غسل گیارہ قسم ہین اوسمین پانچ قسم فرض ہین ایک
بعد حیض کے دوسرا بعد نفاس کے تیسرا بعد ملنے عورت اور مرد کے ساتہہ ڈبونے
سر ذکر کے چوتہی بعد نکلنے منی کے کود کر ساتہہ شہوت کے پانچوین بعد احتلام یعنے
دیکہنے خواب کے اگر نکلی منی یا بندی اور چار غسل بطریق سنت ہین ایک جمعہ کا دوسرا
عیدین کا تیسرا عرفہ کا چوتہا احرام کا اور ایک غسل مستحب ہے اور وہ غسل کا فر کا ہی

جب کہ مسلمان ہو وہی ایک غسل واجب ہی وہ غسل میت کا ہی یہانتک کہ نہیں جائز ہی
نماز میت کی قبل غسل میت کی یا پہلی تیمم کے وقت نہ قادر ہونی پانی کے اور اسیطرح ذکر کیا ہی
اسکو شمس الائمہ سرخسی نے بیچ شرح اپنی کے اور ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب محیط کے کہ کافر جنبی یعنی
حاجت ناپاکی کی جب کہ مسلمان ہو صحیح یہہ ہی کہ واجب ہی غسل اوپر اوسکی مسئلہ نہیں جائز
ہی حیض اور نفاس والی اور جنبی مردا و عورت کو پڑہنا قرآن شریف کا بقدر ایک آیت کی اور اگر
پڑہی کم ایک آیت سے سی پڑہی الحمد ساری ساتھہ نیت ثنا کی یا پڑہی ساری آیت کردہ مثل
دعا کی ہی ساتھہ نیت دعا کی جیسا کہ ربنا آتنا فی الدنیا ساری آیت تو جائز ہی اور کہا
بعضوں نی کہ مکروہ ہی اور کہا بعضوں نی کہ نہیں مکروہ ہی اور یہی صحیح ہی اور پڑہنا دعا
قنوت کا نہیں مکروہ ہی بیچ ظاہر مذہب یاروں ہماری کے اور کہا امام محمد نی کہ مکروہ
ہی اور نہیں مکروہ ہی جدا جدا پڑہنا قرآن کا اور تعلیم کرنا لڑکوں کا جدی جدی حرفوں کو اور
نہیں جائز ہی واسطی جنبی اور حیض اور نفاس والی کو لکہنا قرآن شریف کا اور ذکر کیا بیچ جامع الصغیر کے
قاضی خان نے کہ نہیں مضائقہ جنبی کو یہہ کہ لکہی قرآن شریف یا توریت یا انجیل یا زبور اسطرح
سے کہ لکہی اوپر زمین کے اور نہ ہات لگاوی اوسکو نزدیک ابو یوسف کے اور
نہیں جائز ہی حیض اور نفاس والی اور جنبی کو چہونا قرآن شریف کا مگر ساتھہ
غلاف قرآن کے درست ہی اور نہیں جائز ہی چہونا اوس روپیہ کا کہ جسمین
آیت قرآن شریف لکہی ہو مگر ساتھہ ہمیانی کے اور نہیں جائز ہی ہاتھہ
لگانا اور اقوان کا کہ جسمین کہ لکہا ہوا آیت قرآن شریف سے
اور نہیں جائز ہی واسطی بے وضو کے ہاتھہ لگانا قرآن شریف
کا ساتھہ جولی قرآن شریف کی مگر جائز ہی ساتھہ غلاف قرآن کے
اور ورقون کو ساتھہ تہیلی کے اور چہونا ساتھہ آستین کے بہی درست
ہی نزدیک امام محمد کے اور مکروہ ہی نزدیک بعضی مشائخ کے اور یہہ ہی صحیح ہے

اور ذکر کیا بیہقی جامع الصغیر کے کہ نہیں مضایقہ ہی ہاتھ دھونا قرآن اور حدیث
کا طرف لڑکوں کی سب وضو کو مگر جبتر یہ ہی کہ ہاتھ نہ لگاوے مگر ساتھ آستین کے
مسئلہ مکروہ ہی ہات لگانا تفسیر قرآن اور کتاب فقہ کا مگر تفسیر
اور فقہ پڑھنے والے کو ساتھ آستین کے ہاتھ لگانا جائز ہی اور مکروہ
نہیں ہی پڑھنا قرآن کا بی وضو کو بیہقی ظاہر روایت کے صحیح مسئلہ جنبی سے
جبوقت کہ دھویا منہ کو اور ہاتھ کو نہیں جائز ہی ہاتھ لگانا اور پڑھنا قرآن مگر
کا بسبب باقی رہنی ناپاکی کے اور مکروہ ہی پڑھنا توریت اور انجیل کا اور نہ بوسہ کا
واسطے جنبی کے اور جبوقت کہ ارادہ کرے کہانی اور پینی کا چاہیے کہ ہاتھ اور منہ
دھووے پھر کھاوے اور پیوے اور مکروہ ہی لکھنا قرآن کا اور لکھنا نام اللہ کا اور
مکروہ ہی جاندار پیچ جای ضرور کے اوس شخص کو بیہقی انگلی اوسکے کے انگوٹھی ہی کہ لکھی ہی
اوسمین کچھ آیات قرآن سی بسبب تک ہونی تعظیم کے مسئلہ نہیں جائز ہی جنبی کو اور حیض اور
نفاس والی کو کہ جاوے ہی بیہقی مسجد کے واسطے عبادت کی ہو یا واسطے جانی راہ کے
اور کہا امام شافعی نے کہ جائز ہی واسطے چلنے راہ کے مسئلہ اگر احتلام
ہوا بیہقی مسجد کے تیمم کری اور نکل آوی اور اگر خوف ہو کسی دشمن کا
تو جائز ہی کہ بیٹھا رہی لیکن نماز اور قرآن نہ پڑھی فصل ستر مبین بیہقی
بیان ارکان تیمم کے تیمم مین رکن ہین اور شرطین ہین رکن یہہ ہین
کہ دونو ہاتھون کو زمین پاک پر مارے ایکبار اور مسح کرے تمام منہ کو
بال جہنے کی جگہہ سی ٹھوڑی کے نیچی تک اور کان کی لو سی دوسرے
کان کی لو تک پھر دوبارہ دونو ہاتھون کو کہنیون تک اسطرح پر کہ پہلی بائین
ہاتھ سی داہنی ہاتھ کو پھر داہنے ہاتھ سی بائین ہاتھ کو مسح کری اور
اگر ذرہ بہی کوئی عضو مسح سی باقی رہے تو تیمم درست نہوگا اس
مضمون کو روایت کیا ہی کرخی نے علماء ہمارے سی اور بیہقی نے

کہ ماتھون کو مسح کرے کہ پہلی بائین ہاتھہ کی چھنگلی اور پاس والی دو انگلیون سے اور پہوڑی سے ہتیلی سے داہنی ہاتھہ کی پیٹھہ کو انگلیون کی سرسی کہنیون تک مسح کرے تب داہنی ہاتھہ کی پیٹھ کو انگوٹھی اور پاس والی اونگلی اور باقی ہتیلی سے مسح کرے اونگلیون کے سرتک اور اسیطرح داہنی ہاتھہ سے بائین ہاتھہ کو مسح کرے یہہ مضمون محیط کا ہی اور روایت کیا ہی حسن بن زیاد نی علما ہماری سے کہ نہین واجب ہی مسح کرنا تمام عضو کا یہانتک کہ اگر خشک رہا عضو کم چوتہائی سے تو جائز ہی تیمم اوسکا پس موافق روایت حسن بن زیاد کے پہرانا انگوٹھی کا اور کنگن کا اور خلال کرنا اونگلیونکا نہین واجب ہی اور موافق روایت کرخی کے واجب ہی اور بہتر یہہ ہی کہ احتیاط کرے اور روایت ہی امام محمد سے کہ اگر نہ مسح کیا پشت ہتیلی کو تو نہین جائز ہی اور جس شخص کے ہاتھ کٹے ہون مسح کرے جبکہ کٹے ہوئے کو **فصل چودہوین بیچ بیان شرطون تیمم کے** شرط تیمم کی نیت ہی پس نہین جائز ہی تیمم بغیر نیت کے اور اسیطرح شرط ہی طلب کرنا پانی کا بصوف کر غالب ہو گمان کہ یہان ہی پانی یا ہی وہ شخص بیچ آبادی کے یا خبر دی اوسکو کوئی شخص پانی کے کہ یہان ہی تو واجب ہے طلب کرنا پانی کا سیکے نزدیک اور اختلاف اوس وقت مین ہی کہ نہین غالب ہے بیچ گمان اوسکے کہ یہان پانی ہی یا نہ خبر دی اوسکو کسی نے کہ یہان ہی پانی یا وہ شخص جنگل مین ہی نزدیک علما ہماری کے نہین واجب ہے وضو اوسکو بخلاف امام شافعی کے اور اگر خبر دی اوسکو کسی آدمی نے کہ نہین ہی یہان پانی تو جائز ہی نزدیک شافعی کے بھی اور شرطون تیمم سے یہہ ہی کہ عاجز ہو استعمال کرنے پانی سے بسبب بیماری کے کہ خوف ہی بڑہ جانی مرض کا تو جائز ہی تیمم کرنا اوسکو مسئلہ ذکر کیا ابوحنیفہ نے بیچ شرح اپنی کے کہ ایک شخص جہنی ہے اور اوپر تمام بدن اوسکے یا اوپر اکثر بدن اوسکے کے زخم ہین یا دانہ چیچک کے ہین پس تیمم کرے اور نہین واجب ہی اوس جگہہ کا دہونا کہ زخم اوپر اوسکی ہے اور یہہ ہی حکم ہی بیچ وضو کی جبوقت

کہ تمام اعضا وضو یا اکثر اعضا وضو کی زخمی ہون تو تیمم کرے اور اگر ہین کم اعضا
وضو کے زخمی اور اکثر اعضا اچھے پس دھوے اچھے اعضاؤن کو اور مسح کرے
زخمی اعضا کو اگر نقصان نکرے مسح اور اگر نقصان کرے مسح اعضا زخم کو تو پٹی
باندہی اور اوپر پٹی کے مسح کرے اور اگر نقصان نکرے دھونا زخم اعضا کو تو
نہ مسح کرے بلکہ دھوی مسئلہ تندرست آدمی جسوقت کہ خوف کرے بیچ شہر کے
یہہ کہ ہلاک کریگا جاڑا یا بیمار ڈالیگا اس صورت مین تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور
اگر ہی جنگل مین تو تیمم کرے سبکی نزدیک مسئلہ ایک شخص نکلا واسطے مسافرہی کے
یا لکڑیان سے پہنچے یا گیا ایک گانون سے طرف گانون دوسرے کی جائز ہی واسطے
اوسکے تیمم جب کہ ہو پانی اوس سے دور بقدر فاصلہ ایک میل کے اور میل کہتی ہین
تین ہزار ہاتھ ایک فرسخ کو برابر ہی کہ نکلا ہو حاجت غسل مین یا بعد نکلنے کے ناپاک ہوا
اور اگر ہی اوس شخص کے پاس پانی پہر بھول گیا اوسکو اور تیمم کیا اور نماز پڑہی
پھر یاد آیا اوسکو پانی اور وقت نماز کا باقی ہے تو وہ دوبارہ نہ پڑہی نزدیک امام
ابوحنیفہ اور محمد کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک دوبارہ پڑہی لیکن اگر یاد آوی
بعد وقت کی تو دوبارہ نہ پڑہی سبکی نزدیک اور اگر تیمم کیا اور نماز پڑہی اور پانی قریب
تہا اور اوسکو معلوم نہ تہا اور نہ اوسکو گمان تہا اس صورت مین تیمم جایز ہی اور اگر
اوسکی دوست کی پاس پانی موجود ہی تو نہین جائز ہی تیمم جب تک کہ اوس سے
طلب نکرے مگر جب کہ گمان غالب ہے کہ مانگی سے دیگا اور اگر گمان غالب ہو کہ مانگی سے
نہ دیگا نہ مانگی اور تیمم کرکے نماز پڑہی اور نماز پڑہنے کے بعد اوس سے مانگا
اور اوسنے دیا اس صورت مین دوبارہ نماز پڑہی اور اگر نہ دیا مگر ساتھہ قیمت
کے دیتا ہی اور قیمت اوسکے پاس نہین ہی تو جائز ہی اوسکو تیمم سبکی نزدیک
اور اگر ہی پاس اوسکے مال زیادہ حاجت سی اور بیچتا ہی وہ شخص رخ بازار سے
یا کچھہ زیادہ رخ سے تو نہین جائز ہی تیمم اور اگر بیچتا ہی بہت زیادہ رخ بازار سی

تو جائز ہی کہ تیمم کری اور نماز پڑہی اور حد زیادہ نرخ کی وہ ہی کہ جسکو نہ اندازہ کر سکین
جانچنی والی اور کہا بعضون نی کہ زیادہ قیمت دو چند قیمت کو کہتی ہین اور روایت ہی ابو
نصیر بن قصار ہی کہ مسافر جسوقت ہی ایسی جگہہ کہ غزیز ہی پانی اوس جگہہ پس بہتر یہہ ہی کہ طلب کری
رفیق سے اور اگر طلب نکیا اور تیمم کیا تو بہی درست ہی اور اگر پانی غزیز نہین ہی اور نہ طلب کیا تو اس
صورت مین نہین درست ہی تیمم کرنا جیسا کہ بیچ آبادی کی ہی **مسئلہ** ایک آدمی سکے پاس
پانی ہی زمزم کا بیچ زمزمی کی اور بندہی مونہہ زمزمی کا اور لیجاتا ہی واسطی دینی متبرک لوگون
سکے یا واسطے اچہا ہونی بیمارون کے نہین جائز ہی واسطے اوسکی تیمم اور اگر یہہ کرد یا اسکیو تو بہی
نہین جائز ہی نزدیک علما ہماری کی بسبب پانی قدرت کی اوپر پانی سکے واپس کر سکتا ہی پانی
یہہ کہی ہوے پانی کو اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ کتاب محیط کے **سوال** اگر ہی پانی بیچ
کوئین کے اور نہین ہی پاس اوسکے ڈول اور رسی کیا مانگنا واجب ہی ڈول اور رسی کا
جواب نہین واجب ہی مانگنا اور اگر مانگا اور اوسنی کہا کہ ٹہر جا پس نہ ٹہرا ابو حنیفہ کے
یہہ ہی کہ ٹہر جاوی آخر وقت تک جب خوف ہووی جاتی رہنی وقت کا پس تیمم کرے
اور نماز پڑہی اور نزدیک امام محمد کے اور امام یوسف کی یہہ ہی کہ ٹہر جاوی اگرچہ جاتا رہی
وقت اور یہہ ہی حکم برہنہ کا ہی کہ جسوقت ہووی پاس رفیق اوسکی کپڑا یعنی نہین واجب
ہی مانگنا کپڑی کا اور اگر مانگا اور اوسنی کہا کہ ٹہر جا تو ٹہر ہی آخر وقت نماز تک نزدیک
ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی ٹہرا وہی اگرچہ جاتا رہی وقت نماز کا
اور اجماع علما کا ہی اوپر اسکی ہی کہ انتظار پانی کا کری اگرچہ جاتا رہی وقت **مسئلہ**
جس شخص نے نہ پایا پانی مگر جہوٹا گدہی کا یا خچر کا پس وضو کرے اوس سے
اور تیمم بہی چاہی پہلے تیمم کرے چاہی وضو کرے لیکن بہتر یہہ ہی پہلے وضو
کرنا **مسئلہ** جس شخص نے نہ پایا پانی مگر جہوٹا گہوڑے کا اس صورت
مین امام ابو حنیفہ سے چار روایت ہین ایک روایت سے مشکوک ہی ایک روایت
سے مکروہ ہی ایک روایت سے نجس ہی ایک روایت مین پاک ہی اور فتوے

اوپر پاک ہونے کے ہی مسئلہ جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نبیذ یعنی نچوڑا
ہوا پانی کھجور کا نزدیک ابو حنیفہ کے وضو کرے اور نزدیک ابی یوسف
کے تیمم کرے اور نزدیک امام محمد کے وضو بھی کرے اور فتوی اوپر قول
امام محمد کے ہی اور جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نچوڑا ہوا انگور کا نہ وضو کرے سبکی
نزدیک مسئلہ ایک شخص جنبی پہنچا اوپر دروازہ مسجد کے اور معلوم کیا
کہ پانی بیچ مسجد کی ہی اور نہیں پاس اوسکے کوئی شخص کہ مانگی اوس سے
پانی پس تیمم کرے اور داخل ہو بیچ مسجد کے پس اگر نہ لا پانی تیمم کری پہر واسطے
نماز کے اور اسیطرح اگر تیمم کیا واسطی ہاتھہ لگانے یا پڑھنی قرآن کے پس
اوسکو تیمم سے نماز جائز نہیں اور اگر تیمم کیا واسطی نماز جنازہ کے
یا سجدہ تلاوت یا نفلونکی پس جائز ہی اس تیمم سے پڑھنا فرضون کا بھی
مسئلہ برہنہ جسوقت کہ بھولا کپڑونکو بیچ اسباب کے نزدیک
بعضی مشائخ کے وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا گیا اوپر یعنی نزدیک ابو حنیفہ
کے اور امام محمد کے جائز ہی اور نزدیک ابو یوسف کی نہیں جائز ہی اور
بعضون نے کہا کہ نہیں جائز ہی اور یہی صحیح ہے اور روایت ہی امام
محمد سے کہ جائز ہی مسئلہ ایک شتر سوار کے کجاوی مین پانی
رکھا ہی اور وہ بے معلوم ہی اور اوسنی تیمم کیا اور نماز پڑھی
اگر رکھا ہی پانی اوسنی آپ یا رکھا ہی اور نے حکم اوسکے سے
پس بھول گیا پہر یاد کیا پانی کو بعد پڑھنے نماز کے پس
وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا گیا ہی اوپر اوسکی اور اگر رکھا ہی
کسی نے بغیر حکم اوسکی کے تو بعد پڑھنے سبکی نزدیک
مسئلہ تیمم کیا ایک شخص نے اوپر کنارہ ی نہر جاری کی اور
اوسکو اطلاع نہر کی نہیں ہی پس وہ ہی اختلاف ہے جو کہ ذکر کیا ہمنی اوپر اوسکے

مسئلہ اگر کفارہ قسم کا دیا ایک شخص نے ساتھہ روزہ کے اور اسکی بلکہ اس
غلام ہی یا کپڑا ہی دینا ہی بس بھول گیا اوسکو صحیح یہہ ہی کہ نہیں جائز ہی نزدیک ابو یوسف
کے کفارہ قسم کا ساتھہ روزہ کی اور مستحب ہے کہ دیر کری آخر وقت تک نماز کو اگر امید ہے
ملنے پانی کے نہ اتنی دیر کہ مکروہ ہووے وقت نماز کا اگر تیمم کری پہلی وقت سی تو درست ہی
نزدیک علماء ہمارے کے مسئلہ ایک شخص کے پاس پانی ہی اور خوف کرتا ہی کہ اگر
وضو کیا تو پیاسا رہونگا یا جانور میرا پیاسا رہیگا تو جائز ہے تیمم اوسکی تئیں مسئلہ جو شخص
کو قید ہو اور پانی نہ ملے اوسکو پس تیمم کرے اور نماز پڑہے اور جب قید سے چھوٹی قضا
کرے نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے اور نہ قضا کرے نزدیک ابی یوسف کی مسئلہ
قیدی جیسے شہر کفار کے اگر روکا جاوی وضو اور نماز سی پس تیمم کرے اور نماز
پڑہی ساتھہ اشارہ کے پھر جب کہ رہائی پاوے دوبارہ پڑہی مسئلہ مسافر
جسوقت کہ خوف کری چور و لٹیرا یا ہنگو لگا اور نہیں انتظار کرے ساتھہ والی اوسکی تو
جائز ہی اوسکو دیر کرنا بیچ نماز کے اور پڑہی غور سی ساتھہ اشارہ کی جسوقت
کہ چلتا ہی اور اسیطرح طیرنے والا نہ پڑہی نماز جسوقت کہ طیرتا ہو برخلاف بھاگی ہوئی
لڑائی والے کے نماز پڑہی سواری پر ساتھہ اشارہ کی کہڑا ہو گھوڑا اوسکا یا جاتا ہو یا دوڑتا ہو
اگر پڑہی نماز سواری پر اشارہ سی بسبب خوف دشمن کے یا خوف درندہ یا بیماری یا
کیچڑ کے تو نہ دوبارہ پڑہی سبکی نزدیک اور قیدی جسوقت کہ پڑہی بیٹھہ کر پس دوبارہ
پڑہی نماز نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور نہ دوبارہ پڑہے نزدیک ابی یوسف

فصل پندرہوین بیچ بیان اوس چیز کی کہ جائز ہی ساتھہ اوسکی تیمم
جائز ہی تیمم اوس چیز سے جو جنس زمین سی ہی مثل خاک اور ریتہ اور پتھر اور ڈھیلا اور پتھر کا
اور سرمہ اور چونا اور مردار سنگ اور زمین سحیت اور گیرو اور جو چیز مثل اسکی ہو
نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور نہیں جائز ہی تیمم اوس چیز سی کہ نہیں ہے
جنس زمین سی جیسے چاندی اور سونا اور لوہا اور شیشہ اور گندم اور کل غلہ کہانی کا

حاشیہ: ۲ اشارہ کی جانب زمین کی اور جو ہووے اوس پر سجدہ کرنا درست ہی

اور اگر ہو اوپر اون چیزون کی غبار تو جائز ہی تیمم کرنا اوپر غبار ان چیزون کے نزدیک
ابو حنیفہ کے اور ایک روایت اسی امام محمد کے بھی جائز ہی مگر شرط ہی نزدیک ابو حنیفہ
اور امام محمد کے چھونا زمین یا جنس زمین کا اگر ہاتھہ لگایا پتھر کو اور نہ تھا اوسپر غبار یا ہاتھہ لگایا
زمین سیلی ہوئی کو اور نہ لگا بیچ ہاتھہ اوسکی کچھہ تو جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور ایک
روایت سی نزدیک امام محمد کے بھی اور فرق درمیان پتھر اور چاندی اور سونے
کے یہہ ہی کہ چاندی اور سونا پیدا ہوتا ہی زمین سی مگر جنس زمین سی نہین ہے
اسواسطے کہ پگھلتی ہی آگ سی بخلاف پتھر کے کہ وہ نہین پگھلتا ہی آگ سی مسئلہ
تیمم جائز ہی اینٹھہ سی مطلقاً نزدیک ابو حنیفہ کے اور امام محمد کے نزدیک جب جائز ہی کہ ہو
اینٹھہ کوئی ہوئی یا ہو اوپر اوسکے غبار مسئلہ اگر تیمم کیا اوپر غبار کپڑی کے یا غبار
کسی اور چیز پاک کے یا اور اغبار اور پہنچا اوپر مونہہ اور ہاتھون کے اور ملا اوسکو
ساتھہ نیت تیمم کے تو جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے برابر ہی کہ میسر آوی
اور مٹی یا نہ میسر آوی اور نزدیک امام ابو یوسف کی نہین جائز ہی اگر میسر آوی اور مٹی
مسئلہ اگر تیمم کیا ساتھہ نمک کے اگر ہی نمک پانی سی تو نہین جائز ہی اور اگر ہی
نمک پہاڑ کا جیسا کہ نمک لاہوری تو جائز ہی اور اوپر اسی کے فتوی ہی اور کہا
شمس الائمہ سرخسی نے کہ نزدیک میری صحیح یہہ ہی کہ نہین جائز ہی نمک پہاڑی پر یہہ
اسطرح ذکر کیا اسکو ہیم محیط کے اور شور زمین یعنی رہ مثل نمک کے ہی اگر غالب
ہی تری بیچ رہ کے تو نہین جائز ہی تیمم اوس سے اور اگر غالب ہی خشکی بیچ اوسکے
تو جائز ہی اور ذکر کیا اصفیجابی نے بیچ شرح اپنی کی کہ جائز ہی تیمم کرنا ساتھہ رہ کے
مسئلہ کپڑی مسافر کے برسنی پانی سے تر ہوئی اور زین گھوڑی کا اور میسر آیا
اوسکو پانی کہ وضو کرے اور نہ میسر ہی اوسکو مٹی خشک کہ تیمم کرے پس لازم ہی
کہ نچوڑی کپڑا اوپر کپڑی اپنے کے اور خشک کری اوسکو پھر اوسکی تیمم کرنے
اسواسطے کہ نہین جائز تیمم کپڑے سی کہا شمس الائمہ حلوانی نے کہ نہ تیمم کری ساتھہ کپڑے کے

حاصل کلام یہہ ہی کہ مسافر کو اگر پانی میسر نہ ہو اور زمین خشک ہو تو تیمم کرنا لازم ہی اگر کپڑا یا زین وغیرہ پانی سے تر ہو تو نچوڑ کر خشک کرنا لازم ہی

اور اگر کیا تو بھی درست ہی مسئلہ جائز ہی تیمم ساتھ چونہ گچ اور ملتانی مٹی
اور سرخ مٹی اور کچی دیوار اور کچی اینٹوں پر برابر ہی کہ اوپر انکی غبار ہو یا نہ ہو اور
نہیں جائز ہی تیمم ساتھ اوس سرخ مٹی کے کہ جسپر خلی ہو رنگ باشبث کی مگر جبکہ
غبار ہو اوپر اوسکے تو درست ہی مسئلہ اگر تیمم کیا اوپر ٹھیکری کے اگر ہی ٹھیکری
مٹی خالص سے اور نہیں مشامل ہی اوسمین کوئی چیز دوسری تو جائز ہی تیمم اوپر
اوسکے اگرچہ نہیں ہی اوپر اوسکے غبار اور اگر تیمم کیا اوپر راکھ کے پس نہیں
جائز ہی اگرچہ وہ راکھ ملی ہوئی ہی ساتھ مٹی کے اگر غالب ہی مٹی اوپر راکھ کے
تو جائز ہی اور اگر ہی غالب راکھ اوپر مٹی کے تو نہیں جائز ہی اور اگر پہنچی نجاست
ساتھ مٹی کے اور خشک ہوئی اور جاتا رہا اثر نجاست کا تو جائز ہی اوپر اوسکی
نماز اور نہیں جائز ہی اور پھر تیمم بیچ ظاہر روایت کی اور روایت کیا گیا ہی
علما ہمارے سے کہ جائز ہی اور روایت اول کی صحیح تر ہی مسئلہ تیمم کیا
ایک شخص نے بیچ ایک جنگل کے اور نہیں دوسرے نے بھی اوس جگہ کیا تو بھی
درست ہی اور ترکیب تیمم جنابت اور حدث اور میت کی ایک ہی اور اگر نماز پڑھی
ساتھ تیمم کے پھر پایا پانی نہیں وقت کی نہ دوبارہ پڑھی نماز مسافر نے درست
آدمی نہیں شہر کے تیمم کری واسطے نماز جنازہ کے اگر خوف ہو جاتی رہنے
نماز کا لیکن واسطے امام اور ولی میت کے نہیں درست ہی مسئلہ ایک
شخص نے وضو کیا پانی سے اور داخل ہوا بیچ نماز عید کے اور پھر ٹوٹا
وضو پس تیمم کرے اور پوری کری نماز عید کی نزدیک ابو حنیفہ کے اور کہا
امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ نہیں جائز ہی تیمم اور اگر خوف ہو جاتی رہتی
وقت کا پس تیمم کری اور پوری کری جسکی نزدیک اور اگر خوف نہ ہو جاتی رہتی
وقت کا بیچ باقی ماندن وقت کے پس تیمم کری بلکہ وضو کری اگرچہ جاتا رہی وقت
نماز کا اور اگر خوف ہو جاتی رہنے جمعہ کا تو بھی وضو کری اور نماز ظہر کی پڑھی اور اگر تیمم کیا واسطے

تاہے یا نی قرآن کی یاد آل ہونے مسجد کے وقت موجود ہو نی پانی کے پس یہہ تیمم بنیا لدہ ہی مسئلہ
ایک مسافر نی جاہم کیا لوٹنے ہی اور وہ مسافر جانتا ہی کہ پانی موجود نہیں ہی جا نزدیک اسطی اوسکی تیمم فصل
سولہویں بیان ٹوٹنی تیمم کی تورتی ہیں وہ چیزیں تیمم کو جو کہ توڑنی والی وضو کی
ہیں اور تو رستا ہی تیمم کو دیکھنا پانی کا حیثیت کہ مقدور رکھتا ہو اوپر استعمال پانی کے اور اگر دیکھا
پانی کو بیچ نماز کے پس ٹوٹی نماز اوسکی اور اگر دیکھا جھوٹا گدہی کا یا بچھڑا پانی کہچور کا اور مقدور ہے
اوپر استعمال اوسکے پس ٹوٹی نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور اگر دیکھی وہ ہو کا پانی کا اور گمان
ہوا کہ یہاں پانی ہی اور گیا اور دیکھا وہ ہو کی کو اور نہ پایا پانی کو پس ٹوٹ گئی نماز اور اگر شک
ہوا کہ پانی ہی یا وہ ہو کا ہی اور گمان دونو طرف برابر ہی پس چاہئی کہ تیمم ہی جا وی نماز پس جو وقت
کہ فارغ ہوا نماز سی اور دیکھی پانی کو تو پھر وضو کری اور پڑہی نماز کو اور اگر نہیں ہی پانی تو نہ پڑہے
مسئلہ مسافر نے جسوقت کہ پایا پانی بیچ منزل کے پس ٹوٹا تیمم اوسکا لیکن جسوقت کہ ہو پانی بہت
پس دلیل پکڑی ساتھ بہت پانی کے کہ واسطی وضو کی ہی اور واسطی پینے کے اور اسطرح حکم ہی اگر گذرا
ایک شخص اوپر پانی کے اور اوسکو نہیں معلوم ہی یا سوتا ہی تو نہیں ٹوٹا تیمم اوسکا اور اسطرح اگر جانتا ہی
اور نہیں قادر ہی اوپر اوترنی پانی کے بسبب خوف دشمن کے یا درندہ کے یا بیماری کے
جائز ہی تیمم اوسکا مسئلہ ایک شخص ناپاک ہی پس غسل کیا اور خشک رہی
جگہہ بدن کی درہم سی اور نہیں موجود ہی پانی پس تیمم کری واسطی اوس جگہہ خشک
کے اور اگر پایا پانی بعد ٹوٹنی وضو کے دہووے اوس جگہہ کو اور تیمم کری
واسطی وضو کے جسوقت کہ ہووے پانی بقدر کفایت جگہہ خشک کے اور نہیں
کفایت کرتا واسطی وضو کے یا کفایت کرتا ہو واسطی وضو کے اور نہیں کفایت
کرتا ہی واسطی جگہہ خشک کے وضو کرے اور تیمم کرے واسطی خشک جگہہ
کے اور اگر کفایت کرتا ہی واسطی ایک کے اون دونو نمیں سے تو
پہلی دہووے خشک جگہہ کو پھر تیمم کرے اور اگر ہی اوسکی
پاس کپڑا ناپاک پس دہووی کپڑے کو اور تیمم کری واسطی خشک جگہہ کے

مسئلہ تیمم والا امام ہو وضو والونکا جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے
اور نزدیک محمد کے نہین جائز ہی اور اسیطرح امام بیٹھکر نماز پڑہی ساتھہ مقتدی
کھڑے ہونیوالونکی پس جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے اور نہین جائز ہی
نزدیک امام محمد کے اور مسح کرنیوالا اوپر موزون کے پائی زخم کے امام ہوا دہونے
والون اعضاؤن کا بالاتفاق جائز ہے اوذکر کیا ہی بیچ مختصر اور شرح اسفجابی
کے کہ نہین صحیح ہی امام ہونا اوس شخص کو جسکا ہی زخم اوسکا واسطے اون لوگون کے
کہ تندرست ہین اور نہین صحیح ہی امی کی امامت واسطے پڑہی ہونے کے
اور امی اوسکو کہتے ہین کہ نہ جانتا ہو تین آیتین بہی اور نہین صحیح ہی امامت
برہنہ کو کپڑی پہنی والون کے اور اگر امام ہوا صاحب عذر واسطے صاحب عذر کے
یا امی واسطے امیون کے تو جائز ہی **فصل ستر ہوین بیچ بیان اوس**
پانیکی کہ جائز ہی اوسی طہارت جائز ہی طہارت ساتھہ پانی مطلق پاک کے
مثل پانی بارش اور نہر جاری اور چشمہ اور کوین اور دریا کے کہ دور ہوتی ہی
اوس سی نجاست حکمی ہو یا حقیقی اور نجاست حکمی اوسکو کہتے ہین کہ ظاہر
مین کوئی نجاست نہ لگی ہوا اور حکم ہوا اوسکو پاک کرنیکا جیسا کہ غسل کی حالت
والا اور وضو والا ہی کہ اوسکو حکم نہانی یا وضو کا ہی اور نہین دور ہوتی نجاست
حکمی پانی مقید سی جیسا کہ پانی نچوڑا ہوا درختون اور پہلون اور تربوز اور
کاجر اور خربوزہ اور باقلا اور شوربہ اور زعفران وغیرہ کا اور اسیطرح عرق گلاب
اور سرکہ اور پانی کھجور وغیرہ کا مگر جائز ہی ان پانیون سی دور کرنا نجاست
حقیقی کا بدن اور کپڑے سے اور نجاست حقیقی اوسکو کہتے ہین کہ ہو ناپاک ہو
ظاہر مین ساتھہ حکم شرع کے جیسا کہ پیشاب وغیرہ اور پاک کرتی ہی نجاست
حقیقی کو بہنے والی پاک چیز اگر دور کرے نجاست کو مانند دودہ اور سرکہ اور
جو چیزین کہ ذکر کیے گئے ہین اوپر اور معتدبہ پانی اور اگر دہوا نجاست کو ساتھہ شبہ

یا تیل کے یا روغن سے تو نہین پاک ہوتی اوسی نجاست حقیقی اسواسطے کہ یہہ چیزین
نہین نچوڑتی ہین نچوڑنے سے مسئلہ جائز ہی طہارت اوس پانی سے کہ ملی ہی اوسمین
کوئی چیز پاک اور بدل دیا کوئی وصف وصفون اوسکے سی یعنی رنگ یا بو ہی یا ذائقہ
مانند پانی روکے ہوئی کے اور وہ پانی کہ ملی ہی اوسمین زعفران یا صابن یا سبزی
بشرطیکہ غالب ہو پانی اوسپر اور نہ جاتا رہا ہو اوس پانی سے نام پانی کا اور پتلاپن
پانی کا پس حکم اسکا مانند پانی مطلق کے ہی اور ذکر کیا بیچ کتاب اجناس
ناطقی کے کہ ایک شخص نے وضو کیا ساتھہ پانی نالہ کے اگر نہین ہی غالب
پتلاپن پانی کا تو نہین جائز ہی اور اگر غالب ہی پتلاپن پانیکا تو جائز ہی اور ذکر
کیا بیچ کتاب ملتقط کے جسوقت کہ ڈالا کسیں یا پہٹکری بیچ پانی کے اور سیاہ
ہوگیا پانی اور باقی ہی پتلاپن اوسکا تو جائز ہی وضو ساتھہ اوسکی اگر ڈالے مازو
یا چنے یا باقلا بیچ پانی کے اگرچہ بدل گئی رنگت یا بو یا ذائقہ اوسکا
تو جائز ہی وضو ساتھہ اوسکی اور ذکر کیا بیچ جامع الصغیر کے اگر پکاوے
چنے یا باقلا اگر رہا پانی ایسی حالت پر کہ بعد ٹھنڈا ہونے کے نہ گاڑھہ پن ہوا اور
نہ پتلاپن گیا اوس سے پس جائز ہی وضو اوس سے اور اگر نہ باقی رہا پتلاپن
تو نہین جائز ہی اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ اگر وضو کیا ساتھہ اوس پانی کے
کہ جوش کی گئی ہے بیچ اوسکے سبزی یا کوئی دوائی کہ علاج کرتی ہین اوس سے
آدمی پس جائز ہی وضو اوس سے جبتک نہ غالب ہو دوائی اوپر پانی کے اور
اگر تر ہوئے ٹکڑے روٹی کے بیچ پانی کے اگر باقی رہے پتلاپن پانی کا
تو جائز ہی اور اگر ہوا پانی گاڑھہ تو نہین جائز ہی اور بیچ شرح قدوری کے
ہی کہ اگر ملے کوئی چیز پاک بیچ پانی کے اور نہ بدلا اوس سے نام پانی کا پس وہ
پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا ہی بدل گیا ہو رنگ یا نہ بدلا ہو پس اس مسئلہ مین کچھہ
اختلاف بیان نہین کیا ہی اور موافق اسی کے ہی کہ اگر بدل گیا ہو رنگ یا بو

یا ذائقہ بسبب بہت بہرنے یا بو کی یا بسبب بیتو کی تو جائز ہی طہارت ساتھہ اوسکی مگر جب غالب
ہو رنگ بیتو کا تو حکم مقید کا ہی اسیطرح اگر یقین ہو ساتھہ پاک ہونے پانی کے یا غالب ہو وہی گیا
ساتھہ پاک ہونی پانی کے تو جائز ہی ساتھہ اوسکی طہارت اور اگر یا پانی تھوڑا اور نہ یقین
ہو ساتھہ نجس ہونے پانی کے وضو اور غسل کری ساتھہ اوسکی اور نہ تیمم کری اور اسیطرح جسوقت کہ گیا
بیہمام کے اور نہیں حوض حمام کی تھوڑا ہی پانی اور نہ یقین ہو نجس ہونے پانی کا پس غسل کرے
یا وضو کری اور نہ زاد دیکھی پانی جاری کی اور اسیطرح اگر گری نہیں پانی جاری کے کوئی چیز نجس مانند
مردار یا شراب کی پس نہیں نجس کرینگی جبتک کہ نہ بدلی رنگ دیا بو یا ذائقہ اوسکا اور روایت
ہی امام محمد سی جسوقت کہ ڈالی شراب نکی سے بیسیم دریا کی یا در آدمی وضو کرتا ہی نیچی اوسکی پس درست
ہی جبتک کہ نہ بگڑا ہو وصف اوس پانچا اور اگر بگڑا ہو تو نہیں درست ہی جبتک کہ نہ دور ہو جاوے
بگاڑ اوسکا مسئلہ جسوقت کہ بیٹہیں بہت آدمی اوپر کناری نہر کے اور وضو کرتی
ہیں تو درست ہی اور یہہ ہی صحیح ہی اور ذکر کیا ناطفی نے کہ ایک چھوٹی نہر ہی اور بیسیم
اوسکے کیچڑ بہا ہوا ہی اور روک رکہا ہی عرض ڈوبیں نہر کا اور جاری ہوتا ہی پانی اوپر
اوسکی پس نہیں مضائقہ وضو کا اوس پانی سے جو جاری ہو کر جاتا ہی کیچڑ کے اوپر سے
جبتک کہ تبدل گیا ہو کوئی وصف اوس پانچا یہہ روایت ابو یوسف سی ہی اور ابو حنیفہ
اور امام محمد کے نزدیک نہیں جائز ہی اور ذکر کیا گیا بیسیم کتاب نوازل کے اگر جاتا ہی
پانی مردار چیز سے کم ملا ہوا اور بچا جاتا ہی بہت سا تو جائز ہی اور اگر زیادہ پانی
مردار سی ملا ہوا ہی اور کم پانی جاتا ہی بچا ہوا تو نہیں جائز ہی اور موافق اسکی ہی
پانی بارش کا جسوقت کہ بہتا ہی پانی پرنالہ کا چھت سی اور ہی اوپر چھت کے نجاست
پس پاک ہی پانی اوسکا لیکن جسوقت کہ ہو نجاست قریب پرنالہ کی اور ہی کل پانی
یا اکثر پانی یا آدھا پانی کہ ملکر جاتا ہی اوس نجاست سی پس ناپاک ہی اور اگر ملکر جاتا ہی پانی
اوس نجاست سی کم آدھی سی تو جائز ہی بشرطیکہ رنگ اور بو ہی اور ذائقہ نہ بگڑا ہو
اور اگر برسا مینہ اوپر چھت کی اور بہا پانی سو اوس چھت سی اگر مینہ برسنا رہا اور نہیں تھما

پس پاک ہی پانی اور اگر تہما مینہہ اور بہر بہا پانی سوراخ سے اگر ہی اوپر تمام چھت کے
یا زیادہ آدمی چھت کی نجاست پس پانی نجس ہے اور اگر پانی کم کم بہتا ہی تو چاہئے
کہ وضو کرے ٹھہر ٹھہر کر کہ بہجا دی پانی مستعمل اور کہا بعضون نے کہ کرے ماتہہ
داہنا اپنا اوسطرف کو آتا ہی پانی جسطرف سی مسئلہ جسوقت روکا گیا ہی
پانی نہر کا اوپر سی اور پانی رہا بہتا اوسکا پس جس کم بہا پانی کا ہی تب کہ ہی بہا
جائز ہی وضو ساتہہ اوسکے اور جاری پانی اوسکو کہتے ہین کہ بہا لیجاوے
تنکون اور پتون کو اور بعضون نے کہا کہ اگر ادہا دی پانی اور باقی رہی بہتا اوسکا
پس اوسکو جاری کہتی ہین مسئلہ بیچ منتقی کے کہا ہی کہ اگر ہی ہور پسی تہہ
زمین نہر کی نجس اور بہا پانی اوپر اوسکے اگر اتنا پانی ہی کہ نہین دکہائی دیتی تہہ زمین کی
پس نہین نجس ہے اگرچہ تمام تہہ نہر کی نجس ہوا اور اگر پانی نہر کا ٹہیرا ہوا ہی تو نجس ہے
اور اگر بہر آیا پانی پاک نہر کا اوپر سی اور بہا یا پانی اوسکا پس پاک ہو گیا اور
اگر وضو کیا اوسی تو جائز ہی جسوقت تک نہ دکہلائی دی اثر نجاست کا فصل
اٹہارہوین بیچ بیان پانی حوضون کے اگر ایک
حوض دس گز سی دس گز ہی ساتہہ عرض اور طول کے اوسکو بڑا حوض
کہتے ہین پس وہ نہین ناپاک ہوتا ہی گرنے نجاست سی اگر نہ ظاہر
ہوا اثر نجاست کا خواہ نجاست دکہائی دیتی ہو یا نہ دکہائی دیتی ہو اور کہا علماء عراق
نی کہ نجس ہوتا ہی وہ پانی جو گرد نجاست کی ہی بقدر حوض چھوٹے کے یعنی گرد اگرد نجاست
کے پانچ گز سے پانچ گز تک نجس ہوتا ہی اور کہا علماء بخارا نی کہ حکم اوسکا مثل
پانی جاری کی ہی اسواسطے کہ آسانی ہو خلق اللہ کو اور نکلتی ہین اس مسائل کی اختلاف سی
مسائل بہت سی مسئلہ جسوقت کہ دہویا موزہ پر حوض بڑا کی اور گرا پانی مستعمل پیچ حوض کے پہر لیا پانی اوس موزہ سے
بغیر جہکولنی پانی کے کہا بعضی علمانی موافق قول ابی یوسف کی کہ نہین جائز ہی اسواسطے کہ نزدیک ابی یوسف کے
جہکولنا پانی کا شرط ہی اور کہا علماء بخارا نی کہ جائز ہی بغیر جہکولنی کی ہی واسطے آسانی خلق اللہ کی

مسئلہ جسوقت کہ ہووین بہت سی لوگ وضو کرتے ہوئے بیچ حوض بڑیکی تو جائز ہی
اور بیچ اجناس ناطقی کے لکھا ہی کہ ایک شخص نہایا بیچ حوض بڑنے کے پس جائز ہی
واسطے دوسرے کی کہ وضو کرے اوس جگہہ اور نہین درست ہی واسطے کسی شخص کے
کہ وضو کرے اور نہادی بیچ حوض بڑیکے قریب نجاست کے اور تحقیق یہ ہی کہ اگر
نجاست کہ لائی دیتی ہی تو نہین جائز ہی اور اگر دکھلائی نہین دیتی تو جائز ہی اور روایت
فقیہ ابوجعفر سے ہی کہ اگر وضو کیا بیچ اوس جگہہ کی کہ ہی وہان جہنڈ جمع سرکنڈونکا بہت
سا اور نکلتا ہی پانی ایکطرف سرکنڈونسے ساتہہ طرف دوسری کی تو جائز ہی اور اگر نہین
نکلتا پانی دوسری طرف کو تو نہین جائز ہی اور جمع ہونا سرکنڈونکا نہین روکتا ہی پانی کو
جانی سے دوسری طرف کو اور اسیطرح ہی اگر وضو کیا بیچ پانی زراعت کے یا بیچ
حوض بڑیکے اور جمی ہوئی ہی کائی اوپر تمام پانی کے پس تحقیق کہا گیا ہی کہ اگر حرکت
کرتے ہی وہ کائی ساتہہ حرکت کرنے پانی کے تو جائز ہی وضو ساتہہ اوسکے اور
اسیطرح ہی اگر وضو کیا ہی ایک حوض سے اور جم رہی ہی برف ایسی کہ ٹوٹ جاتی
ہی ساتہہ حرکت کرنے پانی کے تو جائز ہی اور اگر جمنا اوسکا بہت سا ہی کہ ساتہہ
حرکت پانی کے نہین حرکت کرتا تو نہین جائز ہی اور اگر ہی جمنا اوسکا تہوڑا سا کہ حرکت
کرتا ہی تو جائز ہی مسئلہ ایک حوض ہی کہ جم گیا پانی اوسکا پس ایک جگہہ اوسمین
سوراخ ہو گیا پس گری نجاست اوسمین یا پیا پانی کتے نے اوس سوراخ سے
پھر وضو کیا ساتہہ اوس پانی کے کہ جو بچی سوراخ کے ہی کہا نصیر بیٹے یحیی اور
ابوبکر اسکاف نے کہ نجس ہوا پانی اور کہا عبداللہ بیٹے مبارک اور ابوحفص کبیر
بخاری نے کہ نہین نجس ہے اگر ہی پانی نیچے برف کے دہ درد ہ اگرچہ ہی پانی
ساتہہ برف کے ملا ہوا لیکن فتوی اوپر قول نصیر اور ابوبکر کے ہی اور اگر
ہی پانی جدا برف سے تو جائز ہی نزدیک سبکے پس وہ مثل حوض بہت والی کے
ہی اور اگر سوراخ ہوا برف مین اور بڑہا اوپر برف کے گتا اور پیا پانی اوس سوراخ

سے پس نجس ہوگا پانی سوراخکا نزدیک سب علماء کے اور نہ پاک ہوگا پانی جب تک
کہ نہ نکالا جاوے کل پانی سوراخ سے اور اگر وضو کیا سوراخ برف سے اور نہ گرا پانی مستعمل
وضو کا سوراخ سے بیچ پانی کے تو جائز ہی چھوٹا ہو سوراخ یا بڑا ہوا اور اگر گرے بیچ سوراخ
کے بکری یا اور کوئی جانور اور مر گیا اگر ہی پانی نیچے برف کے دہ در دہ تو نہیں
ناپاک ہوگا اور اگر ہی کم دہ در دہ سے تو ناپاک ہو جائیگا کل پانی حوض کا مسئلہ ایک
حوض کے نیچے سے یعنی تہ زمین اوسکے سات گز سی سات گز ہی اور دہانہ حوض کا اوپر ہی
دس گز سی دس گز ہی اور تہوڑا ہو گیا پانی اور رہ گیا سات گز سی سات گز پھر گری
بیچ اوسکے کوئی نجاست تو ناپاک ہوا اور اگر پھر بھرا پانی بیچ اوسکے یعنی پھر
دہ در دہ ہو گیا اسصورت میں وہ پانی نجس رہا اور کہا بعضوں نے کہ نہیں رہا نجس
مسئلہ ایک حوض بڑا ہی اور پڑی ہی اوسمیں نجاست اور پھر آیا اوسمیں پانی اور
بھر گیا اور نہ نکلی نجاست اوسکی کہا بعضی علماؤں نے کہ نجس رہا پانی اور کہا بعضوں
نے کہ نہیں نجس ہی اور موافق اسی کے حکم دیا اکثر علماء بخارا نے ذکر کیا ہی بیچ
ذخیرہ کے اور اگر داخل ہوتا ہی پانی ایکطرف سے اور نکلتا ہی دوسری طرف سے کہا ابوبکر
اعمش نے کہ نہیں پاک ہوگا جبتک کہ نہ نکلی وہ چیز کہ جو ہی بیچ اوسکے تین دفعہ اور کہا بعض
علماء نے کہ نہیں پاک ہے جبتک کہ نکلی وہ پانی کہ جو ہی بیچ حوض کے ایک مرتبہ اور کہا ابوجعفر
ہندوانی نے کہ پاک ہے اگرچہ نہ نکلی مثل اوس چیز کی کہ بیچ حوض کے ہی اور یہہ ہی اختیار
کیا صدر الشہید نے مسئلہ مثلاً ایک حوض چھوٹا چار گز سے چار گز ہو اور داخل ہوتا ہو پانی
بیچ اوسکی ایکطرف سے اور نکلتا ہو دوسری طرف سے اور وضو کیا ایک شخص نے
اگر پانی مستعمل وضو کا گرا بیچ اوسکی جائز ہی وضو اگرچہ ہی وہ حوض چار گز سے
چار گز یا کم اسواسطے کہ نہیں ٹھہرتا پانی مستعمل وضو کا بیچ اوسکے بلکہ بہیگا گرداوسکے اور
نکلتا جائیگا پس ہوا وہ پانی مثل پانی جاری کی اور اگر ہی حوض بڑا چار گز سی اور کم ہی دہ در دہ سے تو نہیں
جائز ہی اسواسطے کہ پانی مستعمل وضو کا بیچ اوسکے ٹھہریگا پس ہوگا پانی مثل پانی جاری

اور نہین درست ہوگا وضو ساتہہ اوسکے مگر اوس پانچہ سے کہ داخل ہوتا ہی اور خارج
ہوتا ہی درست ہی مسئلہ ایک حوضہ پانی کا پانچ گز سی پانچ گز ہو اور نکلتا ہی پانی اوس پانچہ
آنی زور سی کہ حرکت دیتا ہی پانی جو ہوئی دیکہو تو جائز ہی وضو ساتہہ اوسکی اور کہا قاضی امام الدین نے
کہ اندازہ کرنی پانچ گز سی پانچ گز کی کچہہ حاجت نہین ہی بلکہ نکالی پانی مستعمل کو بسبب زور اپنی کے
فی الفور تو جائز ہی اور اگر نہ نکالی ساتہہ زور کے تو نہین جائز ہی مسئلہ وضو کرنا ساتہہ برف کی
حوض مین جمع ہوگہلی ہوئی اسطرح پر کہ قطرہ وضو کے اعضاء وضو سی ٹپکین تو جائز ہی اور اگر قطرہ اعضاء
وضو سی نہ ٹپکین تو نہین جائز ہی بلکہ تیمم کری مسئلہ اگر ایک حوض کم سی دہ در دہ سی عرض اور طول
مین اور پاک ہی اوسمین پانی اور کہودی گئی اوس سے ایک نہر چہوٹی واسطے جاری کرنی پانی کے پس
جائز ہی اوس سے وضو اور پہر جمع ہوا یہہ پانی دوسری جگہہ اور کہودی اوس سے نہر اور جاری
ہوا اوس سی پانی پس وضو کیا اوس سے جائز ہوگا وضو بشرطیکہ جگہہ وضو کی
مین ہر ایک کے فاصلہ ہو اگرچہ تہوڑا ہی ہو ذکر کیا اوسکو بسبب محیط کی اور ذکر کیا ہی بسبب
نوادر معلی کے ابی معلی نے امام ابو یوسف سی کہ پانی حمام کا مثل پانی جاری کے ہی یعنی اگر لگی ہی بسبب
ہاتہہ غسل کرنیوالی کے نجاست تو نہین نجس ہوئی گا اور اختلاف کیا بسبب اسکے پچہلے
علمانی اور کہا بعضون نے مراد اس سے وہ وقت ہی کہ جاری ہوتا ہی پانی ٹونٹی سے طرف حوض
کی اور اوس سی جلو لیتی ہین ہی دریا اور کہا بعضون نے کہ پانی حمام کا مثل پانی جاری
کے ہی مطلقاً واسطی ضرورت کی جیسا کہ پانی حوض بڑے کا مثل جاری کی ہے
واسطی ضرورت کے مسئلہ جبوقت کہ ہاتہہ ڈالا جنبی نے بسبب پانی کے
واسطی نکالنے پیالے کے اور نہین ہی اوپر ہاتہہ اسکے نجاست حقیقی پس
ناپاک ہوگیا پانی نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور نزدیک امام محمد اور ابو یوسف
رحمہ اللہ کے پاک رہا اور یہہ اصح ہی اور اگر ڈالا ہاتہہ بسبب پانی کے کافر بالغ کے
نے نہین نجس ہونے کا جو نہ لگی ہو ہاتہہ اونکی کو نجاست حقیقی اور اگر ڈالا
ہاتہہ لڑکون نے بسبب پرتن کے بہتر ہی کہ نہ وضو کرین اور اگر کیا وضو تو درست ہے

مسئلہ حوض حمام کا جب ناپاک ہو پاک ہوگا جب کہ سب نکالا جاچکا پانی اور نکا اور اگر
ڈالا وضو کرنے والے نے اپنا ہیچ برتن پانی کے ساتھ نیت مسح کے یا موزہ اپنی ساتھ نیت
مسح کے جائز ہی سبکے نزدیک ورنہ ہوگا پانی مستعمل نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے
نزدیک مستعمل ہوجائیگا **فصل اونیسوین بیچ بیان مسح کرنی موزون** مسح
کرنا اوپر موزون کے درست ہی موجب حدیث شریف کے اوس حدث کی کہ بعد اوسکے
واجب ہوتا ہی وضو کرنا جسوقت کہ پہنا ہو دونو موزونکو اوپر طہارت پوری کے پس واسطے تیم
کے مسح ایکدات اور ایکدن کا ہی بعد واسطے مسافر کے مسح تین رات دن ہین اور ابتدا
اوسکی وقت ٹوٹنی وضو کی ہی اور نہین اعتبار کیا جاویگا وقت وضو اور وقت موزون
پہننے کا مسئلہ اگر دھوئی دونو پاؤن اور پہنا موزونکو اور پھر پورا کیا باقی وضو کو
پہلے حدث سی تو جائز ہی مسح دونو موزون پر نزدیک علما ہماری کے خلاف ہے
نزدیک شافعی کے واسطے کہ نزدیک علما ہماری کفایت کرتا ہی کہ پہنا ہو اون موزونکو اوپر
طہارت کامل کے پہلے حدث سی مسئلہ اور طہارت ناقص عذر والے کے مانند مستحاضہ
کے ہی اور مستحاضہ اوسکو کہتی ہین کہ حیض و نفاس کے سوا خون آوی اور مثل اسیکی جبکہ
پیشاب اور ہوا اونکسر جاری ہو مسئلہ جسوقت کہ وضو کیا اور پہنا موزونکو پہلی جاری
ہونے پیشاب یا نکسیر یا مثل اسکے حکم اوسکا مثل تندرستونکی ہی اور اگر پہنا موزونکو ساتھ طہارت
عذر کے یعنے بعد جاری ہونے پیشاب یا کسی اور عذر کے پس مسح کری بیچ وقت
نماز کے فقط نزدیک علما ہماری کے اور نزدیک امام زفر کے تمام کری مدت مسح
موزون کی اور نہین جایز ہی مسح واسطے اوس شخص کے کہ واجب ہی اوپر اوسکی غسل
اس حکم مین مرد اور عورت برابر ہین اور مسح کرے اوپر کے رخ موزون کے اونگلیون
کا تہ سی اور شروع کری مسح کو سر اونگلیون پاؤن سی طرف ٹخنونکی اور فرض ہی بیچ مسح
موزونکی بقدر تین اونگلیون ماہر کے اور اگر شروع کری مسح کو ٹخنی سی اور تمام کری اونگلیون تک
جایزی اور اگر مسح کیا موزونکی غرض پر تو بھی درست ہی لیکن ہے سب صورتین خلاف سنت کے ہین یہ طریق سنت کا ہی

اونگلیون کو اگے موزون کے اور جذار کھے ہتیلی کو اور کھینچے اون اونگلیون کو
پنڈلیون تک بارکھے اونگلیون کو ساتھہ ہتیلی کے اور کھینچے سبکو پنڈلیون
تک اور اگر مسح کیا ساتھہ اونگلیون کے اور خالی رکھا جڑاو اونگلیون کو اور ہتیلی
کو پس نہین جایز ہی مگر جسوقت کہ ٹپکتا ہو پانی اور مستحب ہے کہ مسح کری اندر کے
رخ ہاتھہ کے سے اور اگر کیا اوپر کے رخ سے تو بہی درست ہی اور اگر مسح کیا نیچے
کے رخ موزون کے پیچھے ٹخنون کے باطرف دونو پہلو پاؤن کے پس نہین
جایز ہی اور ذکر کیا ہی بیہقی کتاب محیط کے کہ اگر وضو کیا اور مسح کیا
ساتھہ تری کے کہ باقی رہی ہے اوپر ہاتھونکے بعد دہونی کے تو بہی جایز ہی
اور اگر مسح کیا سر اپنے کو اور پھر مسح کیا موزون کو ساتھہ تری باقی کے
تو نہین درست ہی اور اگر نہ مسح کیا موزون کو اور چلا بیچ گھانس تر کے
یا بیچ بارش کے اور تر ہوگئی موزے اگرچہ ثبت نکرے تو بہی درست ہی
اور کہا بعضون نے کہ نہین درست ہی اسواسطی کہ خلیفہ ہی تیمم کا مسئلہ
جس شخص نے شروع کیا مسح کو اوس وقت مین کہ مقیم تہا پھر مسافر ہوا پہلی تمام
ہونے ایک رات دن کے صحیح ہی تمام کرنا تین رات دن کا اور جس شخص نے
شروع کیا مسح کو اور وہ مسافر تہا اور پھر مقیم ہوا اگر پورا ہوا اوسکا
ایک رات دن یا زیادہ تو اوتاری اون دونو موزون کو اور دہووے
دونو پاؤن کو اگر ہووے مسح کم ایک رات دن سی تو پورا کرے ایک رات
دن تک مسئلہ جس شخص نے کہ پہنا جرموق کو اوپر موزون کے پہلے مسح
کرلے موزون کے واسطے حفاظت موزون کے اور جرموق ایک نام
موزون کا ہی اور وہ باریک ہوتا ہی پس مسح کری اوپر جرموق کے اور
اگر حدث ہوا بعد پہنی موزون کے پہلے پہنی جرموق کے اور مسح کیا اوپر موزون
یا مسح کیا اور پھر پہنا جرموق کو پس نہ مسح کرے اوپر جرموق کے اور اگر

اوتار ایک جرموق کو بعد مسح کے چاہیئے کہ اوتاری دوسرے جرموق کو بھی اور
مسح کرے اوپر موزونکی مسئلہ نہیں جائز ہی مسح کرنا اوپر جرموقون ہی ہوتے
کے اگرچہ ثابت ہون موزے اوسیطرح نہیں جائز ہی مسح کرنا اوپر موزونکی
کہ پہٹا ہوا ہی بقدر تین اونگلیون چھوٹے پاؤن کے عرض اور طول مین اور اگر
کم پہٹا ہی موزہ تین اونگلیون سے تو جائز ہی مسح اوپر اوسکے اور اگر پہٹا ہی ایک موزہ
بقدر دو اونگلیون کے اور پہٹا ہی موزہ دوسرا بقدر ایک اونگلی کے یا دو اونگلی
کے تو جائز ہی مسح کرنا اور اگر پہٹا ہوا ہی ایک موزہ کئی جگہہ سی کہ اگر جمع کرین پہٹے
ہوئے اوسکے کو تو ہووے بقدر تین اونگلیون کے تو نہین جائز ہی مسح اوپر اوسکی
اور اگر دکہلائی دیوی انگوٹہا بقدر تین اونگلیون خورد کے تو جائز ہی اسواسطے کہ
جسوقت کہ ہو موزہ پہٹا ہوا قریب اونگلیون کے تو اعتبار ہی دکہلائی دینے
اونگلیون کا اور اگر ہی اور جگہہ تو اعتبار ہی اندازہ اونگلیونکا اور اگر پہٹا ہی موزہ
زیادہ تین اونگلیون سی اور دکہلائی دیتا ہی کم تین اونگلیون سی تو جائز ہی
مسح کرنا اور اگر پہٹی ہے سیون موزہ کی اور نہین دکہلائی دیتا کوئی چیز پاؤن سے
تو بہی جائز ہی اور اگر پہٹا ہی موزہ اسطرح پر کہ وقت کہڑے رہنی کے دکہلائی
دیتا ہی بقدر تین اونگلیون کے اور نہین دکہلائی دیتا وقت چلنی کے تو جائز ہی
مسح اوسپر اور اگر دکہلائی دیتا ہی وقت چلنے کے اور نہین دکہلائی دیتا
بقدر تین اونگلیون کے وقت کہڑی رہنے کے تو نہین جائز ہی مسح اسیطرح ذکر کیا
ہیمیچ کتاب محیط کے اور اگر پہٹا ہی موزہ اوپر سخنے کے تو کچہہ مضائقہ نہین
مسئلہ ایک شخص پہنے ہوئے ہی موزہ گہٹنے تک اور کہینچا اوسنی پاؤن
موزہ سی اگر نکلا ہی پاؤن اوسکا موزہ سی مقام پنڈلی تک پس جاتا رہا مسح
اوسکا اور اگر باہر آیا پاؤن اوسکا تہوڑا سا مقام اپنے سے تو روایت کیا
گیا ہی ابو حنیفہ سے کہ اگر نکلی ہی ایڑی اوسکی زیادہ آدہی سی تو جاتا رہا مسح

اوسکا اور بیسیج بعضی روایت کی ہی کہ اگر نکلی ہی ایڑی اوسکے استقدر کہ جرح کرتی ہی بیسیج
جایز ہے تو جانا رہا مسح اور بعضی روایات مین ہی امام محمد سے کہ معتبر یہہ ہی کہ اگر پانی تر
یا دن بیسیج جگہہ قرار کرنے قدم کے تمدین بمقدار کے سوای اوسکیلون کے تو ہی نہین
جاتا مسح اوسکا اور ساتھہ اسکی فتوی دیا ہی بعضی علمارنی اور بیسیج کذا فی صلوۃ ابی
عبداللہ بغرانی کے ہی کہ ایک شخص نے مسح کیا اوپر موزون کے پھر داخل ہوا پانی بیسیج
موزہ کے اگر تر ہوا ساراپاؤن بیس تو ٹوٹ گیا مسح اوسکا مسئلہ ایک شخص نے ایڑی
نکالی موزہ سے مگر اگلی جانب قدم کے اپنی جگہہ پر ہی اوسکو جایز ہی کہ مسح کرے جب تک کہ نہین
نکالی انگلی طرف قدم کی موزہ سے اور ذکر کیا بیسیج فتاوی کی کہ اگر ہی صدر قدم کا بیسیج جگہہ اپنی کے
اور ایڑی باہر نکلتی ہی اور اندر جاتی ہی تو نہین جاتا مسح اوسکا اور اگر ہی موزہ ڈھیلا اوسکا
حسوقت کہ اوٹھاتا ہی قدم کو تو باہر آتی ہی ایڑی اوسکی اور جسوقت کہ رکھتا ہی قدم کو تو اندر جاتی
ہی ایڑی بیسیج جگہہ اپنی کے تو ہی نہین جاتا مسح اوسکا مسئلہ اور مدوت امام محمد سے ہی کہ کسیا
ہوا ہی اندر موزہ کی کپڑا یا اور کچھہ اور پہٹا ہی جبرا موزہ کا اوپر بمقدار تین انگلیون کی اور اسکے
اوسکا نہین پہٹا تو باقی ہی مسح اوسکا مسئلہ نہین جایز ہی مسح اوپر عمامہ اور ٹوپی کی بدلی سر کے
اور اوپر برقع کے بدلی موزہ کی اور اوپر دستانون کے بدلی ہاتھون کے مگر جایز ہی مسح اوپر پٹی کے
کہ باندھا ہی اوسکو بی وضو نے بسبب ہونے زخم کے پھر اگر گری پٹی نہ سی بغیر ایجی ہونے کے تو ہی
باقی رہا مسح اوسکا اور اگر گری پٹی بسبب ایجی ہونی زخم کے تو جاتا رہا مسح اوسکا اور مسح
کرنا اوپر پٹی کے کئی طرح سی ہی ایک یہہ کہ اگر نہین نقصان کرتا دھونا نیچی پٹی کے تو دھووے
اوسکو نزدیک سکے اور اگر نقصان کرتا ہی سر دپانی اور نہین نقصان کرتا ہی گرم پانی دھووے
ساتھہ گرم پانی کے اور اگر نقصان کرتا ہی گرم پانی سے بھی دھونا زخم کو اور نہین نقصان کرتا مسح اوپر زخم
کے اندر نہ مسح کرے اوپر پٹی کے یہہ ترجیح قاضی خان کا ہی اور مسح بنیون پر جب جایز ہی کہ زخم پر
ہو سکی یعنی ضرر کرے پانی زخم کو اور اگر زخم پر نقصان نکرے تو نہین جایز ہی اور کہا بعض الدین نے
نہ ہی کہ یاد رکھے اس مسئلہ کو اسواسطے کہ غافل ہین اس مسئلہ سے اکثر لوگ اور اگر

ترک کیا مسح کو اوپر پٹی کے اور نہیں نقصان کرتا ہے مسح اوپر پٹی کے نزدیک ابو حنیفہ
کے اور نہیں جائز ہی نزدیک امام محمد کے اور امام ابی یوسف کی اور شرط ہی مسح کرنا اوپر پٹی
کے نزدیک بعضوں کے اور کہا بعضوں نے کہ جسوقت مسح کیا اوپر پٹی کے زیادہ آدہی سے
تو جائز ہی اور اگر آدہی پر یا کم آدہی سے مسح کیا تو نہیں جائز ہی اور کفایت کرتا ہی مسح کرنا
مرتبہ اور یہہی صحیح ہی اور اگر باندہی ہوئی پٹی اوپر عضو زخم کے اور نہیں ہی بیچ تمام پٹی
کے زخم تو جائز ہی مسح واسطے تابع داری زخم کے اور اگر کٹا ہوا ہی ایک پاؤن شخص سے
یا کم ٹخنی سے پس فرض ہی دہونا جگہہ کٹی ہوئی کا پہر اگر دہویا جگہہ کٹی ہوئی کو اور پہر پہنچی موزے
پس جاتا چاہئی کہ اگر ہی کٹا ہوا اسقدر کہ باقی ہی ٹکڑا عضو کا بمقدار تین انگلیوں کے ظاہر قدم سے
یعنے آدہا قدم کٹا ہی اور آدہا قدم باقی ہی تو اس صورت میں درست ہی مسح اوپر موزے کے
اور اگر باقی ہے قدم کم تین انگلیوں سے تو نہیں جائز ہی مسح اوپر اوسکے
بلکہ فرض ہے دہونا دونو پاؤن کا اسواسطے کہ فرض ہی دہونا کٹے ہوئی کا
اور اگر ہیں کٹی ہوئیں انگلیاں پاؤن کی اور مسح کیا موزہ پر اوس جگہہ
کہ ہے باقی پاؤن بمقدار تین انگشت یا زیادہ کے تو جائز ہی اور اگر مسح
کیا اوس جگہہ پر کہ نہیں ہی پاؤن اوس جگہہ بیچ موزہ کے تو نہیں
درست ہوا مسح اوسکا اور اسیطرح اگر ہی موزہ بیچ پاؤن ایک
شخص کے ڈہیلا اور مسح کیا اوسنی اوپر اوس جگہہ کے کہ
ہے پاؤن بیچ اوس جگہہ کے تو جائز ہی اور اگر نہیں ہے
پاؤن بیچ اوس جگہہ کے تو نہیں درست ہی ؛

مسئلہ

ایک شخص نے وضو کیا اور مسح کیا اوپر پٹی کے اور پہنی موزے

اور پھر حدث کیا پہلی اچھی ہوئے زخم سے پھر وضو کیا اور مسح کیا اوپر پٹی اور موزون کے اور پھر حدث کیا بعد اچھے ہوئے زخم کے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ مسح کرے اوپر موزون کے اسواسطے کہ پہنا موزے کو اوپر طہارت ناقص کے ذکر کیا ہی اس مسئلہ کو بیچ شرح اسفجابی کے اور اگر پہن چکے ہوئے پاؤن اور لگائی کوئی دوائی یا مرہم تو گذاری یا بکواد ہر دوائی کے اور مرہم کے اور نہین کفایت کرتا ہی مسح اور اگر پہنے ہوئی ہین دو موزہ یا ایک بات اور عاجز ہی وضو کرنی سے پس مدد چاہی غیر سے کہ وضو کرواوے اور اگر نہ مدد چاہی اور تیمم کیا تو جائز ہی نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور خلاف ہی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے اور اگر نہ میسر آوی وضو کروانی والا تو جائز ہی تیمم سکے نزدیک اور اگر مسح کیا اوپر جرابون کے تو نہین جائز ہی مسح نزدیک ابو حنیفہ کے جبتک کہ نہ ہوون مجلدین یا منعلین اور مجلد اوسکو کہتے ہین کہ ہووے چمڑا لگا ہوا نیچے کے رخ جرابون کے اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے کہ جائز ہی مسح جبوقت کہ ہون جرابین ثخینین کہ نہ اثر کرتا ہو پانی بیچ اوسکے اور اوپر اسیکے فتوی ہی اور بیچ کتاب ذخیرہ کے کہا گیا ہی کہ رجوع کی ابو حنیفہ نے طرف قول امام محمد اور امام یوسف کے بیچ اخیر عمر اپنی کے اور ثخینین اوسکو کہتے ہین کہ سخت ہون جرابین ایسی کہ کھڑی رہین بغیر باندہے کے پنڈلیون پر اور نہ اثر کرتا ہو پانی بیچ اوسکے اور جائز ہی مسح اوپر اون جرابون کے کہ بنائی گئی ہون ساتھہ بندون ترکیہ کے فصل بیسوین بیچ بیان توٹنی وضو کے توڑتی ہی وہ چیز وضو کو جو نکلے آگے اور پیچھے سے اور اگر نکلا ذکر مرد یا فرج عورت سی ہوا بدبو صحیح یہہ ہی کہ نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اسیطرح ذکر کیا ہی بیچ محیط کے اور اگر نکلی ریح مفضات سی تو واجب ہے اوسپر وضو اور مفضات اوس عورت کو کہتے ہین کہ راہ قبل اور دبر اوسکی ایک ہو گئی ہو اور ذکر کیا بیچ جامع قاضی خان کے کہ مستحب ہے وضو کرنا اوسکو

مسئلہ اور اگر نکلی کیڑا یا کنکری راہ قبل یا دبر سی تو واجب ہی اوسپر وضو کرنا اور
اگر نکلے کیڑا مونہہ یا کان یا ناک یا کسی زخم سے تو نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اور مستحب ہے
کہ وضو کرے اور اگر حقنہ کیا اور ملی حقنہ کی خشک نکلی تو باقی ہی وضو اوسکا اور مستحب
ہی کہ وضو کرے اور اگر ڈالا گیا تیل بیچ سوراخ ذکر کے اور پھر نکالا تیل اوس سے
تو نہین ٹوٹا وضو اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کے اور ٹوٹ گیا وضو اوسکا نزدیک
امام محمد کے اور امام یوسف کے اور اگر ڈالا تیل بیچ کان کے اور نکلا وہ
تیل پیچھے ایک دن کے ناک سی تو باقی ہی وضو اوسکا اور اگر نکلا وہ تیل مونہہ
کی طرف سے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر ڈالا پانی بیچ کان کے وقت
نہانے کے پھر نکلا وہ پانی ناک کی طرف سی پس باقی رہا وضو اوسکا مسئلہ
اگر رہے روئی بیچ سوراخ ذکر کے بخوف نکلنے قطرہ پیشاب کے پھر نہ نکلا
قطرہ بسبب رہنے قطنہ یعنی روئی کے پس باقی رہا وضو اوسکا جبتک کہ نہ ظاہر
ہو قطرہ اوپر قطنہ کے اور اگر غایب ہوا قطنہ بیچ ذکر کے اور بعد اوسکے باہر آیا
تر ہو کر تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر تر ہو کر نہ آیا تو باقی ہی وضو اوسکا اور اگر
روئی قطنہ کی اندر کیطرف سی تر ہی اور باہر کیطرف سی خشک تو نہین ٹوٹتی
وضو کو اور یہہ ہی حکم ہی واسطے کرسف کے اور کرسف اوسکو کہتے ہین کہ
عورتین حیض والی تہوڑا سا کپڑا یا گودڑ لپیٹ کر بیچ فرج داخل کے رکہہ کر اوپر
اوسکے گدی رکہتین ہین واسطے احتیاط کے اور فرج داخل سوراخ فرج کو کہتے
ہین اور فرج خارج شگاف فرج کو کہتے ہین پس اگر گدی کرسف فرج داخل سے
یا گرے گدی فرج خارج سی اگر تری ہی گدی تو ناقض ہوا وضو اوسکا اور اگر خشک
ہی تو باقی ہی وضو پس مختصر یون ہی کہ اگر کرسف سی تری باہر آوے فرج خارج
تک تو ناقض ہوگا وضو اور اگر باہر نہین آیا تو وضو کو نقصان نہین ہی اور گدی کہ اوپر
فرج خارج کے رکہی جاتی ہی اوسپر اگر تہوڑی سی بہی تری آوی گی تو توڑیگی

وضو کو بسبب اسکے کہ فرج خارج جسم باہر کا ہی اور فرج داخل جسم اندر کا ہی جب کہ تری باہر جسم
کے آویگی تو توڑیگی وضو کو لیکن جو شی سوائے پیشاب اور پاخانہ کی جگہہ سے باہر آویگی
اوسمین ہماری علما حنیفہ کے نزدیک تفصیل ہے جیسا کہ قی اور خون اور مثل اسکی اس اگر
ہوتی موہنہ بھر کے خواہ کھانا ہو خواہ پانی خواہ پت وضو توٹ جائیگا اور بلغم خواہ پت
سے آوی خواہ دماغ سے وضو نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اور ابو یوسف
کے نزدیک اگر پت سے آوی تو وضو جاتا رہتا ہی اور دماغ سے آوی تو نہین جاتا
اور اگر خون تہوکا اور ہی ریق اور آیا ہی دماغ سے تو وضو جاتا رہا اور اگر جما ہوا ہی تو نہین
گیا بالاتفاق اور اگر صفرا کیا خون نے بیٹ سے اوڈہر کھلا اگر جما ہوا ہی نہین ٹوٹتی کا وضو جب تک کہ موہنہ بھر کر نہ آوی اور اگر ہی ریق پس نزدیک ابو حنیفہ کے
توڑیگا وضو کو اگرچہ نہو موہنہ بھر کے اور نزدیک امام محمد کے جب تک نہ ہو موہنہ بھر کے
نہین توڑتا وضو کو **مسئلہ** اگر قی کیا کھانا تہوڑا تہوڑا بیسیم ایک جگہہ کے تو جمع کیجائیگی
وہ قی بقدر موہنہ بھرنی کے تو نزدیک ابی یوسف کی حکم کریگے ساتہہ توٹنی وضو کے
اور کہا امام محمد نے کہ اگر جی متلایا اور نہ تھی متلی تو جمع کی جائیگی قی موہنہ بھر کے اگرچہ
کئی جگہہ کی ہووے اور حکم کیا جاویگا ساتہہ توٹنی وضو کے خلاصہ یہہ ہی کہ نزدیک امام
یوسف کے اتحاد مجلس شرط ہی اور نزدیک امام محمد کے اتحاد سبب شرط ہی اتحاد مجلس
اوسکو کہتے ہین کہ بیسیم ایک جگہہ کے قی کی ہووے اگرچہ متلیان کئی ہون اور اتحاد
سبب اوسکو کہتی ہین کہ متلی نہ تھی اگرچہ قی کئی جگہہ کی ہو **مسئلہ** اگر نکلا خون یا پیپ
یا زرد آب بدن سے اور بہا مقام زخم سے تو ناقص کرتا ہی وضو کو اور اگر ہی خون
وغیرہ آدیر مقام زخم کے اور نہ بہا مقام زخم سے تو نہین توڑتا وضو کو جیسے کہ ٹوٹتا
ایک آنکہ اور بہا اوس سے یا نی یا پیپ یا خون اگر بہا وہ مقام زخم سے ناقص ہوا وضو اور
نہین بہا تو کچھہ نقصان نہین اور حد بہنے کی یہہ ہی کہ ڈلکی جگہہ اپنی سے اور اگر نہ ڈلکا مقام
زخم اپنی سے تو اوسکا حکم بہنے کا نہین ہی اور کہا بعضے علما نے کہ اگر ڈلکا خون جگہہ اپنی سے

اور پہنچا اوس جگہہ پر کہ واجب ہی دہونا اوسکا پیچہ وضو یا غسل کے تو ناقض ہوا وضو اور
اگر خون دماغ سی بہا طرف کان یا ناک کے اگر پہنچا اوس جگہہ کہ واجب ہی دہونا اوسکا
اور اگر نہ پہنچا دہونی کی جگہہ تو نہین ناقض ہوا وضو اوسکا اور اگر پونچہا خون سر زخم
سے سایہ روئی کے پہر نکلا پہر پونچہا یا ڈالی خاک اگر ہی خون ایسا کہ اگر نہ پونچہتی
تو بہہ جاتا جگہہ سے پس ناقض ہوا وضو اوسکا اور اگر اسقدر ہو کہ اگر نہ پونچہین تو بہہ
نہ بہی تو رہا وضو اوسکا اور اگر تہوک کا اور تہوک مین خون ملا ہوا ہی اگر غالب
ہی تہوک اوپر خون کے تو باقی ہی وضو اور اگر غالب ہی خون اوپر تہوک کے
تو واجب ہی اوپر اوسکے وضو کرنا اور اگر خون اور تہوک دونو برابر ہین تو بہی چاہئے
کہ وضو کری واسطی احتیاط کے **مسئلہ** اگر چہل گیا ہو بدن اور دیکہا اوپر اوسکے
اثر خون کا تو نہین واجب ہی اوپر اوسکے وضو اور کہا بعضے علما نی کہ رکہی اونگلی
یا آستین اوپر خون کی جگہہ کے اگر اثر ہو خون کا اوپر آستین یا اونگلی کے تو جاتا رہا
وضو اوسکا **مسئلہ** روایت ہی امام محمد سی کہ اگر ہی آدمی بوڑہا اور دکہتی ہین آنکہین
اوسکی اور نکلتا ہی آنکہون اوسکی سے چیپڑ بشکل بیپ کی پس چاہئی اوسکو کہ وضو کری
واسطی ہر نماز کی **مسئلہ** جو شخص کہ ایسا زخم رکہتا ہو کہ نہ اچہا ہوی مثل ناسور کے یا دست
جاری ہون یا بادسرتی ہو یا سلسل البول ہو یا عورت کو استحاضہ ہو تو ایسی عارضہ والون
کو چاہئی کہ ہر وقت واسطی نماز کے وضو کیا کرین اور پڑہین اوس وضو سے فرض
اور نفل جب تک کہ باقی رہی وقت اور جب وقت نماز کا گیا تو وضو بہی ساقط
ہوا اور اگر وضو کیا ایک عورت مستحاضہ نے بعد طلوع ہونی آفتاب کے
تو باقی رہا وضو اوسکا جب تک کہ نہ تمام ہووے وقت ظہر کا
خلاف ہی نزدیک ابی یوسف اور زفر کے لیکن ضرور ہی کہ باندہی رکہی
لیٹری کو واسطی کمتی کرنی نجاست کی اور اگر پہنچی نجاست اوپر کپڑی کے زیادہ
درہم سی پس لازم آیا اوسکو دہونا جب جاتی کہ نہ لگی کچہ نجاست

دوبارہ اور اگر جانتا ہی کہ وہ کیڑا پھر جس ہوگا تو نہ دہووی اور یہہ ہی قول اصح ہے
اور صاحب عذر نہی جسوقت کہ وہ کا خون کو ساتھہ علاج کے تو وہ صاحب عذر رہا
جیسی کہ فصد والا مسئلہ اور اگر حیض والی عورت نی گدی رکھہ کر خون کو روکا
تو وہ صاحب عذر ہی لازم ہے اوسکو نہ کبھی روزہ اور نہ پڑہی نماز مسئلہ
اگر ایک شخص کے اوپر بدن کی دانہ چیچک کے ہین اور بعضی دانون سے
پانی جاری تہا جب کہ وضو کیا اوسنی پھر بعضے اون دانونسی جاری ہوا نی
کہ پہلی اونہون سے نہین جاری تہا تو اس صورت مین ٹوٹ گیا وضو اوسکا مسئلہ
پس اگر جاری ہو خون نکسیر کا ایک نتھنہ سے اور بند نہین ہوتا اب اوسنی
بضرورت نماز کے وضو کیا پھر جاری ہوا دوسرے نتھنہ سی خون ٹوٹ گیا
وضو اوسکا مسئلہ ایک شخص کے تین ایک عذر ہی مثلاً جاری ہے
خون ایک مقام سی پھر تھم گیا اور اوسنی وضو کیا واسطی اور حدث کے کہ جسمین
کوئی عذر نتہا اور پھر جاری ہوا خون اوس عذر پہلی سے پس لازم آیا اوسپر
وضو کرنا اور جسوقت کہ تہم جاوے خون پھر ایک وقت ساری نماز کے پھر آیا
وہ خون اوسکو تو نہین رہا صاحب عذر اور جسوقت نکلا خون ناک سے ایک لخت
جما ہوا خون کا پس نہین ساقط ہوگیا وضو اوسکا اور اگر آیا قطرہ پتلی خون کا تو
ٹوٹ جائیگا مسئلہ اگر ایک چڑی نے چوسا کبھی عضو کو اور پھر گئے
خون سی وہ چڑے اگر ہی وہ بڑے چڑے تو ٹوٹ گیا وضو اگر
ہے چھوٹی چڑے نہین ساقط ہوا مسئلہ ایک جونک لگا ئے
گئے اوپر عضو کے اور اتنی بھری خون سے کہ گمان کامل ہو کہ جب
چھٹائی جائیگی وہ جونک تو ہارے ہوگا خون عضو سی تو اس صورت
مین ٹوٹ جائیگا وضو مسئلہ اور بکہی اور پھر جسوقت کہ چوسے خون اور
پھر جاوی تو نہیں ٹوٹتا وضو اور خون اور نے اسقدر کہ نہین توڑتی وضو کو

پس نہیں ہی بجس اور نہیں منع کرتی نماز کو گلنی کپڑے سی اگرچہ بہت ہو مسئلہ اگر
سویا ایک شخص اور پہلو کے یا تکیہ یا گھٹنہ لگا کر یا کسی اور چیز پر کہ نکال لیتی اوسکی سے
گر پڑے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا مسئلہ اگر سویا بیچ نماز کے کھڑا یا بیٹھا
یا سجدہ میں یا رکوع میں پس نہیں ہی اوسپر کہ وضو کرے مسئلہ اگر سویا باہر
نماز کے اور پڑھے سجدہ کرے تو بیچ اوسکے اختلاف علماء کا ہی یعنی بیچ
ظاہر مذہب کے یہہ ہی کہ ٹوٹ گیا وضو اور اگر سویا بیٹھہ کر تو نہیں ٹوٹتا وضو
اوسکا ذکر کیا اوسکو امام محمد نے بیچ کتاب صلوٰۃ کے لیکن صحیح یہہ ہی
کہ جاتا رہا وضو اوسکا اور اگر بیٹھے ایڑیوں پر اور سرین ہا اور جدا کرے پیٹ کو
رانوں سے تو وضو نہیں جاتا مسئلہ اگر سویا اسطرح پر کہ بیٹھا چوتڑ پر اور کھڑی
کیے دونو گھٹنے اور ڈالا ایک کپڑا بیچ کمر کے اور لپیٹا دونو لیونکو اوس میں تو
بھی نہیں ساقط ہوویگا وضو اور اگر بیٹھا اسطرح اور کھا کر کولہو پر دونو گھٹنوں کے تو بھی نہیں
جائیگا وضو اور اگر سویا چار زانو تو نہیں ٹوٹتا وضو اور اگر سویا اور چوتڑ رکھے زمین
پر اور دونو پانوں نکالدے ایکطرف تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا مسئلہ اگر گر پڑا سونے
والا اور جاگ اوٹھا پہلے گرنے زمین کے تو نہیں ٹوٹتا وضو اوسکا اور اگر جاگا پیچھے
گرنے کے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا مسئلہ اگر ایک شخص اوپر پشت ننگی جانور کے
سوار ہی اور سوتا چلا جاتا ہی اگر چڑھاؤ زمین پر یا ہموار زمین پر جاتا ہی تو تو وضو اوسکا
قایم ہی اور اگر اوتار زمین پر جاتا ہی تو وضو ٹوٹ گیا اور جو پالان وغیرہ کیا ہوا ہی تو بیشتر
صورتوں میں وضو نہیں گیا مسئلہ اگر ایک شخص بیہوش یا مجنون یا نشہ سے مست ہوا
پس ساقط ہوا وضو اوسکا اگرچہ تھوڑی دیر رہی اور تعریف نشہ کی یہہ ہی کہ نہ
پہچانی مرد کو عورت سی اور آسمان کو زمین سے اور کہا بیچ محیط کی کہ جسوقت
فرق ہووے بیچ چلنے اوسکے کے پس وہ نشہ میں ہی مسئلہ ٹوٹتا ہی قہقہہ
نماز اور وضو کو بیچ نماز رکوع اور سجود والی کے خواہ جانکر ہو خواہ از خود ہو مسئلہ

اور اگر ہی جو کر اور پانوں کی اور نہ بیٹھا اسطرح اور نہ لیٹا

اگر قہقہہ مارا بیچ نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ سہو کے تو نہیں ٹوٹتا وضو
مسئلہ اگر سویا بیچ نماز کے اور قہقہہ مارا پس ٹوٹ گئی نماز اور قائم رہا وضو اور اگر
بہذیان کیا ہی بیچ کتاب اصل کے اور کہا ہی بیچ محیط کے کہ ٹوٹ گئی نماز اور وضو اور اسکو اختیار
کیا علماء متاخرین نے اور قہقہہ مارنا لڑکے کا بیچ نماز مطلق کے نہیں توڑتا وضو کو مسئلہ
اور ضحک توڑتا ہی نماز کو اور نہیں توڑتا وضو کو اور تبسم نہیں توڑتا وضو کو مسئلہ اور ضحک
توڑتا ہی نماز کو اور نہیں توڑتا وضو کو اور تبسم نہیں توڑتا وضو اور نہ نماز کو اور قہقہہ اوسکو
کہتے ہین کہ ظاہر ہو اوس سے قاف اور ہی اور سماعت کری اوسکر آپ اور پاس والا اور
کہا بعض نے کہ جسوقت ظاہر ہوون کچلیان دانت کی اور بند ہو جای پڑھنی سے اور تبسم اوسکو
کہتے ہین کہ نہ سنای دیوی آواز اپنی تئین نہ اور دوسری کو اور ضحک اوسکو کہتی ہین
کہ سنای دیوی اپنی تئین اور نہ سنای دیوی دوسری کو مسئلہ مباشرت فاحشہ
توڑتی ہی وضو کو نزدیک ابو حنیفہ کے اور ابو یوسف کی اور خلاف ہی امام محمد کی اور
مباشرت فاحشہ اوسکو کہتی ہین کہ عورت اور مرد برہنہ آپسین لپٹین اور شرمگاہین دونو
کی ملائین اگرچہ کچھہ نہ نکلی مسئلہ جھوٹے ذکر سے اور مساس کرنی عورت سی اور کہانی
چیز بکائی ہوئی آگ کی سی نہین ٹوٹتا وضو نزدیک علماء بارکی اور خلاف ہی شافعی کے
مسئلہ اگر حجامت بنوائی یا ناخن کتروائی بعد وضو کے تو نہین واجب ہے دوبارہ کرنا
وضو کا اور نہ واجب ہے اوس جگہہ کا دھونا مسئلہ اور جس شخص کو یقین غالب ہو کہ
وضو ہی اور شک ہو کہ وضو نہین ہی پس نہ وضو کری اور اگر شک ہو بیچ وضو کے
پس چاہئی کہ وضو کری اور شک اوسکو کہتی ہین کہ دونو جانب برابر ہوون بیچ عدم
اور وجود کی اور جس شخص کو شک ہو درمیان وضو کے خشک رہنی بدن کا پس چاہئے
کہ دھووی اوس بدن کو اور جس شخص کو شک ہو بعد تمام ہونی وضو کے پس نہ دھووی
اوسکو جبتک کہ نہ یقین ہو **فصل اکیسوین بیچ بیان احکام نجاست کے**
نجاست اور دو قسم کے ہی ایک نجاست غلیظہ اور دوسرے نجاست خفیفہ پس نجاست غلیظہ

مثل پیشاب اور پخانہ اور خون اور شراب اور کتا اور گوشت پوست اور کل اجزا خنزیر یعنی سور کے اور گوشت حرام جانورونکا جب تک کہ نہ ذبح کئی جاوین سات بسم اللہ کے اور اگر ذبح کیا ہو ساتھہ بسم اللہ کے تو اس صورت مین اوپر گوشت اور پوست اونکی کے نماز جایز ہوگی خواہ دباغت کی گئی ہون یا نہ ہون مگر سور جو ذبح کیا جاوی ساتھہ بسم اللہ کی تو بھی نہین پاک ہوگا اور اگر زندا پوست سور کو یعنی دباغت کیا پس ظاہر روایت علماء ہماری سے یہہ ہی کہ اب بھی پاک نہین ہوا اور اوپر اسکی ہین عام مشائخ لیکن بروایت ابی یوسف مسی ہی کہ پاک ہوگئی کہال اوسکی دباغت سی اور جایز ہی بیچنا اوسکا مسئلہ اور گوبر اور لید گھوڑیکی داخل ہے بیچ نجاست غلیظہ کے نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی نجاست خفیفہ ہی اور بیچ غنیۃ الفقہا کے لکھا ہی کہ پیشاب گدہی کا اور چرکین مرغی اور بط کی نجاست غلیظہ ہی مسئلہ نجاست خفیفہ مانند پیشاب اوس جانور کی ہی کہ حلال ہی گوشت اوسکا اور بیٹھہ اوس جانور اور ڑنے والی کی کہ حرام ہے گوشت اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کے اور یہہ ہے روایت فقیہہ ابو جعفر ہندوانی کی اور کہا امام محمد نے یہہ دونو پاک ہین ۵

مسئلہ

اور پیشاب بلی کا بیچ ظاہر مذہب کے نجاست غلیظہ سے ہے اور چرکین یعنے بیٹھہ اون جانورون اور ڑنے والون کی کہ حلال ہے گوشت اونکا سوای مرغی و بط کے پاک ہی نزدیک علما ہماری کے مثل کبوتر اور چڑیا اور مثل ان جانورون کے اور بیٹھہ ان جانورون کی اگر پڑی ہی بیچ پانی کے تو نہین ناپاک کرتی پانی کو اسیطرح مینگنی چوہے کی اگر گرے بیچ تیل یا گھی کے تو نہین ناپاک کرتی اگر ہووے تھوڑی سے واسطے آسانی خلق کے

اور اگر انڈا مرغی کے پیٹ سے نکلتے ہی گرا بیچ پانی یا شوربہ کے تو نہیں ناپاک کرتا
اور اسیطرح بچہ بکری کا اور کہیں جسکو پوستی کہتی ہیں اگر نکلے بکری مری ہوئی سے
اور گری پانی میں تو وہ ناپاک نہیں کرتے **مسئلہ** اور پانی مستعمل وضو اور غسل کا
نجاست خفیفہ ہی اور نزدیک امام محمد کے پاک ہی لیکن اور کو پاک نہیں کرتا اور فتوی
اوپر قول امام محمد کے ہی اور پانی مستعمل اوسکو کہتے ہیں کہ جسنے حدث کو دور کری یا ساتھہ
ارادہ عبادت کے استعمال اوسکا کیا ہو **مسئلہ** اگر عورت نی دھویا دیگچہ یا پیالہ یا بات
واسطے چھانی مٹی میل یا آٹہ کے تو وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا بلکہ وہ پاک ہے اور پاک
کرتا ہی **مسئلہ** تمام پوست یعنی کھالیں جانورونکی جو دباغت کی گئی ہو تو جائز ہی نماز
ساتھہ اونکی سچھا کرہوا اوڑھہ کر اور چمڑے اونکی سے بنانا ڈول اور مشک وغیرہ کا
ہی درست ہی مگر پوست سور کا بسبب نجاست کے اور پوست آدمی کا بسبب بزرگی کے
اور ذکر کیا اسبجابی نے بیچ شرح اپنی کے کہ جو جانور کہ ذبح کیا جاوی ساتھہ بسم اللہ
کے پاک ہوگی جلد اوسکی اور چربی اور کل اجزا اوسکے سوای خنزیر کے خواہ وہ جانور
حلال ہو خواہ حرام ہو **مسئلہ** اور چمڑا آدمی کا جبکہ گری بیچ پانی کے بقدر ناخن کے
تو ناپاک ہوگا پانی اور اگر ناخن گری تو کچھہ مضائقہ نہیں اور بیچ خانی کے لکھا ہی
کہ جس جانور کا جھوٹا نجس ہے نہیں پاک ہوتا گوشت اور چربی اور پوست اوسکا بسبب
ذبح کرنیکے اور روایت ہی امام محمد سے کہ جلد کتے اور گرگ یعنی بھیڑیے کی پاک
ہوتی ہی ساتھہ ذبح کرنے کے اور بیچے جانور مردہ کی اور ہڈیان اور سینگ
اور پشم اور بال اور پر اور سم پاک ہیں اگر نہ ہووی اوپر اونکے چکنائی اور جلد فیل
یعنی ہاتی کے پاک ہوتی ہی دباغت سے اور ہڈیان اوسکی پاک ہیں پس جائز ہی
بیچنا اوسکا لیکن نزدیک امام محمد کے نہیں درست ہی بیچنا ہی اسواسطے کہ نجس العین
ہی مثل خنزیر کے **مسئلہ** روایت ہی امام محمد سے کہ اگر ہووی بیچ گردن عورت
کے ہار ہڈی یا دانتون شیر یا لومڑی یا کتی کا تو جائز ہی نماز اوسمیں بخلاف

آدمی اور سور کی اوس سی نماز درست نہین ہی اور ذکر کیا شیخ اجل اسبان کی نی پیچ
شرح نہی کے کہ پوستین جسوقت کہ لایا ایک شخص شہر کفار سے بیچ شہر اسلام
کے اور معلوم ہوتا ہی یہہ کہ دباغت کیا گیا ہی ساتھہ چربی مردہ کے تو نہین جایز ہی
نماز اوسپر جبتک کہ نہ دہوئی جاوی اور اگر جانا گیا کہ دباغت کیا گیا ہی ساتھہ
چیز پاک کے تو درست ہی نماز اوسپر اگرچہ نہ دہووی اور اگر شک ہو تو بہتری کہ دہووے
اوسکو اور دباغت اور دو قسم کے ہی ایک دباغت حقیقی اور دوسری دباغت حکمی
حقیقی یہہ ہی کہ دباغت کیجاوی ساتھہ چیز پاک کے مانند پہلیون کیکر اور زمین شور
اور نمک اور مثل اوسکے اگر پہنچا پانی بعد دباغت حقیقی کے پس نہین عود کرتی کی
نجاست اور دباغت حکمی یہہ کہ پاک کی جاوی ساتھہ مٹی یا سورج کے یا خشک کیا ہو
ہوا سے پھر اگر وہ تر ہوگئی تو اوسمین امام حنیفہ سے دو روایتین ہین بیچ ایک
روایت کے یہہ ہی کہ عود کرتی ہی نجاست اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ نہین عود
کرتی اور یہی حکم ہی بیچ اوس کپڑے کے کہ لگی ہو اوسکو منی اور پھر کہرچ چکے
چھٹائی ہو اور یہہ ہی حکم ہے زمین کا جسوقت کہ خشک ہوگئی ہو نجاست اور یہی حکم
ہی کوئین کا جسوقت کہ نجس ہوا پھر خشک ہوگیا پھر آگیا پانی تو اس صورتمین ایک روایت
کرتی ہی نجاست اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہی کہ نہین عود کرتی نجاست
اور صحیح یہہ ہی کہ عود کرتی ہی نجاست بیچ منی کے اور نہین عود کرتی نجاست بیچ
زمین کے اور کوئین وغیرہ کے اور بیچ فتوی قاضیخان کے ہی کہ ظاہر یہہ ہے
کہ عود کرتی ہی نجاست بیچ کوئین کی اور ذکر کیا بیچ محیط کے کہ نہین عود کرتی ہی
ہر کز اور عود کہتے ہین پھر آنے کو **فصل بائیسوین بیچ بیان کوئین کے**
اگر گرے بیچ کوئین کے نجاست پس کہینچا جائیگا کل پانی اوسکا تو پاک ہوجائیگا اور
اگر گرا بیچ کوئین کے چوہا یا چڑیا اور مانند اوسکے اور مر گیا تو کہینچی جائینگے اوس سے
بیس ڈول سے تیس ڈول تک اور اگر مرا بیچ کوئین کے کبوتر یا مرغی نکالی جائینگی

اوس سی چالیس یا پچاس ڈول اور اگر مری بکری یا گدا یا آدمی نکالا جاوے یا اوسے
سارا پانی اور اگر نکلا بیچ کوئیں کے گدا یا سور جیتا اگرچہ نہیں ڈوبا مونہہ
اوسکا بیچ پانی کے لیکن ناپاک ہوا پانی اوسکا اور جو جیتا ان نکلا کوئیں سے
جیتا اور ڈوب گیا تھا مونہہ اوسکا اگرچہ ہی جھوٹا اوس جانور کا پاک نہیں رہیگا
وضو کرینگی اوس سے واسطے جھتیادے کے اور اگر وضو کیا تو درست ہی اور اگر جھوٹا ہو
اوس جانور کا نجس نہیں کھینچا جاویگا کل پانی اوسکا اور اگر ہی جھوٹا اوسکا مکروہ کھینچنا جاگو
اوس سے بیس ڈول اور اگر ہی جھوٹا اوسکا مشکوک کھینچا جاوے کل پانی کوئیں کا اسیطرح
روایت کی گئی ہی امام ابو یوسف سی بیچ فتاوی قاضی خان کے اگر بھیل گیا یا پھٹ
گیا جانور جھوٹا یا بڑا کھینچا جاویگا کل پانی کوئیں کا اور اگر مری ایک چڑیا یا چوہا اور نہیں
معلوم کہ کب گری ہی اور پھولی ہی اور نہ پھٹی ہی دوبارہ پڑھنی چاہئی نماز ایک رات
دن کی اور اگر پھٹ گیا ہی یا پھول گیا ہی تو دوبارہ پڑھی نماز تین رات دن کی اور دھوئے
جاویں وہ چیزیں کہ جنکو وہ پانی لگا ہی نزدیک ابو حنیفہ کے اور کہا امام محمد اور ابی یوسف نی کہ
نہ پڑھنی چاہئی دوبارہ کوئی نماز جب تک کہ نہ معلوم ہو کہ کب گری ہی اور جسوقت کہ گری بیچ
کوئیں کے ایک مینگنی یا دو مینگنیان بکری کی یا اونٹ کی تو نہیں نجس ہوتی کل اور اگر گرے
مینگنی وقت دوہنی دودہ کے اور نکالا اوسکو اوسیوقت تو نہیں نجس ہویگا اور روایت
ہی ابی حنیفہ سی اگر ہی مینگنی خشک تو نہیں ناپاک ہوویگا پانی جب تک کہ پھوٹ نہ جاوے اور اگر ہو
مینگنی تر یا ٹوٹی ہوئی اختلاف ہی درمیان علماء کے یعنی فتوی دیا ہی بعضی علماء نی کہ
نجس ہے اور کہا بعضوں نے کہ برابر ہی تر اور خشک اور ٹوٹی ہوئی اور لید اور گوبر
مثل مینگنی ٹوٹی کے ہی اور اکثر مشائخ نی کہا ہی کہ اعتبار کی جاویگی ضرورت اور بلوی
اگر ضرورت ہی تو فتوی دیا ہی کہ پاک ہی اور اگر نہیں ضرورت ہی تو ناپاک ہی اور گوبر اگر
بہت تو وہ مثل مینگنی کے ہی اور اگر گری چڑکین کبوتر یا چڑیا کی تو نہیں ناپاک ہوا پانی نہ
ملنا چاہئی اسکے اور اگر ہی چڑکین یعنی بیٹ مرغی کی تو ناپاک ہوویگا پانی اور بیٹ چمگادڑ کی اور

اور پیشاب اوسکا نہین ناپاک کرتا پانی کو اسیطرح نہین ناپاک کرتی بیٹھا اوس جانور کی کہ نہین کھایا
جاتا ہی گوشت اوسکا پرندون سی خلاف ہی واسطی محمد کے مسئلہ اگر پیشاب کیا بکری نے
بیچ پانی کی یا گائی سے نجس ہو جائیگا پانی نزدیک محمد کے نہین ناپاک ہونی کا اور اگر ٹپکا خون
یا شراب بیچ کوئین کے نکالا جائیگا کل پانی اوسکا مسئلہ بیچ کتاب ذخیرہ کی ہی ایک شخص جنبی
نی کوئین سے دو دل پانی کا نکال کر از سر سے ڈالا کہ ٹپکا پانی مستعمل جسم کا
بیچ کوئین کے اور پھر نکالا پانی دوبارہ کوئین سے پس نہین نجس ہونیکا واسطی
ضرورت کی مسئلہ ایک شخص جنبی بیچ کوئین کے اوترا واسطی نکالنی ڈول کے
کہا امام ابوحنیفہ نے وہ شخص جنبی اور کوان دونو ناپاک ہین اور ایک روایت ہی
امام ابوحنیفہ سے کہ جنابت سے پاک ہوا اگر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور کوان
اور بدن اوسکا غلیظ رہا اگر پڑہی قرآن شریف تو درست ہی یعنی حاجت غسل سے
پاک ہوا اور بسبب پانی مستعمل کے بدن ناپاک رہا اور کہا امام یوسف نی جنبی ناپاک
ہی اور پانی پاک ہی اور کہا امام محمد نے کہ دونو پاک ہین یہہ اختلاف اوس صورت
مین ہی کہ بہ موی اور بدن یا کپڑی جنبی کی نجاست حقیقی اور اگر ہی اور بدنکی یا کپڑیکی
نجاست حقیقی تو ناپاک ہوگا پانی بالاتفاق مسئلہ اگر گرین چڑیان کوئین مین تو امام ابو
یوسف کی نزدیک چار چریون تک تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالی اور اگر پانچ
ہون یا زیادہ تو تک تو چالس ڈول سے پچاس تک نکالی جاوین اور اگر دس ہون تو نکالا
جائیگا پانی سارا کوئین کا اور اگر ہی کوان چشمہ دار کہ نہین متحمل سکتا سارا پانی کوئین کا تو نکالا جائیگا پانی بمقدار
بیچ کوئین کے ہی اور اختلاف کیا ہی اندازمین کہا بعضون نے کہو اجاوے گہرا مثل گہرا اور طول اور عرض پانی کے اور
کہنیچا جاوے پانی کوئین کا بمقدار کہ بہر جاوے وہ گڑہا اور کہا بعضون نے حکم کریں شخص خبر مہارت رکہتی ہو بہ اندازہ کرتی
پانکی نیں کہینچا جاوے موافق حکم اونہون کے اور روایت ہی امام محمد سی کہ نکالی جاوین دو سو ڈول سی تین سو ڈول تک اور
چرکین بطک کی مانند چرکین مرغی کی ہی اور کہا بعضون نے روایت ابحنیفہ اور امام رفت سے کہ اگر بیٹھے کی بجا نور اور ڈبی
تو نہین ناپاک ہونیکا کپڑا اگر جسوقت کہ بہت ہو تو ناپاک ہوگا اور ناپاک ہونی برتن اگرچہ تہوڑا ہی ہو اور نہین ناپاک

مسئلہ اگر مری بیہ پانی کے جانور کا کہ نہیں ہی خون بیہ اوسکے بہنی والا
مثل جھینگر اور بچھو اور مکھی اور پسو کے تو نہیں نجس کرتا ہی پانی وغیرہ کو اور اسیطرح
نہیں نجس کرتا ہی مرنا اوس جانور کا جو کہ رہنے والا ہی بیہ پانی کے جیسے مثل مچھلی اور مگرمچھ
اور مینڈک اور کیکڑا وغیرہ اگرچہ مرا ہوا ہر پانی کے لیکن مچھلی نہیں نجس کرتی نزدیک سب کے
اور اگر مینڈک مری بیہ پانی نچوڑنی ہوے درخت انگور کے اختلاف ہی بیہ اسکے علماء
متاخرین کا کہا اکثر علماء نے نجس کرتا ہی اور ذکر کیا اسیخاطر سے بیہ شرح اپنی
کے کہ جو جانور رہتا ہی بیہ پانی کے اور کہا جاتا ہی گوشت اوسکا اگر مرے بیہ
پانی کے اور پھول جاوی یا گل کر پھٹ جاوے پس مکروہ ہی پینا اوس پانی کا اور
اگر مری سانپ جنگلی بیہ پانی کے پس ناپاک کرتا ہی پانی کو اور اسیطرح ناپاک کرتا ہی
سانپ پانی کا اگر ہی بڑا اور خون ہی اوسکا بہنی والا اسیطرح چھپکلی اگر ہی بڑی
اور خون اوسمیں جاری ہی فصل تیئیسوین بیہ بیان جھوٹی چیز کے جھوٹا
آدمی کا پاک ہی خواہ مسلمان ہو خواہ کافر خواہ جنبی خواہ حیض اور نفاس والی خواہ
بے وضو خواہ وضو والا اور جھوٹا اوس جانور کا کہ گوشت اوسکا حلال
ہی مثل اونٹ اور گائی اور بکری وغیرہ کے مگر بیہ جھوٹے گھوڑی کے ابی
حنیفہ سے چار روایتیں ہیں بیہ ایک روایت کی نجس ہی اور بیہ ایک روایت کے
مشکوک ہی اور ایک روایت میں مکروہ ہی بیہ ایک روایت کی پاک ہی اور نزدیک
امام محمد کے اور امام یوسف کے پاک ہی اسواسطے کہ گوشت اوسکا حلال ہی ساتھ
اسیکے فتوی دیا ہی بعضے علمانی اور جھوٹا کتے اور سور اور جانور درندہ کا نجس ہے
نزدیک علما ہماری کے اور جھوٹا اون جانورون چارپایونکا کہ گوشت اونکا حرام
ہی نجس ہے اور جھوٹا جانورون پرندکا کہ گوشت اونکا حرام ہی اور اون جانورونکا
کہ رہنے والے گھروں کے ہیں جیسے گھونس اور چوہا اور سانپ اور مرغی کو چھ گرد
اور بلی کا مکروہ ہی مسئلہ اگر کہا بلی نے چوہا اور اسیوقت پیا پانی تو نجس ہوگا

اور اگر کچھ تہری اور جاتا موا نہا تو مکروہ ہی اور جھوٹا گدہی اور خچر کا مشکوک ہی اور
پسینہ ہر ایک کا مثل جھوٹی اوسکے ہی مگر پسینہ گدہی اور خچر کا پاک ہی نزدیک ابو
حنیفہ کے بیسچ روایت مشہور کے اسیطرح ذکر کیا اسکو قدوری والے نے اور بیچ
بعضی روایت کے ہی کہ نجاست خفیفہ ہی اور مشہور اور صحیح یہہ ہی کہ پاک ہی مسئلہ
اور دودہ گدہی کا ناپاک ہے بیسچ ظاہر روایت کی اور روایت ہی امام محمد سی
کہ پاک ہی لیکن پینا درست نہیں اور یہہ ہی صحیح ہی مسئلہ اور لگا کپڑے کو جھوٹے
مکروہ سی پس نہیں منع کرتا نماز کو اگر یہہ لگے بیسچ کپڑے اور بدن کے
بہت اور اگر لگے جھوٹے مشکوک سے پس نہیں منع کرتا جواز نماز کو یہہ بھی اور
روایت ہی ابو یوسف سی کہ منع کرتا ہی اگر بہت ہو اور صحیح یہہ ہی کہ تمک بیسچ
پاک کرنے اسکے ہے نہ بیسچ پاک ہونے اسکے اور اگر لگے وہ جھوٹا کہ نجس
ہی منع کرتا ہی نماز کو اگر زیادہ ہو درہم سے اور اصل بیسچ غلیظ کے یہہ
ہی کہ اگر ہو بقدر درہم کے یا کم اوس سے پس معاف ہی نہیں منع کرتا جواز نماز
کو نزدیک علما ہمارے کے اور نزدیک شافعی اور امام زفر کے منع کرتا ہی
جواز نماز کو اگرچہ تہوڑا ہو اور بہتر یہہ ہی کہ دہو دی اگرچہ تہوڑا ہو درہم
سے اسواسطے کہ اگر لگے نجاست دوبارہ تو زیادہ ہو جائیگا درہم سے تو منع
کریگا جواز نماز کو اسکے نزدیک روایت ہی ابی حنیفہ سی کہ تحقیق ابی حنیفہ نی دہویا
کپڑے کو قطرہ خون سے اور درہم اوسکو کہتی ہیں کہ عرض اوسکا مثل عرض سکہ
کے ہو اور کہا فقیہ ابو جعفر نے کہ اندازہ کیجائیگی نجاست سنے ساتھہ وزن
کے مثل پیمانہ کی اور اندازہ کیا جائیگا پیچ نجاست پتلی کے ساتھہ پتلی کے مثل پیمانہ کے
مسئلہ اگر لگے چکنائی نجس کی درہم سے اور پتلی کی کہا بعضوں نے کہ اعتبار
کیا جاوے گا وقت لگنے چکنائی کا پس نہ منع کریگی جواز نماز کو اور کہا بعضوں نے
کہ منع کریگی اگر پڑہ گئی ہی وقت پڑہنی نماز کے زیادہ درہم سے اور یہہ اسکے

فتوی دیا گیا ہی مسئلہ اور اگر لگی چکنائی نجس اوپر بدن کی یا میندہی نجس لگائی گئی اوپر بات کی
اور پیوستہ ہوئی بیچ جلد کے دھوئی ہلوسکو تین مرتبہ خواہ مات ہو خواہ کپڑا ہو پس پاک ہوگا اگرچہ
باقی رہی اثر چکنائی کا اور رنگ میندہی کا اور جو پیوستہ ہوا ہی بیچ جلد کے وہ معاف ہی مسئلہ
اور ذکر کیا ہی بیچ محیط کے پاک ہوتا ہی کپڑا سانا ہنہ اس شرط کی کہ صاف ہو جاوے منلی پانی
اوس سے صاف اگرچہ دھویا ہو بغیر سبع اور صابون کے مسئلہ روایت کیا گیا ہی ابی یوسف سی بیچ
پاک کرنی تیل نجس کے چاہیئی کہ پہلی ڈالی تیل کو بیچ ایک برتن کی پھر ڈالی اوس تیل مین پانی پس
سب تیل اوپر پانی کے آویگا پھر جدا کرے اوس تیل کو اوس پانی سے اسیطرح کرنی تین دفعہ
پس پاک ہو جائیگا وہ تیل نزدیک ابی یوسف کی مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی ایک شخص
نے تیل لگایا اوپر پیرون کی پھر وضو کیا اور دھویا پیرون کو پس نہین قبول کیا پیرون نے
پانی کو جائز ہی وضو اوسکا مسئلہ بیچ ایک کپڑی کی لگی نجاست کم درہم سی پھر
پہنچی اندر کی طرف اور ہوگی زیادہ درہم سے منع کریگی جواز نماز کو مسئلہ اگر لپٹا کپڑا
نجس تر بیچ کپڑے پاک خشک کے پس ظاہر ہوئی نمی کپڑی نجس کی بیچ کپڑی پاک
کے لیکن نہین ہوا تر اتنا کہ نکلی قطرہ اوس سی پس صحیح یہہ ہی کہ نہین ہوا نجس اسیطرح
حکم ہی بیچ کپڑی پاک اور خشک کے جسوقت کہ بچھایا ہوا اوپر زمین ناپاک نم کی مسئلہ
اور اگر سویا اوپر بچھونے نجس خشک کی پھر پسینہ آیا اوسکو اسقدر کہ تر ہو گیا بچھونا اوسکے
پسینہ سے اور لیکن نہین تر ہوا بدن اوسکا تری بچھونی کی سے تو نہین ہوا
نجس بدن اوسکا اور یہہ ہی حکم ہی اگر دھوئی اسنے پاؤن اور چلا اوپر فرش
نجس کے مسئلہ اگر چلا اوپر زمین کے اور تر ہو گئی زمین گیلی پاؤن سی اور نہین
لگی تری زمین کی اوپر پاؤن اوسکے تو جائز ہی نماز اوسکی اور اگر گذارہ ہو کر زمین
پاؤن سی لگی تو نہین جائز ہی نماز اوسکی مسئلہ کہا بیچ ذخیرہ کی کہ دیکھتی ہین آنکھین ایک
شخص کی اور نکلتا ہی چیپڑ آنکھ سے اور جمع ہوتا ہی انکیطرف آنکھ کے واجب ہی کہ بہت
سعی کری بیچ پہنچانی پانی کے اگر نہ نقصان کرتا ہو پانی جیسا کہ سعی کرتا ہی واسطے

پہنچانی پانی کے بیچ کوئی آنکھوں کے مسئلہ جسوقت کہ ڈالا تیل کان میں اور نہیں پہنچ
دماغ کے اندر بہر نکلا ناک سے تو نہیں واجب ہے وضو کرنا اور پر اوسکے اور اگر مونہہ سے
نکلا تو اوسکو وضو کرنا ضرور ہے اور اگر گیا پانی کانمیں غسل کے وقت پھر نکلا ناک سے تو
ضرور نہیں وضو کرنا اور اگر نکلا مونہہ سے تو ضرور ہے وضو مسئلہ جسوقت کہ اچھا ہو کر
زخم کا پوست سردار اوتر آیا اور برابر ہوا سارا زخم مگر تھوڑا سا پوست جدا ہی نکلی پیپ سے
پانی پس جائز ہوگا وضو کرنا اگرچہ نہ پہنچی پانی نیچے اوس پوست کے مسئلہ ایک شخص
نے بعد وضو کے منڈائی سر کے بال یا منڈائی ڈاڑھی یا کتروائی ناخون پس نہیں
واجب ہے پہنچانا پانی کا اوپر اون عضو کے مسئلہ اگر بہتا ہی پانی مونہہ سے
کسی شخص کے سوتے ہوئی تو پاک ہے وہ پانی اور ذکر کیا گیا ہی
بیچ محیط کے کہ اگر خشک ہوا وہ پانی اور اثر رہا یا رنگ رہا یا
اوسکا پس وہ نجس ہے اور کہا بیچ ملتقط کے کہ پاک ہے
وہ پانی اور اگر معلوم ہووی کہ آیا شکم سے تو نجس ہی مسئلہ
نجاست خفیفہ مثل پیشاب اوس جانور کے کہ کھایا جاتا ہی گوشت اوسکا
اگر لگے اوپر کپڑے کی یا اور کسی چیز کے تو اوسکی ناپاکی
موقوف ہے اوپر بہت غلبہ کے اور روایت ہے
ابو حنیفہ سے کہ مقدار اوسکی پایک بالشت سے ایک
بالشت تک ساتھہ عرض اور طول کی ہے اور روایت ہی
امام محمد سے کہ اندازہ کیا جاویگا چوتھائی کے
پھر بیچ اوسکی یہہ اختلاف ہے کہ کہا بعضی علماء مراد چوتھائی سے چوتھائی ساری
کپڑے کی ہی اور کہا بعضوں نے کہ اعتبار کیا جاویگا جگہہ نجاست کہ اگر ہی آستین تو چوتھائی
آستین کی اور اگر ہی دامن تو چوتھائی دامن کی اور اگر ہی کلی تو چوتھائی کلی کی اگر ہی چادر تو
چوتھائی چادر کی اگر ہی چاندنی تو چوتھائی چاندنی کی باچ کی اور کہا بعضوں نے کہ مراد چوتھائی

فصل چہ بیسین بیان طہارت نجاست حقیقی کے واجب ہے اوپر نماز
پڑہنی والون کے پاک کرنا بدنکا اور کپڑیکا اور اوسجگہہ کا کہ پڑہتا ہی اوپر اوسکا
نماز اور جیسا کہ جائز ہی دور کرنا نجاست کا ساتہہ باقی مطلق کے اسیطرح
جائز ہی دور کرنا نجاست کا ساتہہ باقی مقید اور ساتہہ کل پہننے والی چیز پاک کے
اگر ہوسکتا ہی دور کرنا نجاست کا اوس سے مثل سرکہ کی اور اسیطرح درست ہے
دور کرنا بعضے نجاستونکا ساتہہ آگ کی اور مٹی کی جیسا کہ آلودہ ہو جہری یا شمشیر
یا سر بکا خون مین پہر ڈالا جاوی بیچ آگ کے اور خون جا جاوی تو پاک ہوگا
اور شمشیر اور جہری اگر آلودہ ہووے بیچ خون کے اور پونچہا اوسکو ساتہہ مٹی
کے تو بہی پاک ہوگئی مسئلہ اور روایت ہی امام محمد سی بسوقت کہ نجس ہو
بات مسافر کا اگر پونچہہ ڈالے اوسکو ساتہہ مٹی کے تو پاک ہوگا مسئلہ اگر ایک
کپڑا دراز کہ لگی اوسمین نجاست ساتہہ ایکطرف کے اور باندہا اوسکا تہہ بند
طرف پاک کی واسطی نماز کی اور رکہا اوپر زمین کے ایکطرف ناپاک جگہہ کو یعنے
ناپاک جگہہ کپڑے کو اوپر زمین کے ڈالا پس اگر حرکت کرتا ہی وہ کپڑا وقت
قیام اور رکوع کے بیچ نماز کے تو نہین درست ہی نماز اور اگر حرکت نہین
کرتا تو درست ہی مسئلہ اگر جسم دار نجاست لگی بیچ موزہ کی مثل پیخانہ کے
روایت ہی ابو یوسف سی کہ پونچہی اوسکو ساتہہ مٹی کے خوب طرح پس
پاک ہوگا موزہ اور اوپر اسیکی فتوی ہی علما ہمارے کا ذکر کیا اسکو بیچ محیط
کے اور اگر نہین ہی جسم نجاست کا جیسے کہ پیشاب اور شراب تو دہووی اوسکو
خواہ تر ہو خواہ خشک ہو اور نہہ ہی قاضی امام ابو علی نسفی نقل کرتے تہے شیخ
امام ابی بکر محمد بن فضل سے کہ جسوقت چلی اوپر کپڑے نجس کے اور لگی تہوڑی کیچڑ
اوپر موزہ کے اور رگڑی اوسکو ساتہہ زمین کے پس پاک ہوجائیگا موزہ نزدیک ابی
حنیفہ کے اور اسیطرح روایت کیا ہی فقیہہ ابو جعفر نے امام ابو یوسف سی کہ نہین

شرط ہی خشک ہونا موزہ کا اور اسیطرح درست ہی دور کرنا نجاست کا ساتھ ملنی اور
رگڑنی اور چھیلنی کے مگر رگڑنا اور چھیلنا موزہ کا جب ہے کہ لگی ہو اوسکو نجاست جسم دار
خشک پس ہوگا نزدیک ابوحنیفہ اور امام یوسف کی پاک اور خلاف ہی امام محمد کے اور
ذکر کیا ہی بیہیم محیط کی کہ تحقیق امام محمد نی رجوع کی ہی اوپر قول ابی حنیفہ کی اور امام ابو یوسف
کے واسطے آسانی خلقت کی مسئلہ جسوقت کہ چمٹیں پر پر ہوئی چھوٹی چھوٹی برابر نوک
سوزن کے پیشاب کی اوپر کپڑی کے یا بدن کے پس پھر مضایقہ نہیں مسئلہ جسوقت
کہ منی لگی اوپر کپڑی یا بدنکی گاڑہی اور خشک ہوی پس اگر ملکر چھوٹا ڈالا پاک ہوا اگرچہ کپڑا
دو تہہ ہووی اور یہہ ہی صحیح ہی مسئلہ اگر لگی ہو شراب یا اور کوئی چیز نجس اوپر ہاتھ کے
پس اگر چاٹی اوسکو تین مرتبہ پاک ہو جائیگا ہاتھ جیسا کہ پاک ہوتا ہی موزہ اور سکا تھوک کی
مسئلہ جسوقت کہ لگی نجاست اوپر کپڑی کی اگر نہیں دکھلائی دیتی پس دھووی اوسکو جبتک
کہ یقین ہوا اوسکو کہ پاک ہوا اور کہا بعضوں نے کہ دھووے اوسکو ایکمرتبہ اور نچوڑے اوسکو خوب پس پاک
ہوگا اور کہا بعضوں نے نہ ہوگا پاک جبتک نہ دھووے اوسکو تین مرتبہ اور خوب نچوڑی بیہیم
ہر مرتبہ کے اور فتوی اوپر قول پہلی کے ہی اور اگر دکھلائی دیتی ہی نجاست پس دھووی
اوسکو اتنا کہ نہ دکھلائی دیوی نجاست اور اس اختلاف سی نکلتی ہیں سبھی مسئلہ روایت
ہی ابو یوسف سی کہ جنبی نی جسوقت کہ باندہا تہبند بیہیم حمام کے اور ڈالا پانی اوپر بدنکی اسطرح
کہ بہا پانی پشت اور شکم پر سی پاک ہوا جنابت سی پہر ڈالا پانی اوپر تہبند کی پس پاک ہوا کپڑا
تہبند کا ہی اگرچہ نہیں نچوڑا اوسکو اور دوسری روایت ہی ابو یوسف سی کہ بہنا پانی کا اوپر تہبند
کے کفایت کرتا ہی پس یہہ ہی بہتر ہی یعنی جدا پانی ڈالنا اوپر تہبند کے احسن ہے اور بیہیم
کتاب منتقی کے ہی کہ شرط ہی نچوڑنا پانی تہبند کا موافق قول ابی یوسف کی مسئلہ
اگر ڈالا کپڑے ناپاک کو بیہیم ایک نہر جاری کے اور نچوڑا اوسکو پس پاک ہوا نزدیک ابی
یوسف کی اور ذکر کیا ہی بیہیم کتاب اصل کے کہ دھووے اوسکو تین مرتبہ اور نچوڑی
اوسکو ہر دفعہ اور کہا امام محمد نی کہ دھووی اوسکو تین مرتبہ اور نچوڑی اوسکو تیسری مرتبہ

ین ایک دفعہ تو ال ۔ ۔ ہ ۔ ین معلوم کرنا چاہئے کہ جس جگہہ سے نجاست
گیا ہی نجوڑنا بس لازم ہی کہ نجوڑی اوسکو استدر کہ اگر دوبارہ نچوڑنا جا
تو نہ ٹپکے اوس سے قطرہ اور حد نجوڑنے کی یہہ ہی کہ زور کری بیچ نچوڑنے
کے موافق قوت اپنی کی اور بیچ فتاوی ابو اللیث کے ہی کہ اگر بیچ موزہ
کے مقام پنڈلی کے استری لپیٹ لیگا اور داخل ہوا پانی بیچ موزہ کی تجسر
پس دہو دی موزہ کو تین مرتبہ اور ماتہہ سے بھی تین مرتبہ اور نچوڑنا اوسکا
کچھہ ضرورت نہین ہی پس پاک ہوا مسئلہ روایت ہی ابو القاسم صفار سے
کہ ایک شخص نے طہارت کی پانی سے اور بہا پانی طہارت کا نیچی پاؤن کے
اور نجاست ین موزہ اوسکے تو درست ہی کہ پڑہی نماز اون موزون سمیت
کہ پانی نجس طہارت کا اولا بہتا ہی بیچ رین کے پھر جب پانی اور آتا ہے
تو پاک کرتا ہی مقام طہارت کو اور موزہ کو یہی مسئلہ اور بیچ کتاب ملتقط
کے ہی کہ پہٹا ہی موزہ استنجا پاک کرنی والیکا اور پہنچا پانی طہارت کا نیچے موزہ
کی اور تر ہوئی پاؤن امید رکہتا ہون کہ درست ہووی یعنی ناپاک نہو جیسا کہ دیکہتا ہے
تو فرش مونا شطرنجی وغیرہ کا جسوقت کہ ڈبو دی بیچ نہر کے اور ڈالی رکہی اوسکو
ایک رات دن اور بہتا رہی پانی نہر کا اوپر اوسکے پس پاک ہوجاتا ہی مسئلہ
اگر لگی ہی بیچ ماتہہ ایک شخص کے نجاست تر اور پکڑا اوسنے دستہ آفتابہ کا اور
ڈالا پانی اوپر ماتہہ نجس پکڑی ہوئی دستہ کی تو پاک ہوا ماتہہ اور دستہ یعنی دستہ
کو اور ماتہہ کو بیدا جدا دہونا کچھہ ضرور نہین ہی مسئلہ اگر بورپہ یا تن کا تر ہوا نجاست
سی اور خشک ہوا اگر دہووی اوسکو تین بار پی دیپی پس پاک ہوجائیگا اور اگر ہی نجاست
تر لگی ہوئی تو بہی دہووی تین مرتبہ اور نہین ہی حاجت اور کسی چیز کے اور اگر ٹاٹ وغیرہ
نرم چیز کا ہی تو دہویا جاوی تین بار اور خشک کیا جاوی ہر بار نزدیک ابو یوسف
کے خلاف ہی امام محمد کے مسئلہ اور بیچ کتاب نوازل کے ہی جسوقت کہ لگی نجاست

اوپر ٹھیکری کے یا اور پرائیٹ پختہ اگر ہی وہ پرائی پس دھوے سکو تین مرتبہ خواہ خشک کری
خواہ نکری اور اگر ہی وہ کوری پس دھوی اوسکو تین مرتبہ اور خشک کری ہر دفعہ اوپر محیط کی ہے
کہ دھوی اوسکو اسقدر کہ یقین ہو اوسکو پاک ہونی کا بشرطیکہ نہ رہی اسمین بو اور رنگ
اور مزا اور اگر باقی رہی ان تینون چیزون سی ایک بہی تو نہین پاک ہوگی اوپر اسکی ہی فتوی
اکثر علما کا مسئلہ اور اگر گرم لوہا اور تانبا وغیرہ سجہاوی ہیچ پانی نجس کے پس ناپاک ہو
تو چاہئی اوسکو تین مرتبہ گرم کری اور بجہاوی اوسکو ہیچ پانی پاک کی تو پاک ہوگا مسئلہ
ہیچ محیط کی روایت ہی شمس الائمہ سرخسی سے جب زمین ناپاک خشک ہووی اور نرہا اثر نجاست
کا باقی نرہا تو پاک ہوگئی خواہ اوسپر دھوپ آئی ہو یا نہ آئی ہو مسئلہ سنگریزہ
یعنی کنکریان اگر نہ ہون ہیچ نجاست کے اوپر خشک ہون اثر نجاست کا پس اگر زمین
اور کنکریان ملکر ایک جان ہوگئی ہین تو پاک ہین مسئلہ اگر ہی نیچی دونو پانو پاؤن نماز ہی کے
نجاست کم درہم سی پس اگر نجاست دونو پاؤنکی جمع کیجاوی تو ہووی زیادہ درہم سی تو نہین
جائز ہی نماز اور اگر ہی نجاست کم درہم سی نیچی پاؤن کے اور کم ہی درہم سی نیچی سجدہ کے پس اگر جمع کیجاوے
نجاست دونو جگہہ کے تو ہووی زیادہ درہم تو بہی نہین جایز اور اگر کم ہی درہم سی تو جایز ہی اسیطرح
ذکر کیا ہی ہیچ فتاوے کے اور اسیطرح جو چیزین ..... کہ اوگتی ہین زمین سے
اور کہڑی ہین اوپر زمین کے پس دور ہوتی ہے نجاست اونکی خشک ہونیسی ذکر کیا
اوسکو زندوستی نے مسئلہ روایت ہی محمد ابن فضل سے کہ بیشاب کیا گدہی نی بیخ زمین
کہیتی کے اور پڑی اوپر اوسکی شبنم تین مرتبہ اور پہر دھوپ پڑی تین دفعہ پس پاک ہوگئی زمین کہیتی
کے اور اسیطرح حکم ہی بیہتہ اور اینٹ کی اگر فرش ہو اوپر زمین کے اور نجس ہو ساتہہ کسی نجاست کی
پس جسوقت کہ خشک ہوی پاک ہوگا اور بہتہ اور اینٹ جدی ہو فرش سی وہ نجس ہو تو دہونا فرض ہے
اگر ہی اینٹ کچی ہیچ فرش کے تو یہی خشک ہونی سی پاک ہی اور ذکر کیا ہی ہیچ فتاوے
قاضی خان کے کہ اگر ہے پتہر کہ جذب کرتا ہی نجاست کو نہین پاک ہوگا ساتہہ خشک
ہونیکی اور اگر نہین جذب کرتا جیسا کہ سنگ مرمر وغیرہ تو پاک ہوگا خشک ہونی سی

مسئلہ پانی اور مٹی دونوں میں اگر ایک ہی نجس ہے حیوت کہ کونسا ہی گئی ہے نجس ہو گئی اور اگر جلایا گیا
اوس سے برتن جیکے پکایا اوسکو تو پاک ہوا اگ سی اور اگر جلایا گیا پیخانہ یا گوبر یا مرگیا گدھا بیچ کان نمک کے یا بڑا
گوبر بیچ کوئیں کے اور پہر پانی کوئیں کا خشک ہو کر کیچڑ ہوا دور ہوئے نجاست ان سبکی نزدیک امام محمد کے اور خلافت
نزدیک ابو یوسف کے بس اگر کہا دی اوس نمک کو اور پڑہی اوپر اوس کہ کے نماز درست ہی اور اسطرح اگر گری اگہ
پانی میں صحیح یہہ ہی کہ نجس ہو جائیگا اور اسیطرح پاک ہونے ہی اینٹ ساتہہ دہوئے اور خشک ہونے کے اور اسیطرح ہے
اور اگر گری ٹھڑا اینٹ دہوئی ہوئی کا بیچ پانی کے تو ناپاک کریگا پانی کو ذکر کیا اسکو بیچ محیط کی اگر
پیشاب کیا گدہی نے بیچ پانی کے اور تین اوپر کنویں کی چھینٹیں پیشاب کی ہیں اوسوقت حکم دہوئیگا ہوگا اور ساتہہ
اسکے فتوی دیا ہی بولیت نی اور بیچ فتاوی قاضی خان کے ہی کہ اگر پیشاب کیا بیچ پانی بند کی اور پڑیں چھینٹیں
آپہر بدن کی اگر زیادہ ہیں درہم سی تو حکم ہوویگا پاک کریگا اور روایت ہی محمد بن حسن سے کہ اگر ہی بیچ
پاؤں گہوڑی کی نجاست مثل گوبر اور لید کی اور چلا گہوڑا اوپر پانی کے پھر لگیں کپڑے ہی سوار کو چھینٹیں بس
ناپاک ہوئے کپڑے اور اگر نہیں ہی نجاست بیچ پاؤں گہوڑی کی تو نہیں ناپاک کرتا کپڑے کو مسئلہ پوچھی
گئی اوپر کہ نہلایا گہوڑے کو ایک شخص نے اور لگا پانی مستعمل پاسینہ گہوڑے کا اور پہلانیوالے کے کہا نہیں بچتا بقہ
آپ میں کہا گیا اگرچہ لوٹنی مارنیوالا ہو بیچ پیشاب اپنے کی کہا حیوت کہ خشک ہو اور جاتا رہا اثر نجاست کا پس نہیں
مضائقہ مسئلہ اور بیچ ذخیرہ کے ہی مسئلہ حیوت پہینکا پتہر ہرا ہوا نجاست کا بیچ پانی جاری کے اور پڑیں چھینٹیں
اوس سے اوپر اسکے زیادہ دہم سی کہا ابوبکر فی نہیں وجب ہی دہونا اوسکا جبتک ظاہر ہو نرگت نجاست
کی اور کہا نصیر فی وجب ہی دہونا اوسکا اگرچہ ظاہر ہو نرگت اوسکی مسئلہ اگر پڑہی نماز اوپر اس اوسکی میں
بال اوسکے زیادہ دہم سی جائز ہی نماز اوسکی اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہی فقیہ ابوجعفر اور ابوالقاسم صفار
اور رقمطراز ہی اجینفہ سی کہ نہیں جائز ہی نماز اسواسطے کہ وہ نجس ہے اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہے نصیر فی مسلم
جگالی اونٹ کی مثل گوبر اور مینگنی ہی اور زہرہ یعنی پتہ کل حیوانات کا مثل پیشاب اوسکی ہی مسائل حیوت کہ گری
چمڑا آدمیکا بیچ پانی ہوویکی بقدر ناخن کے نجس کریگا پانی کو اور اگر ناخن گری نہیں نجس کریگا اور بیچ دانتوں
آدمیکی اختلاف ہی علما کا صحیح یہہ ہی کہ پاک ہی اور بیچ فتاوی بقالی کی ہی کہ ٹکڑا اجلد کتی کا حیوت کہ پانی
اوپر زخم شکستہ دوبارہ پڑہی جو کہ یہہ کہ پڑہی گئی ہی نماز ساتہہ اوسکی اور اگر پڑی نماز ساتہہ پڑی ملی یا ساتہہ کے

جائز ہی نماز اوسکی نزدیک اسکی بخلاف بچہ کتی کے مسئلہ جسوقت کہ چاٹا بلی نی ہاتھہ ایک شخص کا مکروہ ہی
چٹوانا اسوسطی کہ تہوک اوسکا مکروہ ہی اور اسیطرح مکروہ ہی جہوٹن بلی کی اوزکر کیا ہی بیچ بعضی جگہہ
کی جسوقت کہ چاٹا بلی نے ایک عضو آدمی کا اور پڑی نماز اوسنی بغیر دہوئے کی پس جائز ہی نماز اوسکی اور اولی
یہہ ہے کہ دہووے اوسکو اوزکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر ہی نجاست بیچ جگہہ استنجا کی زیادہ درہم سے
پس پوچہا اوسکو تین پہر سے جداجدا اور صاف کیا اوسکو اور نہ دہویا اوسکو ساتہہ پانی کے
کہا فقیہ ابواللیث نی بیچ فتاوی کے جائز ہی بیکراہت اور ساتہہ اسکی فتوی دیا ہی مسئلہ ایک شخص
نے استنجا کیا اور نکلی اوسسے ریح پہلے خشک ہونے جگہہ استنجا کی پس اختلاف کیا علماء نی کہا
بعضون نے نجس ہوا اور کہا بعضون نے نہین ہوا صحیح یہہ ہی کہ نہین نجس ہوا اوزکر کیا ہی بیچ
اوسجگہہ کے کہ دوبارہ کری استنجا اسوسطی کہ جب نکلا وہ پانی کہ جو داخل ہوا وقت استنجا کی
تو واجب ہوا دوبارہ استنجا کرنا مسئلہ جسوقت کہ پہنا پیجامہ گیلا اور باؤسری تو نہین نجس ہوئے
کا پاجامہ مسئلہ اور نجاست پیخانہ یا اسطبل کے جبکہ جمع ہووین بیچ تابدان یا کہین اور جگہہ بیچ
چہوٹا وانسی بسبب سیرابی کے کپڑہ اور لگا کپڑی کو پس ناپاک ہوگیا مسئلہ ایک کتا چلا بیچ
کیچڑ کے پاؤ اوپر فرش زم کی اور رکہی قدم اوسی کیچڑ پاؤن میں ایک آدمی نی نجس ہوگئی پاؤن
اوسکے اور اگر چلا اوپر جوف سخت کی تو پاک رہی مسئلہ کتی نی جسوقت کہ پکڑا کپڑا یا بدن سیکا
پس نہین نجس ہونیکا جبتک کہ ترنہ ہووی بدن یا کپڑا خواہ غصہ سی پکڑی خواہ محبت سی پکڑی
مسئلہ اگر کہایا کتی نے تہوڑا خوشہ انگور کا پس دہووے باقی کو تین دفعہ پس پاک ہی خواہ خشک
ہوا ہو خواہ تر ہو مسئلہ ایک شخص نے نچوڑا انگور اور خون نکلا ہاتھہ سی اور ٹپکا بیچ عرق انگور کے
اور عرق بہت ہی کہ نہین ظاہر ہوا اثر خون کا بیچ اوسکے پس نہین ناپاک ہوئیگا یہہ قول
ابوحنیفہ اور ابویوسف کا ہی جیسا کہ حکم ہی پانی جاری کا ذکر کیا اسکو بیچ محیط کے مسئلہ
اور اگر وضو کیا ساتہہ پانی مشکوک یا مکروہ کے پہر پایا پانی خالص شک اور کراہت سی تو نہین
ضرور ہی واسطی اوسکے کہ پہر وضو کرے مسئلہ جو خون کہ بہتی والا لگا ہی اوپر
گوشت کی پس وہ نجس ہے اور جو خون کہ باقی ہی بیچ گوشت کی پس پاک ہی مسئلہ ذکر کیا ہی

صاحب محیط نے دیکھا ہی ہمنی بیچ یعنی لسا بون کی بہہ آتی اور دل جو وقت کہ جیرا اور بچہ
اوس کے خون پس اس خون کو بہنی والا نہیں کہتے ہین بلکہ پاک ہی مسئلہ بیچ یعنی
کے ہی اگر ایک شخص نے نماز پڑہی اور گود مین اوسکے شہید ہی اور وہ شہید خون
ہی پس درست ہی نماز اوسکی مسئلہ ذکر کیا صاحب ملتقط نے بیچ یعنی بیچہ کے کہ ایک
عورت نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکے بچہ ہی اور کپڑی بچہ کے ناپاک ہین درست ہوا
نماز اوسکی مسئلہ جو وقت کہ پاک کری آنتین بکری مری ہوئی کی اور پڑہی سا نہ اور
نماز پس درست ہی مسئلہ ایک عورت نی نماز پڑہی اور گود مین اوسکے بچہ مرد
ہی اگر تہا وہ بچہ کہ پیدا ہو کر نہین رویا پس نماز اوسکی نہ ہوگی خواہ غسل دیا ہو بچہ کو خواہ نہ دیا
اور اگر پیدا ہو کر رویا اور پہر مر گیا اور نہ غسل دیا تو بہی یہی حکم ہی اور اگر پیدا ہو کر رویا او
مر گیا اور پہر غسل دیا تو درست ہی نماز اوسکی اسیطرح ہی بیچ کتاب عیون کے مسئلہ ذکر کیا
بیچ نوادر کی ابو الوفا نی کہ کہا یعقوب نی یعنی ابی یوسف نی اگر ایک شخص نے پڑہی نماز او
کہال رنگی ہوئی ستور کے درست ہی لیکن گنہگار ہوگا اور کہا ابی حنیفہ اور امام محمد نے کہ نہین
ہی نماز اور نہین پاک ہوگی کہال ستور کی ساتہہ دباغت کی مسئلہ ایک شخص
پڑہی نماز اور پاس اوسکے انڈا ہی اور ہو گئی زردی اوس انڈی کی خون جا
ہی نماز اوسکی ساتہہ انڈی کے اور اگر پاس اوسکے شیشہ پیشاب کا ہی تو نہین در
ہی مسئلہ ایک شخص نے پڑہی نماز اور پاس اوسکے کپڑا روئی دار تہا جب
او دہیرا اوس کپڑے کو نکالا چوہا مردہ خشک اندر سے اگر تہا وہ کپڑا بہٹا ہوا یا
تہا او سمین تو پہر پڑہی نماز تین رات دنکی اور اگر تہا ثابت تو پڑہی نماز جتنی کو پڑہین
اوس کپڑے سی اسطی کہ رکہا گیا ہی وہ جو وقت روئی بہر نکی مسئلہ اگر نہ پایا ایک شخص نے اون چیزون کو کہ پاک کر
نجاست کی مین پڑہی نماز ساتہہ اوس نجاست کی نجہا گری ہی اور بچہ یا کپڑے کے نجاست اور وہ سا فر ہی اور نہین
اوسکی پانی پاہی پانی اور خوف ہی پاس کا تو پڑہی نماز ساتہہ نجاست کی مسئلہ اگر کپڑا نا رنگا کہ چوہا ہی سی
ہی اور پانی میسر نہین کہ پاک کری پس اختیار ہی اوسکو کہ چاہی نماز بیچ پڑہی کپڑے اپنے اور اگر چوہا
پاک ہی تو نہین بیچ ہی نماز بیچ نزدیک ہے مسئلہ صوف پہنہ نماز کی بہر ہی کو پڑہی مینہہ کر اور رکوع اور

اشارہ سی کہا بعضون نی بیٹھی جسطرح بیٹھتا ہی نماز مین اور کہا بیچ ذخیرہ کی کہ بیٹھی اور
دراز کری پاؤن طرف قبلہ کے اور کہی بات اوپر شرمگاہ کے خواہ رات ہو یا دن ہو
یا گھر مین ہو یا جنگل مین ہو اور یہہ ہی صحیح ہی اور اگر پڑہی گہڑے ہو کر تو بہی درست ہے لیکن بیٹھہ
پڑہنا بہتر ہی اور اگر کہڑا رہا اوپر نجاست کی نہین درست ہی **مسئلہ** اگر پڑہی نماز
اوپر کپڑی دو تہہ کے اور بیچ مین اوسکی نجاست خشک ہی اگر ہے کپڑا ایسا ہوا تو نہین
درست ہے اور اگر ہی بغیر سیا ہوا تو درست ہی **مسئلہ** اگر سجدہ کیا اوپر نجاست خشک کے
پس نہین جایز ہے نماز اوسکے اور کہا ابی یوسف نی کہ اگر پہر سجدہ کر لیا اوپر پاک جگہہ کے
تو صحیح ہی نماز **مسئلہ** اگر ہتہیلی جگہہ دونو گہٹنون اور دونو پاؤن کی پاک اور ہی جگہہ پیشانی
اور ناک کے ناپاک پس روایت ہی ابیحنیفہ سی کہ سجدہ کری ناپاک پر اور جایز ہے نماز
اوسکی اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے کہ نہین جایز ہے اور اگر ہے جگہہ ناک کے
ناپاک اور باقی جگہہ اعضاؤ نکے پاک ہے تو سجدہ کرے پیشانی سی تو جایز
ہے نماز نزدیک سبکی **مسئلہ** ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نی کہ اگر ہے نجاست دونو
ہاتھون اور دو گہٹنون کے جگہہ تو درست ہی نماز اوسکی اور کہا بیچ عیونکی کہ روایت
ضعیف ہی اور صحیح یہہ ہی کہ کہا جاوے اگر ہی نجاست دونو گہٹنونکی جگہہ تو نہین جایز ہی
مسئلہ اگر ہی نجاست جگہہ ایک پاؤنکی تو نہین ہے درست اگر رکہا ہو پاؤن
اوپر نجاست کی اور اگر ہی نجاست نیچی قدمونکے کم درہم سی اگر جمع کرین تو ہووے
زیادہ درہم سی تو بہی نہین درست ہوگی نماز **مسئلہ** اگر شروع کی نماز بیچ جگہہ پاک کی پہر
رکہی پاؤن اوپر نجاست کے اگر نہ ٹہہرا بقدر ادا کرنی ایک رکن کے تو جایز ہی نماز اور اگر ٹہہرا بقدر ایک رکن کے
تو نہین درست ہی اور بسیار حکم ہی اگر اوٹہائی حویتان نہری ہووے نجاست کے اور ادا کیا اوسنے ایک رکن
جاتی رہی نماز اوسکی اور یہہ فتاوی اہل سمرقند کی ہے کہ جسوقت کہ سجدہ کیا اور کپڑی اوسکی اوپر نجاست کے جاتی رہی
نماز اوسکی اگر کپڑا خشک ہی اور بیچ اوسکی ہتہیلی جہی نماز پس درست ہے اور اگر گلی نجاست اگر ہی کہ پہر ملیدا اگر ہی موتا
لگر رکہا استقدر کہ ہو سکتی ہی تو درست ہی نماز اوپر اوسکی اور اگر نہین ہے موجود بقدر چہیر نیکی تو نہین درست ہی نماز اوپر

مسئلہ اگر زمین نجس ہے اور لیپا اوسکو پاک کے اوپر اوسکی درست ہی نماز اور اگر پچھاڑی
اور اوسکے مٹی اور تہ لیپا اگر بھی مٹی اسقدر کہ سونگنی سے بو آوے نجاست کی تو نہیں جائز ہی نماز
اور اوسکے اور اگر آدمی بو تو درست ہی اور کہا ابو یوسف نے کہ نہیں درست ہی اور یہی اختیار
کیا بعضے علما نے اور یہہ کل مذہب ہے امام محمد کا مذکور ہی بسیج محیط کی مسئلہ اگر پچھاڑی جانماز
اور بجاست تر کے یا بیٹھا اور پر زمین نجس تر کے یا لپٹا کپڑا خشک سے پھر کپڑی تر نجس کے پس اثر
کیا تری نی بسیج کپڑی یا جانماز کے تو دیکھی کپڑی یا جانماز کو اگر اسقدر تر ہو گئی جانماز
پاک کپڑا اگر نچوڑ یسی پنچڑی پس نجس ہو گیا کپڑا اور جانماز ہوا اور اگر نہ پنچڑی تو نہیں ناپاک ہی اور کہا
شمس الائمہ حلوانی نے اگر رکھا جائی یا تہہ اوپر اوسکے اور تر ہو جاوی تو ہو گیا نجس فصل
پچیسوین بسیج بیان ستر عورت کی جانا چاہئے کہ ستر مرد کا گھٹنون سی ناف تک ہے
اور گھٹنی بھی داخل ہین ستر عورت مین پس پردہ کری غیر سے اور اپنی نفس سے پردہ کی حاجت
نہین یعنی پردہ کرنا اپنی آنکھ سی لگا کچھہ ضرور نہین اور یہہ ہی صحیح ہے اور روایت کیا ابن شجاع نے
ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے کہ اگر ہی ایک شخص کرتا پہنی ہوئی اور نہین باندھا نیچی کرنے کے تہبند
اور نظر آدمی گریبان کرتی اپنی سے ستر اپنا تو نہین فاسد ہوئی نماز اور نزدیک بعضے علما کے
چھپانا ستر کا اپنی نفس سے بھی شرط ہی یہان تک کہ اگر ہی ڈاڑھی انبوہ دار تو جائز ہی نماز اور
اگر نہین ہے ڈاڑھی انبوہ کی تو نہین جائز ہوگی نماز یہانتک کہ اگر ستر اپنا کرتی سی بسیج نماز کی
دکھلائی دیا تو فاسد ہوئی نماز اور اوپر اسکی فتوی دیا ہی بعضے علما نے مسئلہ اگر نماز پڑھے
برہنہ ہو کر بیچ اندھیری رات کی اور اوسکے پاس کپڑی پاک موجود ہین اور وہ مقدور رکھتا ہی
اوپر کپڑے پہنی کے تو نہین جائز ہی نماز نزدیک سبکی مسئلہ تمام بدن عورت حرہ کا ستر عورت
ہی مگر مونہہ اور ہتیلیان اوسکی ستر عورت نہین ہین اور بسیج پاؤنکی اختلاف ہے علما کا اور ذکر کیا
بسیج محیط کی صحیح یہہ ہی کہ نہین ہین دونو پاؤن داخل ستر عورت کی مسئلہ اور بسیج کتاب خانی
کے لکھا ہی کہ صحیح یہہ ہی اگر کھلی چوتھائی قدم سے تو نہین ہوتی نماز اور حکم ذراعین کا یعنی دونو
ہاتھ گٹا کہنیون تک مثل شکم کے ہی بسیج ظاہر روایت کی اور روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے

کہ دونو ہاتھہ کہنی تک نہین داخل ہین بیچ ستر عورت کی اور روایت اول کی صحیح ہی مسئلہ اور کہا فقیہ ابو
نی کہ اگر کہلی چوتہائی بال لٹکی ہوئے سر کے تو فاسد ہوگی نماز اسیطرح بیچ اکثر فتاوون کے ہی اور
بیچ خانقانی کے ہی کہ فاسد ہوتی ہی نماز اگر کہلی بال اوپر کانون کے اور یہہ ہی حکم ہی کانو نکا یعنی
اگر کہلا چوتہائی کان یا چوتہائی بال اوپر کانونکی تو فاسد ہوگے نماز اور یہہ ہی صحیح ہی مسئلہ
دونو خصیہ مع ذکر کے نزدیک بعضون کے ایک عضو ہی اور نزدیک بعضونکی دو عضو ہین علیحدہ علیحدہ اور یہی صحیح
ہی اور اسیطرح نزدیک بعضونکی گھٹنا اور ران ایک عضو ہی اگر پڑہی نماز اور گھٹنا کہلا اور ران چہپی ہوئی ہے
تو جائز ہی مسئلہ ایک عورت نی نماز پڑہی اور چوتہائی پنڈلی کہلی رہی چاہی کہ دوبارہ پڑہی نماز اور اگر کم ہے
چوتہائی سی تو نہ دوبارہ پڑہی نماز اور کہا ابی یوسف نی کہ کہلنا کم آدہی سے نہین منع کرتا نماز کو اور
بیچ آدہی کہلنی کے ابی یوسف سی دو روایتین ہین اور حکم بال کا شکم اور پشت اور رانکا مثل حکم
پنڈلی کے ہی مسئلہ بیچ دبر اور قبل کے بہی یہہ ہی خلاف ہی یعنی کہلنا چوتہائی ایک نکا ان دونو نمین
سے فاسد کرتا ہی نماز کو نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کے اور نزدیک ابی یوسف کی آدہی سے
کم کہلنے مین فاسد نہین ہوتی نماز یہہ مذکور ہی بیچ زیادات کی مسئلہ سینہ یعنی چہاتیان
اوس عورت کی کہ جو قریب بلوغ کی ہی تابع سینہ کی ہین اور اگر عورت بڑی ہی پس چہاتی جدا
ایک عضو ہی مسئلہ اور بیچ شرح شمس الائمہ کے ہی کہ اگر پڑہی نماز بیچ کپڑی باریک کی کہ دکہلاوے رنگ بدن کا پس نہین حاصل ہوتا ستر عورت پس نہ جایز ہوگی نماز اوسکی اور جس شخص نی پڑہی نماز
بیچ کرتی کی اور نہین ہی پاس اوسکی سوای کرتی کے کچہہ پس اگر دیکہا کسی نی بیچ نماز مین
اوسکی تو اس صورت مین نقصان نہین کرتا نماز کو مسئلہ ذکر کیا ہے کتاب زیادات
اگر عورت نی پڑہے نماز پہٹی کپڑون سے کہ دکہلائی دیتی ہین تہوڑی سی بال
اور تہوڑی سی پنڈلے کہ اگر جمع کیا جاوے تو ہوجاوی بقدر چوتہائی پنڈلے
کے پس نہین جایز ہی نماز اوس عورت کے اگر قادر ہی اوپر کپڑی ثابت کے
مسئلہ ستر لونڈی کا وہ ہی جو ستر مرد کا ہی لیکن شکم اور پشت بہی
داخل ستر کی ہی مدبر اور ام ولد اور مکاتبہ مثل لونڈے کی ہین مدبر

اوس لونڈی کو کہتی ہین کہ مالک اوسکے نے یہہ کہا ہو کہ بعد مرنے میری کے تو آزاد ہی اور ام ولد
اوسکو کہتی ہین کہ جنا اوسنی مالک اپنی سے بچہ اور مکاتبہ اوسکو کہتی ہین کہ مالک اوسکے نی کہا ہو
کہ بعد دینے اتنی روپیہ کے تو آزاد ہی مسئلہ اگر کہلا ایک عضو سے بیچ نماز کی پس چھپایا اوسیوقت
اوسکو پس کچھ مضایقہ نہین اور اگر ادا کیا ساتھہ اوسکی ایک رکن کے تو جاتی رہی نماز اور اگر نہ ادا
کیا رکن لیکن ٹھہرا بقدر رکن سنت کی یعنی بقدر تین تسبیح کی فاسد ہوگئی نماز نزدیک ابی حنیفہ اور
ابی یوسف کی اور خلاف ہی امام محمد کے مسئلہ جسوقت کہ ازدہام ہو بیچ صف عورتون کے
اگلی بڑھ گیا امام سے بایا وٹھانی نجاست پہرنوالی پس وہ ہی خلاف ہے جو ذکر کیا ہمنی یعنی اگر دیر کی
بقدر رکن کی تو جاتی رہی نماز اور اگر نہین دیر کی بقدر رکن کے تو نہین نقصان نماز کو مسئلہ
جس شخص کو نہ ملا کپڑا بقدر ستر عورت کی پس نماز پڑہی بیٹہہ کر ساتھہ اشارہ کی جیسا کہ ذکر کیا
اوپر ہمنی فصل چھبیسوین بیچ بیان استقبال قبلہ کے جو شخص کہ روبرو ہی
کعبہ شریف کی واجب ہی مقابلہ کرنی عین کعبہ کا اور جو شخص کہ غایب ہو کعبہ سے پس اوسکو
فرض ہی پڑہنا نماز کا طرف کعبہ کی اور فائدہ اس خلاف کا معلوم ہوگا بیچ نیت
کے کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن حامدی کہ نہین شرط ہی نیت کرنی کعبہ کی جب منہہ کیا ہو
طرف کعبہ کی اور کہا امام شیخ ابوبکر بن محمد بن فضل نے کہ شرط ہی نیت کرنی کعبہ کی اگرچہ ہو
منہہ طرف قبلہ کی اور حکم دیا بعضے علمای نے کہ اگر ہی بیچ جنگل کے تو ضرور ہی نیت کرنا اور اگر
ہی بیچ مسجد کی تو نیت کرنا کچھہ ضرورت نہین ہی اور قبلہ مشرق والونکا مغرب ہی نزدیک ہمارے
اور ذکر کیا بیچ اقاویل فتاوی کی حد قبلہ کی بیچ شہر ہمارے کی یعنی بیچ سمرقند کی کہ درمیان دو
مغربونکی ہی یعنی مغرب گرمی کا اور مغرب جاڑی کا مسئلہ اگر پڑہی نماز کسی اور طرف سوائے
دو مغربونکی پس فاسد ہوئی نماز اوسکی اور اگر ہی ہمارے کہ قدرت نہین رکھتا یہہ کہ منہہ کرے
طرف قبلہ کی یا خوف ہی دشمن یا درندہ کا تو پڑہی نماز بعد ہر قدرت ہووے اوسکو مسئلہ اگر پڑہی نماز فرض
بسبب عذر کی اوپر سواری کی یا پڑہی نفل بغیر عذر کی تو درست ہی بہتر کو کہ جاتا ہی مسئلہ جس شخص کو کہ بیچ معلوم
ہوتے قبلہ کے شک ہو اور کوئی تبلانی والا قبلہ کا موجود نہ ہووے چاہئی کہ اپنی دل سے سوچ کر اجتہاد کرے اور پڑہی نماز

بعد پڑہنی نماز کی اگر معلوم ہوئی کہ قبلہ اور طرف کو تہا پس دوبارہ نہ پڑہی اور اگر درمیان نماز کی معلوم
ہووی کہ قبلہ اور طرف کو ہی تو واجب ہی کہ درمیان نماز کی پہیری اور موہنہ طرف قبلہ کی کری
اور پوری کری باقی نماز کو خواہ شہر ہوا ہو بیچ جنگل کے خواہ بیچ رات اندہیری کے خواہ نہیں
خواہ شہر مین اور اگر انگل کری اور طرف کو اور نماز پڑہی اور طرف کو پس چاہئی دوبارہ پڑہے
نماز اگرچہ بطرف قبلہ ہی کی پڑہی ہو اور کہا ابی یوسف نے کہ اگر طرف قبلہ کی پڑہی ہو تو دوبارہ نہ پڑہی
مسئلہ اگر شک ہوا بیچ قبلہ کے اور بغیر انگل کے پڑہی نماز پس نہیں جائز ہی اور اگر بعد پڑہنی نماز
کے معلوم ہوا کہ قبلہ ہی کی طرف نماز پڑہی گئی ہی تو بہی درست نہیں ہوئی نماز پس چاہئی کہ پہر
نماز پڑہی مسئلہ اگر شک ہوا بیچ قبلہ کے اور موجود ہی بتانی والا اور نہ پوچہا اسنے اور انگل
سے نماز پڑہی اگر پڑہ ہی گئی نماز طرف قبلہ کی تو جائز ہوئی اور اگر خلاف قبلہ کی نماز پڑہی
تو نہیں جائز ہوئی اور یہہ ہی حکم ہی اندہی آدمی کا مسئلہ اگر پوچہا اوس شخص سے کہ جانتا ہی
اور نہ بتلایا اوسنی پہر انگل سے نماز پڑہی بعد اوسکی بتایا اوسنے پس چاہئی کہ دوبارہ نہ پڑہی نماز
کو اگرچہ خلاف قبلہ کے پڑہی ہو مسئلہ اور اگر شک ہوا بیچ قبلہ کی اور انگل کر کے ایک رکعت
پڑہی طرف انگل کے پہر بیچ نماز کی شک ہوا کہ شاید قبلہ اور طرف ہی پس لازم ہی کہ دوبارہ انگل کرے
اور پہر جاوی طرف انگل کی اسطرح اگر چار رکعتین چار طرف پڑہی ساتہہ انگل کے پس جائز ہی نماز خلاصہ یہہ ہے
کہ جس شخص کو شک ہو بیچ قبلہ کے پس قبلہ اوسکا انگل اوسکی ہی یعنی جسطرف انگل اوسکی ہووے اودہر کو نماز پڑہی
ذکر کیا ہی بیچ خانیہ کے مسئلہ اور ذکر کیا ہی بیچ امالی الفتاوی کی کہ اگر جانی نمازی کہ متوجہ کعبہ کا ہون اور نیت کی
پس جائز ہی نماز اوسکی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوی خانیہ کے کہ اگر نیت کی نماز پڑہنی والی نے کہ تحقیق قبلہ میرا محراب مسجد
کی ہی تو نہیں جائز ہوئی کی نماز اوسکی بسوا اسکی کہ محراب مسجد علاقہ قبلہ کی ہی اور نہیں ہی قبلہ اور اگر پہر اسنے جانا قبلہ
بغیر عذر کے تو فاسد ہوئی نماز اور اگر پہر امور نہ قبلہ سی لحظہ تو نہیں فاسد ہوئی نماز اگر مکروہ ہوگی مسئلہ
اور اگر گمان کیا نماز پڑہنی والی نے کہ وضو ٹوٹا اور پہر اتیا ہے اور چلا واسطے وضو کی اور پہر معلوم ہوا کہ نہیں ٹوٹا وضو
اگر باہر نہیں آیا مسجد سے تو نہیں ٹوٹی نماز اور اگر معلوم ہوا پیچہی باہر آنی مسجد کے تو فاسد ہوئی نماز مسئلہ نماز پڑہی ایک شخص نے
اپنی نزدیک خلاف قبلہ کے پہر اتفاق سی وہ نماز ہوئی قبلہ کیطرف فرمایا امام ابوحنیفہ نے کہ وہ کافر ہوگیا اور یہی حکم ہی ہر

مسئلہ اگر نیت کی وقت نماز جب کہ ہوا امام جبکہ امامت کی تو درست ہی اور اگر نیت شروع کی سبب
نماز امام کی اور اللہ اکبر کہا اس گمان پر کہ امام نے نیت باندھ لی ہی اور حقیقت میں نہیں باندھی
تھی تو درست نہ ہوگی مسئلہ جس شخص نے نماز پڑھی برسوں تک اور وہ نہیں جانتا تھا کہ وتر فرض
اور وتر نہیں اگر گمان کیا کہ جو نماز میں پڑھتا ہوں وہ سب فرض ہیں تو جائز ہی مسئلہ اگر ایک شخص
کو تک ہے بیمار باقی رہنے وقت ظہر کے پس نیت کی اوسنی وقت ظہر کے اور جانا رہا وقت ظہر کا
تو درست ہی اسواسطے کہ قضا نماز ساتھ نیت ادا کی ادا ادای نماز ساتھ نیت قضا کی درست
اور یہہ ہی صحیح ہی اسیطرح ذکر کیا ہی جیسے محیط کی مسئلہ اگر نیت کی فرض آجکی دن کی جائز ہے
نزدیک سب کی اگر جو نہیں جانتا تمام ہونا وقت کا مسئلہ ایک شخص نے نماز پڑھی قضا ظہر کی
اور نیت کی ادا یہہ ظہر مثل کی ہی اور وہ اپنی نزدیک جانتا تھا کہ آج مثل ہے اور تہا وہ دن بعد کا تو نماز
اوسکی صحیح ہوئی کیونکہ جب حاصل ہوا تعین فرض کا تو غلطی تعین وقت کی کچھ ضرر نہیں کرتی اور اگر قضا نماز شروع
کی اور نیت کی کہ ہفتہ کے دن کی پڑھتا ہوں اور تہی اوسکے ذمہ اتوار کی تو نہیں ادا ہوئی اسواسطے کہ نماز
پڑھتا ہی یہاں وقت ہی کیونکہ قضا کیا نیت کو طرف پہلی دنکی کہ نہیں واجب ہوئی ہی وہ نماز اوس وقت تک
یعنی ہفتہ کی دن اتوار کی نماز کے ساتھ واجب ہوئی کیونکہ اتوار ہفتہ سی پیچھی آتا ہی اور اگر قضا نماز ادا کرتا ہی
اور نیت کی کہ اتوار کی نماز پڑھتا ہوں اور تہی اوسکے ذمہ ہفتہ کی تو درست ہی اسواسطے کہ اسنی اضافت کیا
نماز کو طرف اپنی اوسکی کہ وہ بعد وجوب نماز کی ہی یہہ ہدایہ صغیری شرح بنکا ہی اور مستحب یہہ ہی کہ نیت
کرے ساتھ دل کی اور کہی سو یہہ بھی یہہ ہی صحیح ہی اور اگر نیت کی ساتھ دل کی اور نہ کہا ساتھ زبان کی تو جائز
ہی نزدیک سب کی اور بہتر ہی کہ نیت کرے ملی ہوی ساتھ تکبیر امام کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی مسئلہ
اور ذکر کیا یہ [illegible] جو شخص کہ نکلا گھر اپنی سے اور ارادہ رکھتا ہی پڑھنی فرضوں کا ساتھ جماعت
کی جب پہنچا طرف امام کی اور اللہ اکبر کہا اور نیت کو حاضر کیا پس وسوسہ آگیا اسکو کہ کیا پڑھا ہے تو
کونسی نماز پڑھتا ہی اور بتا دی اوسیوقت نے تامل تو جائز ہی نماز اوسکی اور اگر جواب نے تامل کیا
تو نہیں صحیح ہی نماز اوسکی مسئلہ اگر نیت کری نماز کی بعد کہنی اللہ اکبر کے تو نہیں صحیح ہوگی نماز

فصل اثنتین وثلاثین صحیح بیان فرضوں نماز کے فرض اندر نماز کے آٹھ ہیں اوسمیں چھ

فرضوں پر اتفاق ہی ہے کا اور بیچ دو فرضوں کی اختلاف ہی علماء کا فرض پہلا تکبیر تحریمہ یعنی اللہ
اکبر کہنا وقت شروع نماز کے دوسرا فرض قیام یعنی کھڑا ہونا اور تیسرا فرض قراءت ہی یعنی بیچ
قیام کے پڑھنا قرآن شریف کا چوتھا فرض رکوع کرنا پانچوان فرض سجدہ کرنا چھٹا فرض
قعدہ اخیرہ بقدر التحیات پڑھنے کا پس ان چھ فرضوں میں اتفاق ہی سب کا اور باہر ان امور سے اپنی تصدیق
فرض ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد کے اور امام ابو یوسف کی خلاف ہے اور تین بیچ ہر ایک
کے فرض ہی نزدیک امام یوسف کی ساتھ دلیل حدیث کی کہا ابن مسعود کے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے لا تجزی صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا ظہرہ فی الرکوع والسجود یعنے نہیں بہاتی نماز جسکا نہ سیدھی
بیچ اوسکی آدمی کی پیٹھ بیچ رکوع اور سجود کی فرض پہلا تکبیر تحریمہ بھی یعنی نہیں داخل ہوتا
بیچ نماز کے مگر ساتھ کہنے تکبیر افتتاح کے یعنی اللہ اکبر یا اللہ اکبر یا اللہ اکبر یا کہا بدلی
تکبیر کی اللہ اجل یا اعظم یا الرحمن الکبیر یا لا الہ غیرہ یا تبارک اللہ یا اور سوا اوسکی کوئی نام اللہ کا
لیا تو درست ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے اور اگر شروع کی نماز ساتھ اللہم کے یا کہا اللہ تو بھی صحیح ہی اور
اگر کہا اللہم اغفرلی یا اللہم ارزقنی یا استغفر اللہ یا اعوذ باللہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا تبارک اللہ یہ
نہیں صحیح ہی نماز اور اگر کہا اللہ تو درست ہی نماز نزدیک ابی حنیفہ کے اور بیچ ظاہر روایت کی انہیں
نہیں شروع ہوئی نماز مصلی اور اگر کہا اللہ اکبار تو نہیں درست ہی نماز اور اگر کہا زبان
نماز کی تو فاسد ہوگی نماز ہو جسکی کہ اگنی یا نام شیطان کا ہی اور اگر کہا اللہ اکبر ساتھ گاف فارسی کے
تو اختلاف ہی بیچ اوسکی یا بصری اور کوفہ کا صحیح یہ ہی کہ درست ہی نماز یعنی شروع نماز کی ہوئی
اور اگر بڑھا کہا ہمزہ اللہ کو جیسا کہ فرمایا استفہامی نے قرآن میں بیچ سورہ یونس کی آللہ اذن
لکم پس فاسد ہوگی نماز نزدیک اکثر علماء کی اور کہا امام محمد بن مقاتل نے اگر کسی شخص نے بسبب جاہل
ہونے کے کہنہ نہیں کہتا یعنی فرض نہیں جانتا اللہ اکبر اور اللہ اکبر میں تو جائز ہی نماز مصلی
اور اگر شروع کی تکبیر ساتھ امام کے اور تمام کیا اللہ بہتی تمام کہنے امام سے تو نہیں
جائز ہوگی نماز اور اگر شروع کیا اللہ برابر امام کے یا بعد امام کے اور تمام کیا کہ پہلے امام سے
تو بھی نہیں جائز ہی اور استحسانی کر جائز ہی اور شروع کرنا ساتھ امام کے اور اوسکی متابعت کرنا

اور فعل مغرب کی اور اگر تو واسنت فجر کو قضا کر دی بعد نماز فجر کے اور کہا بعضوں نے اگر قضا
کر دی مسئلہ اگر شروع کریں چار رکعت پہلے صبح شک جب کہ پڑھیں دو رکعتیں تو طلوع ہوئی
صادق پھر کھڑا ہوا اور پڑھی دو رکعتیں پس ہر دو رکعتیں یہ دو رکعتیں سنت فجر کی نزدیک امام
اور امام یوسف کی اور بیچ ایک روایت امام اعظم کی یہی مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر
پڑھیں دو رکعتیں اس گمان سے کہ نہیں ہوئی صبح صادق اور پھر معلوم ہوا کہ ہو گئی صبح پس
متاخرین کے جائز ہیں سنتیں فجر کی اور اگر شک ہے صبح صادق ہیں تو نہیں جائز ہیں
سنت سی نزدیک سبھی مسئلہ اگر طلوع ہوا آفتاب اور بلند ہوا ایک نیزہ یا دو نیزہ تو مباح ہوا
نماز اور اگر طلوع ہوا آفتاب درمیان نماز فجر کے اور غروب ہوا آفتاب درمیان نماز عصر کے تو ہو گئی
عصر کی فصل الثمانیون بیچ بیان نیت کی نماز پڑھنی والا اگر پڑھتا ہی نفل کفایت کرتی ہی
فقط نیت نماز کی اور بیچ تراویح کی اختلاف کیا بعضے متقدمین نی کہا اونہون نی صحیح یہ ہے
کہ نہیں جائز ہی اور کہا متاخرین نی کہ تراویح اور کل سنتیں ادا ہوتی ہیں فقط نیت نماز سے
اور احتیاط بیچ تراویح کی یہ ہی کہ نیت کری تراویح کی یا سنت وقت کی یا قیام لیل کی اور
احتیاط بیچ سنت کی یہ ہی کہ نیت کری سنت کی مسئلہ اگر نیت کی بیچ وتر کی یا جمعہ یا عید
کی پس چاہئی کہ نیت کری نماز وتر اور نماز جمعہ اور نماز عیدین کی اور بیچ نماز جنازہ کے
نیت نماز کی واسطے میت کی اور نیت دعا کی کری واسطے میت کی مسئلہ اور فرض تنہا پڑھنے
کو نہیں کفایت کرتی نیت جب تک نہ کہی ظہر یا عصر پس اگر نیت کی فرض وقت کی اور نہ معین کیا
وقت کو درست ہی لیکن بیچ جمعہ کی نہیں درست ہی اور نہیں شرط ہی نیت گنتی رکعتوں کی اور
اگر نیت کی فرض اور نفل کی اکٹھی تو جائز نہ ہونگی فرض نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام محمد کے
نہ جائز ہونگی فرض مسئلہ اگر شروع کی فرض ساتھ نیت کی پھر گمان ہوا کہ نفل ہیں پس پڑھا اوپر
نیت نفل کے جب فراغت ہوا تو ادا ہوئی فرض اور اگر اللہ اکبر کہہ کر نیت نفل سے شروع
کی پھر اللہ اکبر کہکر فرض کی نیت کری پس ہوا شروع کرنے والا فرض کا اور اگر ایک رکعت
پڑھی ظہر کی پھر دوبارہ شروع کی نماز عصر یا نفل کے ساتھ اللہ اکبر کی پس ٹوٹ گئی نماز ظہر

اور صحیح ہوئی نماز جو شروع کی ساتھ اللہ اکبر کے اور اسطرح شروع کی نماز فرض کی اور پھر شروع کی ساتھ
اللہ اکبر کے نماز نفل کی تو صحیح ہوگئی نماز نفل کی مسئلہ اگر پڑھتا ہی نماز تنہا پھر اللہ اکبر کہکر نیت کی بعد اسکے
امام کی صحیح ہوگئی نماز اوسکی ساتھ امام کی مسئلہ اگر پڑھی ایک رکعت ظہر کی اور پھر اللہ اکبر کہا اور نیت کی
ظہر کی پس نماز ہوگئی ظہر کی اگر نیت کی ولسی اور اللہ اکبر کہا زبان سے درست ہوگئی پہلی رکعت بھی یعنی اگر بالفرض
پڑھیں چار رکعتیں اور پیرا سمجھا اسنے کہ پہلی رکعت جاتی رہی ہی نہیں قاعدہ کیا اور پڑھیں رکعت کے
تو جاتی رہی نماز اوسکی مسئلہ اگر نیت کی دو فرضوں وقتوں کی یعنی ظہر اور عصر کی پس ادا ہوگئی وہ نماز
کہ جسکا وقت موجود ہے اور اگر نیت کی دو قضا نمازوں کی پس ادا ہوگئی اول وقت کی مسئلہ اگر
نیت کی قضا اور وقت کی اکہٹی تو ادا ہوگئی قضا مگر جب کہ آخر وقت ہو وقتی نماز کا تو وقت کی
ادا ہوگئی مسئلہ نہیں ضرور ہی امام کو نیت امامت کی مگر واسطے عورتوں کے مسئلہ مقتدی
نیت کرے تابعداری امام کی اور نہیں کفایت کرتا مقتدی کو فقط نیت فرض اور تعین فرض کی
اور اگر نیت کی تابعداری کی ساتھ امام کے اور نہ مقرر کیا نماز کو تو درست ہی اور کہا قاضی خاں
نے کہ نہیں درست ہی اور یہی مختار ہی اس واسطے کہ اقتدی جیسا فرض میں ہی ویسا نفل میں پس
جبتک نہ معین کریگا نماز کو نہ متعین ہوگی اور یہی حکم ہی جسوقت کہ نیت کی نماز پڑھتا ہوں ساتھ
امام کے کہا بعضے علمانی نے کہ درست ہی اور مختار عدم جواز ہی اور اگر نیت کی کہ نماز پڑھتا ہوں
جو نماز پڑھتا ہی امام اور نہ نیت کی تابعداری امام کی پس نہیں درست ہی اسواسطے کہ واسطے
کے شرط ہی نیت اقتدی امام کی اور کہا بعضے علمانی نے کہ اگر انتظار کیا تکبیر امام کا اور تکبیر کہی بعد امام
تو صحیح ہوگا اقتدی اوسکا ساتھ امام کے اگرچہ نہیں حاضر کیا نیت کو وقت اقتدی کے اسواسطے کہ انتظار کرنا
تکبیر امام کا قایم مقام ہی نیت اقتدی کی اسطرح ہی صغیری میں اور اگر نیت کی کہ شروع کرتا ہوں نماز امام کے پیچھے
کیا علمانے فقہ نے کہ درست ہی اور اگر نیت کی جمعہ کی اور نیت کی تابعداری امام کی تو جائز ہی نزدیک علما
اگر نیت کی تابعداری امام کی اور نہ معلوم ہوا کہ کون شخص ہی امام صحیح ہی اقتدا اور اگر نیت کی ساتھ
امام کے اور وہ گمان رکھتا ہی کہ زید ہی اور پھر معلوم ہوا کہ عمر تھا تو صحیح ہوئی نماز اوسکی اگر جسنے
اقتدا کرنا ہو ساتھ زید کی اور نکلا عمر پس نہیں درست ہی اور افضل یہ ہی کہ نیت کرے اقتدا کی بعد اسکی کہ کہی امام اللہ اکبر

فصل ستائیسوں بیان وقت کی اول وقت نماز فجر کا وہی کہ صبح صادق طلوع ہو صبح
فجر یعنی صبح صادق اور وہ سفیدی ہی پھیلی ہوئی بیچ کنارہ آسمان کی اور صبح کاذب اوسکا
کہتے ہیں کہ طلوع ہوتی ہی سفیدی دراز طرف کنارہ آسمان کی پس پیچھے طلوع ہونے صبح کاذب کے
نہیں تمام ہوتا وقت عشا کا اور نہیں شروع ہوتا وقت صبح کا اور آخر وقت صبح کا وہی طلوع
ہونی آفتاب کی ہی اور اختلاف کیا ہی بیچ اوسوقت کی کہ نہیں جائز ہی بیچ اوسکے نماز
جو وقت کہ سورج نکلنا شروع ہو گیا کہا ابوبکر محمد بن فضل کے نہ کہ نہیں جائز ہی نماز جبتک کہ شعاع
اوپر آفتاب کے پھر جب جائز ہو نظر دیکھنے آفتاب سے تو درست ہی نماز اور کہا بعضوں نے کہ نہیں جائز
نماز جبتک کہ بلند ہو آفتاب ایک نیزہ یا دو نیزہ سے طرح ذکر کیا ہم خلاصہ شادی کی اور وقت اول ظہر کا جو وقت
کہ ڈھلی آفتاب اور آخر وقت ظہر کا جبکہ ہو ہر چیز کا دگنا سوائی سایہ ہو جیسی کے اوپر کہا امام محمد اور امام
عمر اور امام یوسف نے جب سوا ہو سایہ ہر چیز کا مثل اوسکے سوا سایہ اصلی کے اور اول وقت عصر کا وہی
کہ جو وقت تمام ہووے وقت ظہر کا اور آخر وقت عصر کا جبتک کہ متغیر ہووے آفتاب اور اول وقت
مغرب کا جبکہ غروب ہووے آفتاب اور آخر وقت اوسکا جبتک کہ نہ غایب ہو شفق اور وہ سفیدی ہے
بعد سرخی کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ وہ سرخی ہی اور اول
وقت عشا کا بعد غروب ہونے شفق کے ہی اور آخر وقت عشا جبتک کہ نہ طلوع ہووے صبح صادق اور
وقت نماز وتر کا وہ ہی کہ جو وقت عشا کا ہی لیکن حکم ہی حکم کہ پہلے ادا کریں فرض عشا کو اور بعد
اوسکے وتر کو مسئلہ ایک شخص نے فرض پڑھی ساتھ کپڑے کی جس کے اور وتر پڑھی ساتھ کپڑے
پاک کے پھر معلوم ہوا کہ فرض پڑھی کپڑے کے ساتھ جس کے پس دوبارہ پڑھی فرضوں کو اور نہ
قضا کرے وتر کو نزدیک ابوحنیفہ کی اور نہ نزدیک امام محمد کے اور امام ابو یوسف کی دوبارہ پڑھی
وتر کو وہی فصل اٹھائیسوں بیان وقتوں مستحب کے مستحب ہے بیچ نماز فجر کی
جو وقت کہ بہل جاوی سفیدی نزدیک علما ہماری کی تمام سال مگر بیچ دن ابر عید کی جلدی
پڑھی یہ حکم جلدی پڑھنے کا واسطے حاجیوں کے ہی اور مستحب ہے بہتدا کرکے پڑھنا نماز فجر کا بیچ
موسم گرمی کے لیٹے دیر کرکے پڑھی اور جاڑے میں سویرے پڑھی اور مستحب ہے بیچ عصر کے دیر کرنی جب

کہ نہ زرد ہو آفتاب اور مستحب ہے جلدی کرنا بیچ نماز مغرب کی اور مستحب ہے دیر کرنا بیچ نماز عشا کی
تہائی رات تک اور بعد اوسکی آدہی رات تک جائز ہی اور بعد آدہی رات کی بیخوفتک مکروہ ہی اگر عذر ہو
بغیر عذر کے اور بیچ سفر کے یہہ حکم ہی جس شخص کو بہروسا ہو اوپر جاگنی اپنی کے تو مستحب ہے کہ بیچ رات
اخیر کے وتر پڑہی اور جو شخص کہ نہ بہروسا رکہتا ہو اوپر جاگنی کے تو اول وقت پڑہی اور اگر ہی اون
ابر کا تو مستحب ہے تاخیر کرنا بیچ فجر اور ظہر اور مغرب کی اور جلدی کرنی بیچ نماز عصر اور عشا کے
فصل اونتیسویں بیچ بیان وقتون مکروہ کی مکروہ ہی نماز بیچ پانچ وقتونکی انمین سے
تین وقت مین مکروہ ہین تمام نمازین خواہ فرض ہون خواہ نفل ایک وقت طلوع آفتاب کی دوسرے
غروب آفتاب کی مگر نماز عصر اوسی دنکی درست ہی اور وقت زوال کی اور رہتا ہی ابو یوسف سے کہ جائز ہے
نماز نفل بیچ دن جمعہ کے وقت زوال کے اور نہین درست ہے نماز جنازہ و سجدہ تلاوت و سجدہ
سہو زوال کے وقت اور اگر قضا نماز پڑہی بیچ وقت زوال کے پس دوبارہ پڑہی اور اگر
تلاوت کی آیت سجدہ کی تو بہتر یہہ ہی کہ سجدہ نکری اوٹہا کر کیا تو دوبارہ نکری اور وقتونمین کہ
مکروہ ہین بیچ اوسکے نفل اور نہین مکروہ ہین بیچ اوسکے فرض قضا کی اور نماز جنازہ کی اور
سجدہ تلاوت ایک وقت طلوع ہونی صبح صادق سے نکلنی آفتاب تک مگر سنت فجر کی درست ہی اور
دوسری بعد نماز فرض عصر کے غروب ہونی آفتاب تک اور بعد سرخ ہونی آفتاب کے بہی مکروہ ہین جو
پڑہی نفل اسطرح پر ہوئے نماز فرض مغرب کے اور مکروہ ہین نفل جب پڑہی امام اوپر منبر کے واسطے
خطبہ کے دن جمعہ کے اور وقت تکبیر کے اور اگر شروع کی نفل اور بعد اوسکے چڑہا امام اوپر منبر کے
واسطے خطبہ کے تو توڑ دے نماز کو اور مکروہ ہین نفل بیچ پہلے نماز عیدین کے اور وقت خطبہ
عیدین اور کسوف اور استسقا کی اور اگر شروع کی نفل بیچ ان تین وقتون کے پس واجب ہی
ہی کہ توڑی نماز نفل کو اور اگر نہ توڑا پس تحقیق گنہگار ہوا اور نہین اوپر اوسکے دوبارہ پڑہنا
مسئلہ اور اگر شروع کیا نفلونکو بیچ دو فرقتون کی یعنی بعد طلوع ہونی صبح صادق کی
طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے تغیر ہونی آفتاب تک اور پہر توڑا اونکو تو لازم ہی کہ
قضا کرے مسئلہ اگر شروع کیا نفل بیچ وقت مکروہ کے اور پہر توڑا انکو تو قضا

امام سی اور اگر کہی اللہ اکبر پہلے کہنی امام سی تو نہین شروع ہوئی نماز اوسکی ساتہہ امام کی اور
نہ شروع ہوئی جدا امام سی تہہ روایت خواہر کی ہی اور کہا بعضون نے کہ شروع ہوئی نماز بعد امام
سی اور نہ شروع ہوئی ساتہہ امام کے یہہ روایت بیسیم کتاب اصل کے ہی اور کہا گیا ہی کہ اول قول امام
محمد کا ہی اور دوسرا قول امام ابو یوسف کا ہی مسئلہ اور اگر تکبیر کہی بعد تکبیر امام کے یعنی دوبارہ
کہی تکبیر اور نیت کری شروع ہو کی اور دوبارہ اقتدا امام کا کیا تو ہو گئی شروع ساتہہ امام کے اور قطع ہوی
پہلی نماز جو تہا بیسیم اوسکے اور بہتر یہہ ہی کہ تکبیر کہی مقتدی ساتہہ تکبیر امام کے نزدیک ابی حنیفہ کے
کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نی کہ تکبیر کہے بعد امام کے مسئلہ جسوقت تک ہوا مقتدی کو کہ تکبیر
پہلی تکبیر امام کی ہونی ہی پس حسم گیا جاویگا ساتہہ گمان غالب کے اور اگر دونون گمان
برابر ہین تو جائز ہو کی نماز فرض دوسرا قیام ہی اگر پڑہے فرض بیتہہ کر باوجود
قدرت ہونی قیام کے یعنی کہڑے رہنی کے پس نہین جائز ہی نماز اگر عاجز ہی قیام
سی بسبب مرض کے تو بیٹہہ کر پڑہی اور رکوع اور سجود کری اور اگر نہین طاقت
ہی رکوع اور سجود کی تو اشارہ سی پڑہی لیکن اشارہ کری واسطی سجدہ
کے زیادہ رکوع سے اور نہ اوٹہاوی کوئی چیز آگے منہہ کے واسطی سجدہ
کرنے کے موافق فرمانی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اذا قدرت ان تسجد علی
الارض فاسجد والا فاومم براسک یعنے جسوقت کہ قادر ہو تو کہ سجدہ کری اوپر زمین کے
پس سجدہ کر اور اگر نہ قادر ہو تو پس اشارہ کر ساتہہ سر کی مسئلہ اگر رکہا تکیہ اوپر
زمین کے اور سجدہ کیا اوپر تکیہ کے تو بہی درست ہی ذکر کیا ہی بیسیم ذخیرہ کے
مسئلہ اگر قوت نہ ہو بیٹہنی کی تو چت لیٹی اور پاؤن پہیلاوی طرف قبلہ کی اور
اگر لیٹا اوپر کروٹ کی اور منہہ کیا طرف قبلہ کی اور اشارہ کیا ساتہہ سر کے
تو بہی جائز ہی اور اگر نہ مقدور ہو ساتہہ اشارہ کرنے سر کے تو نہ پڑہی نماز لیکن
نہین ساقط ہوی ذمہ اوسکے سے اگر ہو شیار ہی اور بیسیم ایک روایت کے
ہی کہ ہوش ہی رکہتا ہو تو بہی ساقط ہوی جب کہ عاجز ہووی حس و حرکت سی

ایک رات دن سی زیادہ اور نہ اشارہ کری ساتہہ انکہون کے اور بہوان کے اور دل کے اور جب کہ
اچہا ہووی اور طاقت ہووی حس و حرکت کی اور تہا وہ حالت بیماری مین ہہ شیار پس لازم ہوگی
قضا نماز موجب روایت پہلی کی اور اگر حالت بیمار مین بیہوش تہا تو نہین لازم ہوگی قضا اوسکی
مثل بیہوشی کے خلاصہ یہہ ہی کہ جو شخص بیہوش رہے ایک رات دن سی زیادہ اوجب ہوشین آوی
تو نماز قضا نہین ہی ذمہ اوسکے اور اگر کم ایک رات اور دن سی ہوشین آوی تو قضا کری نماز کی
اسیطرح جو کوئی بیمار ہووی ایسا کہ طاقت نہی اشارہ سی بہی نماز پڑہنی کی اور بیہوش بہی ہی ایک رات دن
سے زیادہ تو نماز قضا نکری اور اگر ہوش باقی رہی تو نزدیک بعضون کی قضا کری اور بعضون
کے نزدیک نہ قضا کری مسئلہ جو شخص طاقت رکہتا ہو کہڑی ہونی کی اور نہ طاقت رکہتا ہو
رکوع اور سجود کی پس نہین لازم اوسکو کہ کہڑا ہوکر پڑہی اور ذکر کیا ہیم ذخیرہ کی کہ طاقت ہی قیام
اور رکوع کی اور نہین طاقت ہی سجدہ کی تو بہی نہ قیام کری اور بیٹہہ کر پڑہی ساتہہ اشارون کی اور کہا
اکثر علمانی کہ اختیار ہی نمازی کو چاہی کہڑا ہوکر پڑہی ساتہہ اشارون کے چاہی بیٹہہ کر پڑہی
ساتہہ اشارون کی مسئلہ ایک شخص کہ بسبب چلک اوسکے کے زخم ہی اور بہتا ہی رکوع اور سجود
کرنے سے تو نماز پڑہی بیٹہہ کر ساتہہ اشارون کی مسئلہ ایک ضعیف ہی کہ کہڑی ہوکر نماز پڑہنی
سے پیشاب جاری ہوتا ہی یا ایک شخص کے زخم ہی اور کہڑا ہونی سے بہتا ہی اور بیٹہہ کر پڑہنی
سے نہین بہتا اوسکو چاہی کہ بیٹہہ کر نماز پڑہی اور جو سجدہ کرنی سے پیشاب بہتا ہو یا باوسرتی ہو تو
بیٹہہ کر اشارو سی پڑہی مسئلہ اگر ایک شخص کا بیٹہہ کر نماز پڑہنی سے جاری ہوتا ہی پیشاب اور لیٹ کر
پڑہی سی نہین جاری ہوتا ہی تو لازم ہی اوسکو کہ کہڑا ہوکر پڑہی نماز ساتہہ رکوع اور سجود کے
اگرچہ بہتا ہی پیشاب مسئلہ ایک شخص نماز پڑہتا ہی کہڑا ہوکر اور عاجز ہوتا ہی قرات پڑہنی سی بسبب کہڑی ہونکی تو چاہئی
کہ پڑہی نماز بیٹہہ کر ساتہہ قراۃ کی مسئلہ اگر ایک شخص نماز پڑہتا ہی اکیلا تو قادر ہوتا ہی اوپر قیام کے اور اگر پڑہتا ہی
جماعت سی تو نہین قادر ہوتا ہی اوپر قیام کے تو چاہئی شروع کری نماز ساتہہ امام کی کہڑی ہوکر اور بیٹہہ جاوی پہر
جب امام رکوع کا پس کہڑا ہو جاوی اور رکوع کری ساتہہ امام کی مسئلہ چاہئی کہ نماز پڑہی بیمار بیٹہہ کر اول سی آخر تک
جیسا کہ بیٹہتا ہی واسطی التحیات کی اور اسی فتوی ہی اوپر صحیح اوپر روایت امام محمد کی روایت امام اعظم سی ہی

مسئلہ بیچ ذخیرہ کے ہی کہ ایک عورت کی جنتی وقت نکلا سر بچہ کا اور خوف ہے
حاقی رہنی وقت نماز کا پس چاہیئے کہ وضو کرے اگر قدرت ہو اور اگر قدرت نہو تو تیمم
کرے اور رہے سر بچہ کا بیچ ہنڈیا کے یا بیچ گڑھی کی اور بیٹھ کر پڑھی نماز ساتھہ رکوع
اور سجود کے اور اگر نہ ہو وی قدرت رکوع اور سجود کی پس پڑھے نماز ساتھہ اشارون
کے مسئلہ اور اگر مثل ہین دو توام ایک شخص کے اور نہین موجود ہی پاس اوسکے کوئی
شخص کہ وضو کروائی اوسکو یا تیمم پس چاہیئے کہ ملی دونو ہاتھون اور مونہہ کو ساتھہ
دیوار کے واسطے تیمم کے اور نماز پڑھی پس اب مقام غور کا ہی بیچ ان مسئلون کے کہ ہر گز نہین
پایا جانا عذر تاخیر نماز کا افسوس اور مقام حیرت کا ہی واسطے کرنیوالون نماز کے کہ کیونکر ترک
کرتے ہین نماز کو بیچ حالت تندرستی کے مسئلہ اگر پڑھی نماز تندرست نی کھڑے ہو کر
تھوڑے سی پس پیدا ہوئی کوئی بیماری کہ طاقت کھڑی ہونی کی نہی پس چاہئی کہ بیٹھہ
کر پڑھی باقی نماز کو رکوع اور سجود کے ساتھہ اور اگر نہین ہی طاقت رکوع اور سجود کی ہی تو
پورا کرے اشارون سے اور اگر نہین ہی طاقت بیٹھنی کی ہی تو چت لیٹ کر پورا کری نماز کو
مسئلہ اگر نماز پڑھتا ہی بیمار بسبب عذر کے بیٹھہ کر اور بیچ نماز کے تندرست ہوا پس
چاہیئے کہ کھڑا ہووے اور پورا کرے باقی نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور نزدیک
امام محمد کے از سر نو شروع کری نماز کو اور اگر نماز پڑھی تھوڑی سے ساتھہ اشارون کی پھر قادر ہوا
بیچ نماز کے اوپر رکوع اور سجود کے پس چاہئی کہ از سر نو شروع کری نماز کو نزدیک سبکے
اور جائز نہین نفل پڑھنی بغیر عذر کے اور اگر شروع کری نفل کھڑی ہو کر بغیر عذر کے اور پھر تھک
گیا پس نہین مضایقہ ہی کہ لگا دی تکیہ ساتھہ دیوار کے یا ساتھہ عصا کی یا بیٹھہ جاوی پس بسبب
عذر کے یہہ جائز ہی نزدیک سبکی اور اگر تکیہ لگا یا بغیر عذر کے تو مکروہ ہی نزدیک سبکے اور اگر بیٹھا
بغیر عذر کے اور شروع کی کھڑی ہو کر تو جائز ہی ساتھہ کراہت کی نزدیک ابو حنیفہ کی مسئلہ
اور جائز ہین نفل اوپر گدھا اور خچر کی پڑھنی واسطے مسافر کی نزدیک سبکی اور واسطے غیر
کے نزدیک ابو حنیفہ کی جائز نہین اور فرض بھی درست ہین بسبب عذر کی کہ اوپر بیان کی گئی ہین

بیسچ فصل تیمم کے جیسا کہ ساتھہ خوف بیماری اور دشمن اور درندہ اور کیچڑ کے اور سایہ ہی
حکم ہی واسطے اوس آدمی کے کہ سوار ہی اوپر چارپایہ کی اور نہیں طاقت رکھتا اوترنی کی یا اوتر
ہو کہ نہیں موجود رکھتی ہو کوئی محرم تو پڑہیں یہہ دونو اوپر سواری کی لیکن جو شخص کہ نماز پڑہی
اوپر سواری کی تو چاہی کہ اشارہ کرہی ساتھہ رکوع کی اور سجدہ کی اور کرہی اشارہ سجدہ کا زیادہ
رکوع سے مثل اوس شخص کے کہ جو پڑہتا ہی نماز بیٹھہ کر ساتھہ اشارون کے اور اگر سجدہ کیا اوپر اوس
چیز کے کہ جو رکھی ہی نزدیک اوسکے اوپر پشت جانور کے یا سجدہ کیا اوپر زمین کے تو نہیں درست
ہی نماز اسواسطے کہ نماز اوپر چارپایہ کی مقرر کی گئی ساتھہ اشارون کے اور اگر ہی اوپر زمین کے
نجاست تو نہیں منع کرتی نماز کو اور کہا بعضون نے کہ منع کرتی ہی اور قول پہلا بیسچ ظاہر روایت کے
ہی مسئلہ اور اگر پڑہی فرض بیسچ کشتی کے بیٹھہ کر بغیر عذر کے فرض تیسرا قرات ہی قرات کہو
ہین صحیح کرنا حرفون کا ساتھہ زبان کے اسطرح پر کہ سنی نفس اوسکا اور کہا گیا ہی کہ جسوقت صحیح کیا
حرفون کو تو جائز ہی نماز اگرچہ نہ سنی نفس اوسکا اور فرض ہی قرات بیسچ تمام رکعتون نفل کے اور وتر
اور فرضون دو رکعت والونکی لیکن بیسچ تین رکعت فرض یا چار رکعت والونکی فرض ہی بیسچ دو رکعت
کے بغیر تعین کرنے کے یعنی چاہی دو رکعت اول مین یا دو رکعت آخر مین یا ایک اول اور تیسر مین یا اول
اور چوتھے مین یا ایک دوسری مین اور تیسر مین یا ایک دوسری اور چوتھی مین قرات پڑہی اور افضل
ہی کہ پڑہی بیسچ دونو اول کے مین اور بیسچ دو رکعتون اخیر کے اختیار ہی چاہی قرات پڑہی چاہے
تسبیح پڑہی چاہے خاموش رہی اور اندازہ قرات فرض کا ایک آیت ہی اگرچہ چھوٹی ہو
مثل قول اللہ تعالی کے ثم نظر جہہ نزدیک ابی حنیفہ کے ہی اور نزدیک امام محمد اور امام ابی یوسف
کے فرض ہین تین آیتین چھوٹی یا ایک آیت بڑی مثل تین آیت چھوٹی کے مسئلہ جسوقت کہ
پڑہی ایک آیت کو وہ کلمہ ہی جیسے کہ بیسچ سورہ الرحمن کے ہی مدہامتان یا وہ ایک حرف ہی
جیسے قاف یا صاد یا نون اختلاف کیا ہی علمائی بیسچ اوسکے صحیح یہی ہی کہ نہیں جائز ہی
اور اگر پڑہی آیت بڑی مثل آیت الکرسی یا آیت مداینہ کی یعنی یا ایہا الذین آمنو اذا تداینتم
اس تمام آیت سے تہوڑا سا بیسچ ایک رکعت کی اور تہوڑا سا بیسچ دوسرے رکعت کے پس اختلاف کیا ہی

پھر اوسکی صحیح یہی کہ جایز ہی اور یہ قول ابی حنیفہ کے اور جو شخص نہین جہاںپر ہ سکتا مگر ایک آیت پوری نہین
لازم ہی دوبارہ پڑہنا اوس آیت کا نزدیک ابوحنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی لازم
کرتین دفعہ پڑہی اوس آیت کو فرض چوتہا رکوع ہی رکوع کہتی ہین جہکنا کمر کا ساتہہ سر کے اور اگر
جہکایا سر کو تہوڑا اور برابر کیا سر کو ساتہہ خم کمر کے اگر ہی قریب رکوع کی نجایز ہی نماز اور اگر
ہی قریب قیام کے پس نہین جایز ہی رکوع اوسکا مسئلہ ایک شخص بیچ رکوع کی ملا ساتہہ
امام کے اور نیت باندہی اوسنے خم کئی ہوئی پشت کی یعنی قریب رکوع کے پس شروع ہوئی نماز
اوسکی مسئلہ ایک شخص کہڑا ہی اور پہنچا ہی خم کمر تک پن اوسکے کا نوبت رکوع کی نہین جاہی اوسکو
کہہکا دی سر کو واسطے رکوع کے مسئلہ ذکر کیا بیچ عیون الفتاوی کہ اگر جسوقت پایا امام کو بعد
ایک سجدہ کرنیکے اور مقتدی نی رکوع کیا اور دو سجدہ کئی تو اس صورت مین فاسد ہوگئی نماز اوسکی مسئلہ
اور اگر پایا امام کو بعد رکوع کی سجدہ مین پس رکوع کیا اور دونو سجدہ کی تو نہین فاسد ہوتی نماز
اسواسطے کہ ایک رکعت کی زیادتی نماز کو توڑتی ہی اور کم ایک رکعت سے زیادتی نہین توڑتی نماز کو
مسئلہ جسوقت رکوع کیا مقتدی نی پہلے امام سی اور سر اوٹہایا پہلے رکوع امام سی پس نہین جایز
ہوا رکوع اوسکا اور جسوقت کہ پایا امام کو بیچ رکوع کے پس جایز ہوئی نماز اور جسوقت کہ پہنچا
طرف امام کی اور امام بیچ رکوع کے ہی اور نیت باندہی اور بیچ قیام کے ٹہیرا رہا یہانتک کہ
سر اوٹہایا امام نی رکوع سی تو نہین شریک ہوا بیچ پس رکعت کی اور اگر پایا امام کو بیچ رکوع
کے بقدر ایک تسبیح کی اور فرضیت رکوع کی اسقدر ہی کہ نام رکہا جاوی اوسکا رکوع یعنی سر اور
پشت کو ایک مرتبہ خم کیا جاوی اور اسیطرح فرضیت سجدہ کی ہی کہ ایک مرتبہ پیشانی کو اوپر زمین
کے رکہے تو شامل ہوا بیچ رکعت کی نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کے اور ذکر کیا بیچ ستم
استحبابی کے کہ اگر نہ ٹہیری بقدر تین تسبیح کے بیچ رکوع کی یا نہ پڑہی تین تسبیح تو نہین جایز
ہوئی نماز اور ذکر کیا بیچ زاد الفقہاء کی کہ کمتر تسبیح بیچ رکوع اور سجدہ کی تین مرتبہ ہین
اور اوسط پانچ تسبیح ہین اور اعلی درجہ سات تسبیح ہین فرض یا نچوان سجدہ ہی فرضیت
سجدہ کی ادا ہوتی ہی ساتہہ کہنی پیشانی اور ناک اور دو ہتہیلی اور دو نو پاؤن اور دونو

گھٹنوں کے اور اگر رکھی پیشانی اور نہ رکھی ناک جائز ہی نزدیک سبکی اور اگر بے عذر کی ہی تو
مکروہ ہی اور اگر رکھی ناک اور نہ رکھی پیشانی تو جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ کی اور امام یوسف
اور امام محمد کے نزدیک نہیں درست ہی ساتھ ناک کی مگر جب کہ کوئی عذر ہو بیچ پیشانی کے تو درست
ہی اور رکھنا واسطی سجدہ کی ٹھوڑی کو یا کان کو پس نہیں درست ہی اگرچہ عذر سی ہو بلکہ اشارہ
کری اور رکھنا دونو ہاتھوں اور دونو گھٹنوں کا واسطی سجدہ کی نہیں فرض ہی نزدیک علما ہماری
کے اور نزدیک امام زفر اور امام شافعی کے فرض ہے مسئلہ اگر نہ رکھا گھٹنا بیچ سجدہ کے
اوپر زمین کے پس جائز ہی سجدہ بیچ صحیح مذہب کی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکھی دونو
پاؤں اوپر زمین کے تو نہیں جائز ہی سجدہ اور اگر رکھا ایک پاؤں تو جائز ہی مسئلہ اور اگر سجدہ
کیا بسبب اژدہام کے اوپر ران اپنی کے تو جائز ہی نزدیک ابوحنیفہ کے اور اگر سجدہ کیا اوپر
گھٹنے کے تو نہیں جائز ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اوپر پشت ایک شخص کے اور وہ بیچ
نماز کے ہی تو درست ہی اگر وہ شخص بیچ نماز کی نہیں ہی تو نہیں جائز ہی مسئلہ اور اگر ہی
جگہہ سجدہ کی بلند جگہہ پاؤں سی بقدر دو اینٹوں کے کھڑی ہوئی کے تو جائز ہی اور اندازہ اینٹوں
بنمارکا بقدر پاؤ گز کی ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اوپر بیچ عمامہ کے یا اوپر کپڑی زیادہ کے
اوپر جگہہ پاک کے تو جائز ہی نزدیک علما ہماری کے اور کپڑا زیادہ مثل دامن اور گوشہ چادر وغیرہ کو
کہتے ہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہیں درست ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اوپر آستین یا کلی انگرکھہ
کی اوپر جگہہ جس کے نہیں جائز ہی اور بیچ ایک روایت کے جائز ہی مسئلہ اور اگر رکھا نیچی پیشانی کے
باندھہ یا کرتہ اوپر جگہہ پاک کے بسبب گرمی یا سردی یا مٹی کے اور سجدہ کیا تو جائز ہی لیکن گفتگو بیچ کراہت
کے ہی مسئلہ اگر سجدہ کیا اوپر برف یا گھاس یا بھوسہ یا روئی کی اگر دھنس گیا سر بیچ زمین ان
چیزوں کے تو نہیں جائز ہوگی نماز اور اگر نہ دھنسی سر بیچ اوسکے تو جائز ہی نماز اوپر اوسکی مسئلہ
اگر سجدہ کیا اوپر چانول یا چینا یا جوار کے نہیں جائز ہی اور اگر سجدہ کیا اوپر گندم یا جو کی تو جائز ہی لیکن سجدہ کرنا
اوپر چانول یا روئی دھنکی ہوئی کی درست ہی کہ ہووین وہ بیچ گوندنے کی مسئلہ پوچھا نصیر بن یحیی
سی کہ اگر سجدہ کیا چھوئی تپہر پر تو درست ہے جواب دیا کہ اگر زیادہ پیشانی تپہر پر ہی تو درست ہی اور نہیں تو نہیں درست

فرض جیسا قعدہ اخیر ہی اور وہ فرض بقدر تشہد کی ہی اور ظاہر ہوگی فرضیت اسکی ان مسئلو
انشاء اللہ تعالی مسئلہ ایک شخص نے پڑہی نماز ظہر کی پانچ رکعت مع رکوع سجود کی اور قعدہ
کیا بیچ پوتھی رکعت کی پس ہوگئی اوسکے نفل اور فرضیت باطل ہوئی مسئلہ مسافر نے بحالت اقتدا
کیا مقیم کا بیچ نماز قضا کے نہین صحیح ہی اقتدا اوسکا اسواسطی کہ قعدہ پہلا مسافر کا فرض ہے
اور مقیم کا واجب ہی پس ہوئی تابعداری فرض پڑہنی والیکے ساتہہ نفل پڑہنے والی کے مسئلہ
جسوقت کہ یاد کیا بعد تمام کرنے نماز کے سجدہ تلاوت کا پس پہر گیا واسطی سجدہ تلاوت کی تو باطل
نہوا قعدہ اخیر کا اوسکا اب جبتک کہ قعدہ نکریگا بعد سجدہ کے بقدر التحیات کی تو نماز فاسد ہو
مسئلہ اگر سویا یعنی اونگ گیا ایک شخص بیچ تمام قعدہ اخیر کے پس جب جاگی تو لازم ہی کہ ٹہرے
بیچ قعدہ کے بقدر التحیات کی اور اگر نہ ٹہرا تو فاسد ہوئی نماز اسواسطی کہ افعال نماز کے بیچ حالت
سونے کے نہین محسوب ہوتی جیسا پڑا ایک شخص نے سوتی مین یا رکوع کیا سوتی مین یا سجدہ کیا
سوتی مین تو محسوب نہوگا یہہ مسئلہ اکثر واقع ہوتا ہی خاص کر بیچ نماز تراویح کی اور اکثر لوگ اس
سے ناواقف ہین مین فرض ساتوان باہر آنا نماز کا ہی اپنے قصد سے یعنی باہر آنا اپنی قصد سے
نماز کا فرض ہی نزدیک ابو حنیفہ رح کے خلاف ہی امام محمد اور ابو یوسف کی یہان تک کہ اگر حدث
کیا جانکر ایک شخص نے بیچ قعدہ اخیر کے بعد تمام ہونے کے بقدر التحیات کے یا کلام کیا یا کوئی حرکت
ایسی کی کہ توڑتی ہی نماز کو پس تمام ہوی نزدیک سبکے اور اگر حدث ہوا بعد بیٹہنے اور پڑہنے
التحیات کی بغیر قصد مصلی کے تو تمام ہوئی نماز اوسکی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف کی اور
نزدیک ابو حنیفہ رح کے فاسد ہوگیا اور بیٹہے بیچ قعدہ اخیر کے اور نکلی نماز سے اپنے قصد سے
اور نکلتی ہین اس اختلاف سے یہ مسئلہ اور وہ یہہ ہین کہ تیمم کرنیوالی نے جب دیکہا پانی کو بعد
بیٹہنے قعدہ اخیر کے بقدر التحیات کی یا نہا تیمم کرنیوالا موزہ کا پس تمام ہوی مدت مسح اوسکی کے
یا اوتارا موزہ کو ساتہہ فعل تہوڑیکی یا امی نہا سیکہی اوسنے سورت یا آیت قرآن کی یا برہنہ نہا
یا اوسنے کپڑا یا اشارہ کرنیوالا نہا قادر ہوا اور پر رکوع اور سجود کی یا دآیا اوسکو کہ ذمہ میری
ایک نماز قضا کی ہی وضو ہوا امام قاری اور خلیفہ کیا امی کو یا نکلا آفتاب بیچ نماز فجر کے

یا شروع ہوا وقت عصر کا بیچ نماز جمعہ کی یا مسح کیا تہا اوپر پٹی کے کہ وہ کری اچھی ہو کی جسم
یا صاحب عذر تہا اب جاتا رہا عذر اوسکا پس ان بارہ صورتوں میں فاسد ہوئی نماز نزدیک
ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی تمام ہوئی نماز فرض انہوں کے تعدیل ارکان
ہی یعنی ٹہہرنا بیچ رکن کے فرض ہی نزدیک ابی یوسف کی کہ ثابت ہی حدیث سی ذکر کیا اسکو
یعنی بیچ اول فرائض کے اور نزدیک امام محمد اور امام ابو حنیفہ کی واجب ہی فصل تیسوین
بیچ بیان واجبات کی واجب ہی معین کی الحمد اور قرآن کا بیچ اول دو رکعت کی اور واجب ہے
ایک بار الحمد کا پڑہنا بیچ اول کے دو رکعت کی اور پڑہنا الحمد کا پہلی سورت سی اور ملانا سورت
کا یا آیتوں کا بیچ اون نمازوں کی کہ ثابت ہوا ہی جیسا کہ بیچ دو رکعت فرض فجر اور مغرب کے
اور عشا اور جمعہ اور عیدین کے اور آہستہ پڑہنا بیچ اون نمازوں کی کہ حکم ہی آہستہ پڑہنی کا جیسا کہ
نماز ظہر اور عصر کی اور پڑہنا دعا قنوت کا بیچ وتر کی اور پڑہنا تشہد کا بیچ دو نو قعدہ کی اور
بیچ ایک روایت کی فقط بیچ قعدہ اخیرہ کے پڑہنا واجب ہی اور نماز سے خارج ہونا بہ
سلام کے اور سجدہ تلاوت کا اور دو سجدہ سہو کے اور تکبیرات عیدین کی اور نفل کرنا ایک
فرض کی طرف دوسرے فرض کی جیسے کرکوع سی اوٹہنے کے سجدہ میں جاوی اور آسین
تاخیر کرے فصل تیسوین بیچ بیان طریقہ سنت کی طریقہ مسنون یہ ہی جب وقت کرا رادہ
کری کوئی شخص بیچ کہ شروع کری نماز پس سنت کری اور ٹہالی دونو ہاتہو تکو دونو انتہیوں سے
اوپر تکبیر کہے یعنی اللہ اکبر کہے اور اوٹہاوے دونو ہاتہو تکو ساتہہ ابتدا کہنے کے اور ذکر کیا بیچ ہدایہ کے
کہ اوٹہاوی اول ہاتہو تکو پھر اللہ اکبر کہے یہاں تک کہ مقابل ہوں انگوٹہی کانو تکی لوو سے اور
اوگلیون کو اپنی حال پر یعنی نہ بہت کشادہ رکہے نہ بہت تنگ رکہے اور رخ ہتیلی کا مقابل رکہے
طرف قبلہ کی اور عورت اوٹہاوی ہاتہو تکو چہاتیون تکسا اور پہنچے سر انگلیونکا کاندہی تک
اور مقتدی تکبیر کہے ساتہہ تکبیر امام کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی تکبیر کہی
بعد تکبیر امام کے اور یہہ اختلاف ہی بیچ یہہ ہونے کے اور نہ ترک کری ہاتہہ اوٹہانا تکبیر وقت
شروع نماز کے اور اگر عادت پکڑیگا تو گنہگار ہوگا اور رکہی داہنی ہاتہہ کو اوپر بائین

ہاتھ کے اور پکڑے سیدھی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اور رکھے دونوں ہاتھ نیچے ناف کی اور عورت رکھے اوپر چھاتی کے اور پڑھے سبحانک اللہم آخر تک اور اگر پڑھے جل ثناءک تو منع نہیں کیا جاویگا اور جو نہ پڑھے تو حکم نہ کیا جاویگا اور پڑھے باقی مذہب آخر تک نزدیک ابی یوسف کی ہیچ ایک روایت کے پہلے تکبیر اور نیت کی اور ہیچ دوسری روایت کی بعد تکبیر کے اور نزدیک امام حنیفہ اور امام محمد کے کہی پہلی نیت سے اور نکہی بعد نیت کی بالاجماع اور پھر اعوذ پڑھے لیکن نہ اعوذ تاہم سبحانک اللہم کی اور چاہئی کہ پڑھے مقتدی ساتھ سبحانک اللہم کے اور ہیچ عیدین کی پڑھے پہلی تکبیر وتسمی اور مسبوق بھی پڑھے اعوذ کو ساتھ سبحانک اللہم کے جب بادی امام کو آہستہ پڑھتا ہوا اور مسبوق اوسکو کہتی ہیں جو درمیان نماز کے شامل ہو پھر جسوقت کہ کھڑا ہووے مسبوق واسطی پورا کرنی باقی نماز کے چاہئی کہ پھر اعوذ پڑھے اسیطرح ذکر کیا ہیچ ملتقط کی اور اگر بادی امام کو پکار کے پڑھتا ہوا تو چاہئی کہ سنے اور چپکا رہے اور کہا بعضوں نے کہ پڑھے سبحانک اللہم جب دم لیوے امام ایک ایک کلمہ درمیان دم لینے امام کے اور روایت فقیہ ابی جعفر سے ہی کہ اگر بادی امام کو ہیچ نہ کی تو سبحانک اللہم پڑھے نزدیک سبکی ذکر کیا اسکو ہیچ ذخیرہ کی اور ہیچ نماز جمعہ اور عیدین کی اگر ہی مقتدی دور امام سے تو اختلاف کیا ہی متاخرین نے ہیچ اسکی اور جسوقت کہ پاوے ہیچ رکوع کی تو تحمل کرے دلیل یہ کہ اگر پڑھونگا سبحانک اللہم کو تو شامل ہونگا رکوع میں تو پڑھے ہی بلکہ رکوع کرے اور تابعداری کرے امام کی اور اسیطرح حکم ہی اگر پاوے ہیچ سجدہ پہلے کے پس نکرے رکوع اور نہ ہوگا پانی والا رکعت کا جب تک نہ شریک ہو ساتھ امام کی ہیچ کل رکوع کے یا بقدر تسبیح کی اور ہیچ ذخیرہ کی ہی کہ اگر رکع کیا نیست کو ہیچ رکوع کی تو پاوے رکعت کو خواہ بقدر تسبیح کے پاوے ہو یا نہ پاوے ہو اور اگر بادی ہیچ قعدہ کے پس چاہئی کہ نیت باندھی اور بیٹھ جاوے اور کہا بعضوں نے کہ ثنا پڑھ کر بیٹھی اور نہ اعوذ پڑھے مگر بعد ثنا کی پھر بسم اللہ پڑھے اور ہیچ ہر رکعت کے پڑھے بسم اللہ واسطی احتیاط کے یہ نزدیک اکثر مشائخ کی ہی اور امام جسوقت قرات پکار کر پڑھے ہی تو بسم اللہ پکار کر نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے اور اگر قرات آہستہ پڑھے ہی تو بسم اللہ آہستہ پڑھے اور اوپر شروع سورہ کی بسم اللہ کا پڑھنا نہیں چاہئی نزدیک ابی حنیفہ کے مگر نزدیک امام محمد کے پڑھے ہی جسوقت کہ آہستہ پڑھنی والا ہو پھر الحمد پڑھے ہی اور جب امام ولا الضالین کہے تو چاہئی کہ امام

اور مقتدی دونو آمین کہین آہستہ سی اور پہر ملا وی سورۃ یا تین آیتین اور اگر ملائی اوسنے
ایک آیت یا دو آیت تو نہین لکھی گئی کراہت سی اور اگر ملائی تین آیت تو نکلا کر آہستہ سی اور
نہین داخل ہوا پہر مستحب کے اسواسطی کہ واجب ہے ملانا سورہ کا یا آیتون کا ساتھہ الحمد کے فصل
چونتیسوین بیچ بیان مستحبات قراۃ کی مستحب یہہ ہی کہ پڑہی بیچ سفر کے حالت
ضرورت مین الحمد اور سورۃ جونسی کہ چاہی اور بیچ حالت اختیار کی بیچ وقت فجر اور
ظہر کے سورۂ بروج اور مثل اسکے پڑہی اور بیچ نماز عصر اور عشا کی کم اس سے اور
بیچ نماز مغرب کی پڑہی ساتھہ قصار کی اور بیچ حضر کی یعنی اگر مسافر نہ ہو جسوقت کہ خوف
ہو فوت ہونی وقت کا تو پڑہی اسقدر کہ نہ فوت ہو وی نماز اور اگر نہ خوف ہو فوت ہونے
وقت کا تو پڑہی بیچ فجر کے چالیس یا پچاس یا ساٹھہ آیتین اور بیچ ظہر کے مثل اسکے یا کم اس
سے اور بیچ عصر اور عشا کی پڑہی مثل اسکے یا کم اسی اور بیچ مغرب کی قصار مفصل پڑہی اور
کہا صاحب قدوری نی کہ پڑہی بیچ نماز فجر اور ظہر کے طوال مفصل اور بیچ عصر و عشا
کے اوساط مفصل اور بیچ مغرب کے قصار مفصل اور طوال مفصل سورۂ حجرات سی
سورۂ بروج تک کو کہتی ہین اور اوساط مفصل سورۂ بروج سی سورۂ لم یکن تک اور قصار مفصل
سورۂ لم یکن سی آخر قرآن تک کو کہتی ہین اور دراز کری امام پہلے رکعت فجر کو دوسری سی
اور باقی نمازون مین دونو رکعتین برابر کری نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک
امام محمد کے مستحب ہے کہ بڑہی کری پہلی رکعت سب نمازون مین اور دراز کرنا
دوسری رکعت کو پہلی رکعت سی مکروہ ہی نزدیک سبکے اگر زیادہ
کے ہون تین یا زیادہ تین آیتون سی یعنی اول رکعت سے دوسرے
رکعت مین تین آیتین زیادہ کے گئی ہون اور ایک آیت یا دو
آیت کے زیادہ کرنے سے مکروہ نہین ہوتے اور بیچ سنت
اور نفل کے برابر کرے دو رکعتین مگر جن نمازون مین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہو اور

اور جب فارغ ہو قراۃ سی تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کری اور لایق ہی شروع اللہ اکبر کا
وقت جبکہ رکو کی کری اور تمام اللہ اکبر کا جب کہ جبکی رکوع مین اور کہا بعضون نی اگر
تمام کیا قرات کو رکوع جاتی وقت تو کچھ مضایقہ نہین اگر باقی رہا سو قرائت سی ایک
حرف یا ایک کلمہ اور صحیح اول ہی اور رکھی دونو ہاتھہ اوپر گھٹنونکی اور کشادہ رکھی انگلیان
اور فراخ رکھی پشت کو اور برابر رکھی پشت اور سر کو یعنی سر کو پشت سی اونچا نکرے
اور نیچا رکھی اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہی اور اگر زیادہ کہی تو افضل ہی اور ختم
تسبیح کو اوپر گنتی طاق کی کری اور اگر پورہا ایک مرتبہ یا نو پورہا پس جایز ہی نماز لیکن
مکروہی اور روایت ہی ابی مطیع سی کہ تسبیح رکوع اور سجود کی رکن ہین اگر ترک کیا تسبیح
کو تو نہین جایز ہی نماز اور نہین لایق سی واسطی امام کی کہ زیادہ تسبیح کری اسقدر کہ بجیدہ
ہوویں مقتدی اس واسطی کہ یہ بسبب نفرت کا ہی نفرت کرنا نماز سے مکروہی اور اگر
دراز کیا امام نی رکوع واسطی شریک ہونی مقتدیونکی نہ واسطی تقرب الی اللہ کی پس تحقیق
مکروہی مگر کفر نہ کہا جاویگا اسواسطی کہ نہین نیت ہی عبادت غیر کی اور اگر دراز کیا رکوع
واسطی قرب اللہ کے یعنی واسطی ثواب کی تو جایز ہی اور کہا بعضون نی کہ طول کری تسبیح
کو یعنی قراۃ سی کہی اور واسطی آنی والی کے تسبیح کو زیادہ نکہی پھر رکوع سے سر اٹھاتی
وقت لہی سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی ربنا لک الحمد کہین مگر مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ
بھی اور اکیلا پڑہنی والا دونو کہی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی امام بھی دونو
کہی اور یہ ایک روایت کی ہی کہ اللھم ربنا لک الحمد سی زیادہ نکہی اور انگار رکھی دونو
ہاتونکو بیچ قومہ کے اسیطرح ذکر کیا ہی صدر الشہید نی بیچ واقعات اور بیچ صلوۃ جنازہ
اور دعا قنوت اور وقت تربنی سبحانک اللھم کی پکڑی ہاتھہ ساتھہ ہاتھہ کے
موافق قول اکثر علماء کی اور بیچ تکبیرات عیدین کے لٹکا دی ہاتونکو اور بیچ جس وقت قرار پکڑی
بعد اوٹھی رکوع کی پھر جاوی اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ مین جاوی اور دو سجدہ کری پر
اول یکبی دونو کہنی پھر ہاتھہ پھر پیشانی درمیان ہاتونکی اور فراخ رکھی دونو بغلونکو

بازو سے اور پیٹ کو رانو سے جدا رکھے اور پنڈلیکو زمین سے اور عورت ملا رکھی ان سبکو اور
کہی سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ اور یہہ ادنی ہی اگر زیادہ کہی تو افضل ہی مگر اور پر گنتی
طاق کی تمام کری اور پھر اوٹھا وی سر کو اور بیٹھی اور رکھی دونو ہاتھونکو اوپر رانو کے
اور قرار پکڑی اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کری اور اگر تھوڑا سا سر اوٹھا کر سجدہ کیا
اگر قریب ہی طرف سجدہ کی تو یہہ سجدہ نہین جایز ہونیکا اور جسوقت فارغ ہو سجدہ سے
کھڑا ہو وی بی سہارہ مگر ساتھہ عذر کے جایز ہی سہارا لینا اور پر ہی دوسری رکعت
مثل پہلی کے لیکن نہ نیت باندہی نہ ہاتھہ اوٹھا وی اور نہ اعوذ پڑہی جب دوسرا سجدہ
کر چکی دوسری رکعت کا تو بیچھا وی بائین پاونکو اور بیٹھی اوپر اوسکی اور داہنی پانکو
کھڑا کری اور موڑہہ کر سے اونکلیون پاونکا طرف قبلہ کے اور رکھی دونو ہاتونکو اوپر
رانو کے اور انگلیونکو نہ بند رکھی اور نہ کھلا رکھی بلکہ انکی حال پر چھوڑ دے پھر التحیات پڑہے
عبدہ ورسولہ تک نہ زیادہ کری اوس پر بیٹھ قعدہ پہلی کے اور اگر زیادہ کیا تو کہا بعضی علما
کہ اگر پڑہا اللھم صل علی محمد بھولکر تو واجب ہین دو سجدہ سہو کے اور کہا امام محمد اور ابو یوسف
نے کہ جب تک نہ کہی وعلی ال محمد بھول کر تو نہین واجب سجدہ سہو اور نزدیک امام حنیفہ
کے اگر زیادہ کیا ایک حرف بھی تو بھی واجب ہے سجدہ سہو کا اور اکثر علما کی نزدیک ہے
ہی اور جسوقت کھڑا ہو واسطی رکعت تیسری کی تو نہ سہارا لی اوپر زمین کے ہاتھ سی اور اگر لیوی
تو کچھہ مضایقہ نہین اور اگر فرض پڑہتا ہی تو اخیر کے دو رکعت مین اختیار ہی چاہی پڑہی
چاہی نہ پڑہی چاہی خاموش رہی لیکن پڑہنا بہتر ہی فقط الحمد کا اور نہ زیادہ کری کوئی
چیز اور جو کوئی ملا دے سورت بھول کر تو واجب ہی دو سجدہ سہو کی نزدیک ابو یوسف
کے اور بیچ ظاہر روایت کی نہین واجب ہی لیکن جسوقت کہ سنت ہون یا نفل تو
شروع کرے جیسا کہ شروع کرتا ہی بیچ رکعت اولی کے یعنی شروع کری رکعت تیسری کی
بھی ساتھہ تناد اور اعوذ کے اسواسطی کہ ہر شفع نماز علیحدہ ہی اور شفع دو رکعت کو کہتے
ہین اور بیٹھے بیچ قعدہ اخیر کے مثل قعدہ اول کے اور عورت بیٹھی دونو قعدونمین

اوپر کو لی باہین کے اور پاؤنکو بحالی طرف داہین کے اور التحیات پڑہی بعد اوسکے
درود پڑہی اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور استغفار پڑہی واسطے نفس اپنے کے
اور واسطے ماں اور باپ کی اگر ہین وہ مومن اور واسطے تمام مردون اور عورتون
مسلمانون کے اور دعائین وہ پڑہی جو کہ آئین ہین حدیثون مین اور وہ دعائین کہ
مشابہ ہین قرآن سی جیسا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ اور مثل اوسکی اور
دعائین حدیث کی جیسے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر
واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذ
بک من المأثم والمغرم یا پڑہی اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر
لی مغفرۃ من عندک وارحمنی اور پڑہی وہ دعا کہ مشابہ ہو کلام آدمیون کی جیسی اللھم انی
فلانۃ یعنی یا خدا جوڑ کر وادی مجہکو فلانی عورت یہان تک کہ اگر کہی اس عاکو درمیان نماز کے
تو فاسد ہو گئی نماز اور اشارہ کری کلمہ کے اونگلی سے جسوقت کہ پہنچی اشہد ان لا الہ الا اللہ کو
اور کہا بسیچ واقعات کی کہ نہ اشارہ کری اور فتوی اوپر پہلے کے ہی اور اشارہ
اسطرح پر کری کہ بند کری چہنگلی اور پاس کے اونگلی کو اور حلقہ کری بسیچ کی اونگلی کو
انگوٹہی سے اور جب فراغت ہووی سب دعاؤن سی تو اسلام علیکم ورحمت اللہ
کہے مونہہ پھیر کے داہنی طرف اور بسیچ اس سلام کی نکہے وبرکاتہ اسطرح
ذکر کیا ہی بسیچ محیط کی اور نیت کری سلام پہلی کے داہنی طرف کی فرشتہ اور مومنون کے اور اسیطرح
نیت کری واسطے سلام باہین طرف والون کے اور کہا بعضون نے کہ نیت کری اون فرشتون کی کہ محافظ
اوسکے ہین اور کہا بعضون نے کہ نیت کری کل فرشتون کے کہ ساتہہ اسکی ہین اسواسطی کہ مختلف حدیثین ہین
بسیچ گنتی اون فرشتون کی کہا گیا ہی کہ ساتہہ ہر مسلمان کے پچاس فرشتہ ہین اور کہا گیا ہی ہر
ایک سو ساتہہ فرشتہ ہین اور نیت کری مقتدی امام اپنی کی بسیچ سلام پہلی کے اگر امام داہنی
طرف یا مقابلہ مین ہی اور نیت کری مقتدی امام کی دوسری سلام مین اگر امام باہین طرف
لایق ہی نمازی کو کہ نظر رکہی قیام مین بسیچ جبکہہ سجدہ کی اور نظر رکہی بسیچ رکوع کے

پشت پاؤن پر اور نظر رکھی سجدہ کے طرف ناک کی اور نظر رکھے سجدہ کی طرف کو دلی
اوسنت ہی واسطی امام کی کہ آواز سلام دوسرے کے کہ ہو آواز سلام پہلی سے پس جو قت فراغت
ہو وی نماز سی اختیار ہی اسکو چاہی طرف داہنی یا بائین کے یا پشت کرکے بیٹھی یا کام کو اپنی
اوٹھہ جاوی بشرطیکہ کوئی نماز نہ پڑہتا ہو پیچھی اوسکے اور اگر پڑہتا ہو تو موہنہ کرنا طرف
اوسکے مکروہ ہی لیکن یہہ بیٹھنا امام کا اوسوقت درست ہی جب نہ ہووین بعد فرضون کے
سنتین اور اگر ہین سنتین تو چاہئی کہ کہڑا ہووی واسطی سنتونکی اسواسطی کہ تاخیر کرنا سنت
کا بعد ادا کرنی فرض کے مکروہ ہی پس جب کہ کہڑا ہوا تو اوس جگہہ نہ ادا کری سنتین بلکہ
پڑہ جاوی یا پیچھی ہٹ جائی یا داہین ہو جائین یا بائین ہو جائی یا گہر چلا جائی پس ادا
کری سنتین اوس جگہہ اور کہا بعضے علمائی کہ اگر امام ہی تو بائین طرف محراب کی سنتین پڑہی اور کہا شمس
الائمہ حلوائی نی یہہ جب ہی کہ نہو یہہ قصد اوسکی کے شغل کرنا سا تہہ دعا اور وظیفہ کی اور اگر معمول ہی اوسکا
وظیفہ کا کہ پڑہتا ہی بعد فرضونکی اوسکو چاہئی کہ اوٹھہ کہڑا ہوا اوسجگہہ سی کہ جہان نماز پڑہی ہے
اور پڑہی ورد اپنا اور چاہئی کی کوئی مسجد مین بیٹھہ کر پڑہ لی پہر کہڑا ہو کر سنت پڑہی دونو باتین
منقول ہی صحابہ سی اور جو ابتدا مین ذکر کیا گیا ہی مسئلہ دلیل ہی کراہت کی تاخیر کرنے
سنتونمین اور جو ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نے دلیل ہے جائز ہونی کی ذکر کیا ہی بیہیط
محیط کی اور مقتدی اور اکیلا شخص پڑہے سنتین مقام فرضونکی تو بہی درست ہے لیکن بہتر یہہ ہی کہ اوسجگہہ نہ پڑہی

فصل پنتیسوین بیان مکروہات کے مکروہ ہی واسطی نماز کی بند کرنا موہنہ کا مکروہ وقت غلبہ جمائی کی اور
مستحب یہہ ہی کہ وقت جمائی کے روکی اوسکو اور اگر نہ روک سکے تو نہین ہی مضایقہ کہ کہی ہاتہہ یا اوسکو
اوپر موہنہ کی اور مکروہ ہی لپیٹنا پگڑی کا اسطرح پر کہ ایک طرف پگڑی کی ایسی ہو جیسی عورتین پٹی باندہتی
ہین اور کہا بعضون نی اسطرح کہ کہلی رہی کہو پری سر کی اور مکروہ ہی چٹیلا باندہنا اس طرح پر کہ اکہٹا کرے
بالونکو اوپر سر کے اور جماوی اوسکو گوندہ وغیرہ سی یا لپیٹی چوٹینو کو گرد سر کے جیسے عورتین لپیٹی ہین اور مکروہ ہی
جمع کرنا بالونکا پیچہی سر کے اور باندہنا ڈورسی اوپر سر کے واسطی لٹکنی بالونکی زمین پر وقت سجدہ کی اور مکروہ ہی کہنا
ہاتہونکا اور زمین کی پہلے گہٹنو نسی وقت سجدہ کی اور اوٹھانا گہٹنو نکا زمین سی پہلے ہاتہہ کے وقت کہڑی ہونیکی

مگر بسبب عذر کی درست ہی اور مکروہ ہی سجدہ کرنا اسطرح پر کہ جیسے چوپہ جانور مارتا ہی اوپر
زمین کے اور مکروہ ہی بیٹھنا بطور سگ کے بیچ نماز کے اسطرح پر کہ کہی چوتڑ کو اوپر زمین کے
اور کہنی اکرے دونو گھٹنو نکو اور مکروہ ہی کہ فرش کرے دونو ہاتھو نکو اوپر زمین کے جیسا وحشی
کرتی ہی لومڑی اور مکروہ ہی وقت رکوع کی رفع یدین کرنا اور بعد اوٹھنے رکوع کے
رفع یدین کرنا اور مکروہ ہی لٹکانا کپڑی کا اس طرح پر کہ رکہی کپڑے کو اوپر کندہی کے اور لٹکا دی
سری دونو طرف کی مسئلہ اگر نماز پڑہی بیچ قبا یا بارانی یا فرغل کے تو لایق ہی کہ ہیں لے
آستین اوسکی اور باندہی قبا کو ساتہہ کمربند کی اسطرح پر کہ دہن اوسکے نہ لٹکیں اور روایت ہی
فقیہ ابی جعفر سی کہ اگر پڑہی نماز ساتہہ قبا کی بغیر باندہی کمربند کی تو گنہگار ہوگا اور مکروہ ہی
یہہ کہ سمیٹی کپڑے کو اسواسطی کہ نہ آلودہ ہو خاکین اور مکروہ ہی نماز پڑہنا بطور غرور کے اور
مکروہ ہی نماز ننری تہ بندسی پڑہنا اور مکروہ ہی نماز اون کپڑوں سے کہ بیچ گہر کے پہنتا ہی
اور بازار میں اونکی پہننی سی شرم کرتا ہی اور مستحب یون ہی کہ پڑہی نماز ساتہہ کرتی اور پاجامہ
اور عمامہ کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے مستحب یہہ ہی کہ پہنی اچہی کپڑی واسطی نماز کی اور عورت
پڑہی ساتہہ کرتی اور دوپٹہ اور چادر کے اور مکروہ ہی اونچا نیچا رکہنا سر کا بیچ رکوع کے
اور کہیلنا ساتہہ کپڑی یا بدن کے اور چٹخانہ اونگلیونکا اور کرنا اونگلیونکا بیچ اونگلیونکی
اور ساتہہ رکہنا اوپر کولونکی اور ٹہانا کنکرونکا مگر اوسوقت کہ نہو سکے سجدہ تو برابر کرے
ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اور بیچ ظاہر روایت کی ہی کہ برابر سی کرے ایک دفعہ اور بیٹھنا چار زانو
اور بند کرنا آنکہونکا اسواسطی کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ یہود کی اور دیکہنا داہین اور باہین
کا اور سجدہ کرنا اوپر بیچ عمامہ کے اور کہکہانا بغیر عذر کی اگر ہوا دے بدون حرفون کے
اور اگر حرف ظاہر ہون تو مفسد نماز ہی اور اگر کہانسی نہ رک سکتی ہو تو جایز ہی بی کراہت
سکے مگر بہتر یہہ ہی کہ دفع کرے کہانسی کو موافق مقدور کی اور جواب دینا سلام کا ساتہہ اشارہ
کے اور کودین لینا بچہ کو اور ناک صاف کرنا اور رکہنا درہم و دینار کا منہہ مین اسطرح
کہ نرو کی قراۃ کو اور اگر رو کے قراۃ تو مفسد نماز ہی اور نگلنا اوس چیز کا کہ بیچ

دانتوں کے ہی اگر تہوڑی ہی اور اگر مقدار چلنی سی بڑی ہو تو فاسد ہوتی ہی نماز اوس
سے اور پکار کر بسم اللہ اور آمین کہنا اور بلند پڑھنا قراءۃ کا بیچ رکوع کی اور شمار کرنا آیتوں
اور تسبیح کا اور سورتوں کا ساتھہ اونگلیوں کی یہہ سب مکروہ ہین نزدیک ابی حنیفہ کی اور کہا
ابو یوسف اور امام محمد نی کہ نہین مضائقہ ہی شمار کرنا ساتھہ انگلیوں کی اور بعضی علمانی کہا ہی
کہ نہین مکروہ ہی شمار کرنا بسبیح نفلون کے بالاتفاق اور کہا بعضون نی کہ اختلاف ہی بیچ
نفلونکی اور نہین اختلاف ہی بیچ فرضونکی یعنی بیچ فرضونکی بالاتفاق مکروہ ہی اور کہا
ابو جعفر نی کہ اختلاف بیچ دونونکی اور بیچ خاقانی کی ہی کہ اگر دبانا کیا ساتھہ سر
اونگلیونکی تو نہین مکروہ ہی اور اوسی خاقانیہ مین لکھا ہی کہ اگر محتاج ہو گنتی کا جیسا بیچ صلوٰۃ
تسبیح کے تو گنی ساتھہ اشارہ اونگلی کے یا ساتھہ اشارہ دلکی اور مکروہ ہی تکیہ لگانا ساتھہ
دیوار یا عصا کی مگر ساتھہ عذر کے اور مکروہ ہی چلنا بغیر عذر کی اگر ہر قدم پہ ٹھہری اور
اگر نہ ٹھہری تو فاسد ہوگی نماز اوسکی مگر ساتھہ عذر کے اور جھکنا داہنی یا باہنی طرف اور پیٹھ
جوان اور بوسہ کا اور مارنا اور دفن کرنا یہہ سب مکروہ ہی اور نہین مضائقہ ہی مارنا سانپ کا
اور بچھو کا کہا بعضے علمانی کہ اگر نہ محتاج ہو طرف چلنی اور علاج کرنیکی یعنی زیادہ چلنے کی حاجت
نہ پڑی مانند تین قدم کے پی دینی اور زیادہ علاج کی بھی حاجت نہ پڑی مانند تین ضربے کے
پی دینی لیکن اگر متصل ہو تو مار ڈالی اور اگر محتاج ہوگا طرف چلنی اور علاج کرنیکے تو فاسد ہوگی
نماز اوسکی اور مکروہ ہی نہ ہیر پھیر بیچ رکوع اور سجود کی اور دو بار پڑہنا سورۃ کا بیچ فرض
کے اگر قادر ہی اور پڑہنی سورت دوسری کی اور نہین مکروہ ہی بیچ نفل کے اور مکروہ ہی
دراز کرنا رکعت پہلی کا دوسری سے بیچ نفلون کے لیکن جو ثابت ہین حدیث یا قول صحابہ سے
اور دراز کرنا دوسری رکعت کا مکروہ ہی بیچ کل نمازون کے اور مکروہ ہی اوتارنا ٹوپی کا
اور پہننا اوسکا ساتھہ حرکت تہوڑی کے اور سونگھنا خوشبوئی کا پھینکنا تہوک کا یا پھینکنا
رطوبت ناک کا اور جھلنا کپڑی اور پھینکنی سے ایک دفعہ یا دو دفعہ اور اگر ہوا لیوے تین دفعہ
برابر تو فاسد ہوئی نماز اور مکروہ ہی استمنا یعنی چرٹانا کر نماز پڑہنا کہنیون تک اور نہ رکھنا ہاتھہ

بطور سنت کے مگر مدرسی اور پڑھنا قرأۃ کا بغیر قیام کے بھی رکوع یا سجود یا قعود میں اور پڑھنا
تسبیح رکوع اور سجود کے اور تین دفعہ سے کم پڑھنا تسبیح کا اور پڑھنا ذکر کا انتقالات
اور اوسمیں دو قباحتیں ہیں پہر رہنا ایک پیر کا اپنی جگہ سے اور ادا کرنا اوسکا دوسری جگہ
اور مکروہ ہی پوچھنا بستنی یا مٹی کا پیشانی سے درمیان نماز کے اور نہیں مضایقہ واسطے
پڑھنی والی اکیلی کے آعوذ پڑھنا ذکر آگ سے اور مانگنا رحمت کا نزدیک آیت رحمت کے
یا مغفرت طلب کرنا نزدیک آیت مغفرت کی اور اگر ہی بیچ فرض کے تو مکروہ ہی اور امام
اور مقتدی مکرین اسطرح پر نہ بیچ فرضونکی اور نہ بیچ نفلونکی اور نہیں مضایقہ ہی کہ نماز پڑھے
طرف پشت ایک شخص کی کہ بیٹھا ہی یا تو نہیں یا نماز پڑھتا ہی یا آگی اوسکے قرآن یا تلوار
معلق ہی یا فرش ایسا ہی کہ بیچ اوسکی تصویرین ہیں مگر اوپر تصویر کے نہیں سجدہ کرتا
اور مکروہ ہی سجدہ کرنا اوپر تصویرونکی اور مکروہ ہی اگر ہو تصویر اوپر سر کی یا
جہت کی یا آگی یا پیچھی یا معلق اور اگر تصویر ہی ایسی کہ نہیں ہی سر اوسکا یا ہی سر گم شدہ
ہوا ہی یا اسقدر چھوٹی ہی کہ نہیں دکھلائی دیتی پس نہیں مکروہ ہی مسئلہ نہیں مضایقہ
نماز پڑھنا اور بچھونے استر دار کے اور غدہ اور بوریہ وغیرہ کے اگر ہون یہہ
سب بچھونے پتلی اور درست ہی اوپر کہانس اوگی ہوئی کے اور نہیں
مضایقہ ہی یہہ کہ کھڑا ہو امام بیچ مسجد کے اور سجدہ کری بیچ محراب
کے اور مکروہ ہی کھڑا ہونا بیچ محراب کے اور اونچا کھڑا ہونا امام کا مقتدیون
سے جبکہ سب مقتدی نیچے ہون اور اگر کچھہ مقتدی برابر امام کے ہون
اور کچھہ نیچے ہون تو مکروہ نہیں اور اگر امام نیچا ہو مقتدیون سے تو خلاف
ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطے مقتدی کے کھڑا ہونا اکیلا پیچھے ہی صف کے مگر جبکہ جگہہ
برابر صف کی میسر آوی اور اسیطرح مکروہ ہی واسطے اکیلی نماز پڑھنی والی کے
کے نماز پڑھنی کیونکہ یہہ مخالفت کریگا جماعت کی کیلئے کہ یہہ تنہا پڑھتا ہی مسئلہ
مکروہ ہی پڑھنا نماز کا بیچ شاہراہ کے اور مکروہ ہی بیچ جنگل کے بغیر ستر کے جبکہ خوف

جبکہ خوف ہو اندر رفت لوگونکا آگے سے مسئلہ مکروہ ہی نماز بیچ ستر خانیکی اور اوپر چھت کعبہ کے
اور مقام ذبح جانورونکی اور جگہہ نہانی کے اور مقبرہ کی اور اوپر چھت کعبہ کی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوی
قاضی خان کے کہ اگر نہایا بیچ حمام کے اور نہیں ہی اوس جگہہ علیحدہ واسطے نماز کی اور نہیں ہی اوس جگہہ قبر
نماز درست ہی مسئلہ مکروہ ہی پڑہنا ایک کلمہ یا دو کلمہ کا ایک سورۃ سی اور چھوڑ دینا اوس
سورۃ کا اور پھر شروع کرنا دوسری سورت کا بدلی اوسکی مسئلہ مکروہ ہی واسطے امام کی یہہ کہ
امام ہو ایک قوم کا اور وہ قوم مکروہ جانتی ہو امامت اوسکی بسبب جہالت اوسکی کے یا بہت پڑہنی
قراۃ اوسکی کے یا کم پڑہنی قراۃ اوسکی کے سنت کے مقدار سی مسئلہ مکروہ ہی بیچ حالت لقمہ لینا
مقتدیونسی اور لایق ہی پڑہنا امام کو وہ چیز کہ آسان ہو قراۃ سی اگر بھول جاوی کوئی حرف
تو پڑہی آیت دوسری یا رکوع کری بشرطیکہ پڑہ چکا ہو بقدر قراۃ فرض کے مسئلہ مکروہ ہی
ٹھہرنا بعد سلام کے ان نمازون مین کہ پیچھی اگلی پڑہی جاتی ہین سنتین یعنی بعد نماز ظہر اور مغرب
اور عشا کی نہ تہری بلکہ سنتین ادا کری لیکن اسقدر ٹھہری کہ پڑہی جاوی اللھم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام یہہ قول حدیث مین لکھا ہی مسئلہ مکروہ ہی واسطے امامت
کے اگلی کہڑا ہونا غلام اور دہقان اور ولد الزنا اور فاسق اور اندہی کا اور اگر امام ہو اسمین کے لڑی
تو درست ہی اور مراد دہقان سی جاہل ہی مسئلہ مکروہ ہی مین نفل پڑہنی پہلی نماز عیدین سے ادا
عید کی بیچ عیدگاہ کی مگر نفل پڑہی ہی بیچ مسجد کے یا بیچ گہر کے مسئلہ مکروہ ہی پڑہنا نماز کا وقت حاجت
پیخانہ کی یا پیشاب کے یعنی اگر حاجت شدت پیشاب یا پاخانہ کی ہو تو توڑ دی نماز کو اور اگر پورا کیا
نماز تو ہی درست ہی لیکن گنہگار ہوگا اور اسطرح اگر ہووی حاجت پیخانہ یا پیشابکی بعد شروع
نماز کی تو بہی توڑ ڈالی اور اگر بیچ مسجد کے طرف قبلہ کی پیخانہ ہو یا غسلخانہ ہو تو پڑہنا نماز
کا طرف پیخانہ اور غسلخانہ کی مکروہ ہی مگر بیچ گہر کے اگر پیخانہ یا حمام طرف قبلہ کی
ہو تو کچہہ مضائقہ نہین مسئلہ مکروہ ہی آگے نماز کے جانا اگر نہو آگے نماز کی
سترہ یا اور کوئی چیز مثل سترہ کی اور سترہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک لکڑی سامنے
ہاتہہ بہون نماز کی کہڑی کیجاوی اور وہ ایک گز شرعی سی نہو اور نیچی کم ایک گز شرعی سی نہو اور موٹی

فصل چہلیسوین بیان سنتونکی سنت یہہی کہ وقت نماز کے اذان کہے اور
اوٹھاوی دونو ناتہہ ساتہہ تکبیر کے اور کشادہ رکہی اوسکیون بات کو اور جہر کری امام واسطے
تکبیر کے اور پڑہی سبحانک اللہم آخر تک اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین پڑہی آہستہ سی امام سیوا
مقتدی اور رکہی سر دواہنی ہات کو اوپر بائین کے نیچے ناف کی اور عورت اوپر سینہ کی اور سنت
ہین سب تکبیرین درمیان نماز کی اور تسبیحات رکوع اور سجود کی اور پکڑنا گہٹنونکا بیچ رکوع کی
اور اوانگلیان کہولکر اور باہین پاؤنکو فرش کرکے بیٹہنا اوپیر اور کہڑا رکہنا داہنی پاؤنکو اور
درود پڑہنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ قعدہ اخیرہ کے بعد پڑہنی التحیات کے
اور پڑہنا دعا وکہکا کہ مشابہ ہون الفاظون قرآنی یا کوئی دعا وحدیث سی اور اشارہ کرنا
وقت شہادت کی بیچ بعضی روایت کی ہی جیسی اوسکو ذکر کیا ہی ہمنی اوپر اور پڑہنا السلام کا
بیچ دونو رکعتون اخیرہ فرضون کے اور باہر آنا نماز سی ساتہہ لفظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی اور
پہیرنا سلام پہلا داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف اور کہا بعضون نے کہ اوپین بعضی باتین مستحب
ہین لیکن صحیح یہہی کہ سب سنتین ہین اور جو کچہہ ذکر کیا ہمنے بیچ بیان صفت صلوۃ کی سواوسکی سب
آداب ہین فصل سینتیسوین بیچ بیان سنتون اور نوافل کے جانا چاہئی کہ سنتین
قبل نماز فجر کے دو رکعتین ہین اور چار ہین پہلی ظہر سے اور دو ہین بعد ظہر کے اور چار ہین پہلی عصر کے
اور دو ہین بعد مغرب کی اور چار ہین پہلے عشا کی اور چار رکعت ہین بعد نماز عشا کی اور اگر
چاہی تو دو رکعتین پڑہی لیکن قبل عصر اور عشا کی مستحب ہین اور بیچ کتاب محیط کی ہی کہ چار رکعتین
قبل عصر اور عشا کی پڑہنی مستحسن ہین اوواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ نہین پڑہین اور قبل
نماز جمعہ کی چار رکعتین ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعتین اور نزدیک ابو یوسف کی چہہ رکعتین مسئلہ
اور بیچ نماز چاشت کی آیا ہی کہ پڑہی دو رکعتون سی بارہ رکعتون تک پہر جانا چاہئی کہ
بہتر بیچ نماز رات اور دن کی چار رکعتین ساتہہ ایک نیت کی ہین نزدیک امام اعظم کے
اور کہا صاحبین نے کہ بیچ رات کی دو رکعت کی نیت افضل ہی اور زیادتی اوپر آٹہہ رکعتون کے
ساتہہ ایک نیت کی رات کی وقت اور زیادتی چار رکعت بیچ دن کے وقت مکروہ ہی نزدیک سب کے

اور جس شخص نے شروع کیا نماز نفل یا روزہ نفل اور پھر توڑ ڈالا پس واجب ہی اوپر اوسکی
قضا اور اگر شروع کی نماز ساتھہ نیت چار رکعت کی اور پھر توڑی تو نہیں لازم ہی اوپر اوسکی
مگر دو رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت پڑھنی چاہئی لیکن یہہ حکم ہیچ نوافل کے
ہی اور اگر شروع کریں چار رکعت قبل ظہر کے اور پھر توڑیں تو واجب ہی کہ پڑہی چار رکعت اور اگر
شروع کریں چار رکعتیں اور نہ بیٹہا ہیچ دو رکعتوں کے تو فاسد ہوی نماز نزدیک امام محمد اور
امام زفر کے اور قضا کری دو رکعتیں اور کہا ابو حنیفہ اور ابو یوسف نی کہ صحیح ہی نماز اور اگر
ایک شخص نے شروع کی نماز ساتھہ نیت چار رکعت کے اور پھر توڑی نماز ہیچ رکعت پہلی کے تو واجب
ہی کہ قضا کری دو رکعت اول کی اور اگر توڑی ہیچ رکعت تیسری کی تو اس صورتین ادا ہو دو
دو رکعت اول کے اور قضا کری دو رکعت آخر کی اور اگر شروع کری نفل کہڑی ہو کر اور بیٹہا بغیر عذر کی
تو جائز ہی اگر ایک شخص نے نذر مانی کہ فلانی مراد آنی پر نماز پڑہونگا اور نہ کہا اوسنی کہ پڑہونگا کہڑی
ہو کر یا بیٹہہ کر تو واجب ہی اوسکو نماز پڑہنا کہڑی ہو کر اور اگر پڑہی بیٹہہ کر تو کہا ہی جائز ہی ہوگی اور
قیاس کے اسواسطی کہ نہیں قید لگائی تہی اوسنے کہ کہڑی ہو کر پڑہونگا اور زیادہ کرنا قیام کا بہتری
زیادہ پڑہنی رکعت سی اور جانا چاہئی کہ سنت ہی ہیچ سنت فجر کے یہہ کہ پڑہی سنت فجر کی ہیچ
گہر اپنی کے یا نزدیک دروازہ مسجد کی اور نہ ہوسکے تو پڑہی ہیچ خارج مسجد کی اور اگر نہ ہو جگہہ
خارج مسجد سی پس پڑہی ہیچ مسجد کی سات کسی اوٹ کی خواہ ستون ہو یا کچہہ اور رہو مگر یہہ حکم اوس
وقت ہی کہ کہڑی ہوی ہو جماعت اور اگر نہیں شروع ہوی جماعت تو اختیار ہی جہان چاہی پڑہے
اور وہ سنتین کہ بعد فرضونکی مقرر ہین بہتر پڑہنا اونکا ہیچ گہر کے اسواسطی کہ روایت ہی پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتی تہی تمام سنتون اور وترکو ہیچ گہر کے اور سنتون موکدہ نماز
سی پڑہنا تراویح کا ہی کہ پڑہنا اونکا ساتھہ جماعت کے سنت کفایہ ہی یہانتک کہ اگر ترک کی
ایک محلہ نی اور پڑہا ہیچ گہرون اپنے کی پس تحقیق ترک کیا اور نہوی سنت کو اور گنہگار ہوی
اور اگر قایم ہوی تراویح ہیچ مسجد کی ساتھہ جماعت کی اور خلاف کیا ایک شخص نے یعنی پڑہے
ہیچ گہر اپنی کے تو ترک کیا اوسنے فضیلت کو اور نہیں ترک کیا اوسنے سنت کو پس گنہگار ہوا اور

اور اگر پڑہی نماز تراویح بیچ کہ کے جماعت سی تو حاصل ہوا واسطی اوسکی ثواب اور فضیلت
لیکن نہیں پہنچی گی اوس فضیلت کو کہ حاصل ہوتی ہی جماعت سی بیچ مسجد کی اور یہی حکم بیچ
فرضونکی ہے اور احتیاط بیچ نیت تراویح کی یہہی کہ نیت کری تراویح کی یا نیت کری قیام اللیل
کی یا نیت کری سنت وقت کی یا نیت کری قیام رمضان کی واسطے کہ علمانی اختلاف کیا ہی بیچ جواز
ادا ہونی سنت کی ساتھہ نیت مطلق نماز کی کہا بعضے علما متقدمین نی کہ نہیں جائز ہی اور یہہ قول
ابوحنیفہ کا ہی اور کہا بعضے متاخرین نی بلکہ عام علمانی کہ جائز ہی اور اگر نیت کی بیچ تراویح کے
سنی نماز کی تو کہا بعضی علمانی کہ صحیح یہہ ہی کہ نہیں جائز ہی اور وقت تراویح کا بعد نماز عشا کے
ہی اور نہیں جائز پہلی نماز عشا سی اور اوسی پر فتوی ہی اور اگر پڑہی نماز عشا کی ساتھہ ایک امام
کے اور پڑہی تراویح ساتھہ امام دوسرے کے اور یہہ معلوم ہوا کہ پڑہائی امام پہلی نے بی وضو تو پھر کر
پڑہی نماز عشا اور تراویح کو اور اگر فوت ہوی اوس سے ایک بیچ تراویح کی یا دو بیچ ذکر کیا ہی
اوسکو بیچ کتاب وغیرہ کی کہ اختلاف کیا ہی علما رحمہم اللہ نی کہا بعضونے کہ پڑہی تراویح کو اور پھر پڑہے
وتر کو بلا شک تاخیر کرنا وتر کا بہتر ہی اور آرام لینا درمیان تراویح کی یہہ ہی کہ بیٹہی بعد ہر چار رکعت
کے بقدر چار رکعت کی اور بیٹہنا جو بیٹہی درمیان تراویح کے اور وتر کے اور اگر بیٹہا اور آرام لیا
بعد پڑہنی دس رکعت کی کہا بعضونے کہ نہیں مضائقہ اور کہا اکثر مشایخ نی کہ یہہ مکروہ
تنزیہی ہی اور افضل ہے واسطی امام کے کہ برابر کری رکعتونکو یعنی تراویح درمیان کل تراویح
کی اور اگر بیٹہہ کر تراویح پڑہی عذر سی جائز ہی بی کراہتکی اور اگر امام بیٹہا ہی بسبب عذر
کے اور مقتدی کہڑی ہو کر پڑہی تو بہی جائز ہی لیکن بہتر نہیں اور اگر تراویح پڑہی سب ایک
سلام سے لیکن بیٹہا دو دو رکعت پر تو جائز ہی بلا کراہتکی اور اگر شک کری امام کہ پڑہے
تین اٹہارہ رکعت یا بیس رکعت پس بیچ اوسکے اختلاف ہی کہا بعضونے کہ پڑہی وتر کو اور نہ پڑہی
دو رکعت بہولی ہوئی کو اور صحیح یہہ ہی کہ پڑہی ہر شخص دو رکعت تراویح علحدہ علحدہ اور ذکر
کیا ہی بیچ کتاب لمنتقط کی کہ پڑہی بیچ تراویح کی اسقدر کہ نہووی نفرت اور اجیرن مقتدیون کو
کہا بعضون نی کہ پڑہی اسقدر کہ پڑہتا ہی بیچ نماز مغرب کے اور کہا بعضونے پڑہی اسقدر کہ پڑہتا ہی

نماز خانہ ہین اور بیس فتاوی کی نقل کیا ہی بعضے علما سے کہ پڑہی بیس رکعت کی تیس آیتین تو ساری مضامین
تین ختم ہوجاوین گی اور کہا بعضون نے کہ روایت کیا ہی حسن نے ابی حنیفہ سے کہ پڑہی بیس ہر رکعت کے
دس آیتین یہہ ہے صحیح ہی اسواسطی کہ بیس اوسکے آسانی ہی اور حاصل ہونا سنت کا ہی اور وہ ختم کرنا ایک
مرتبہ کا ہی اسواسطی کہ گنتی تمام تراویح کی چھہ سو ہین اور گنتی آیتین قرآن کی چھہ اور چھہ ہزار ہین اور جسوقت
کہ بھی لڑکا بعمر دس برسکے اور امامت کری بالغونکی بیس تراویح کی درست ہی موافق قول نصیر بن یحیی کی اور
بیس بعضے فتاوونکی نہین جائز ہی اور اسی پر فتوی ہی اور اگر پڑہی چار رکعت ساتہہ ایک سلام کی اور بیٹہا بعد دو رکعت
کے واسطی التحیات کی پس جائز نہونگی چار دون رکعت ساتہہ ایک سلام کے اور اوسی پر فتوی ہی اور جب پڑہ چکی التحیات تو
غور کری اگر ان معلوم ہوتا ہی مقتدیونکو تو نہ پڑہی دعا ماثور مقبول اور اگر یاد آوی بعد پڑہنی دو رکعت کے کہ باقی ہین
دو رکعت تراویح کی تو اختلاف ہی بیس اوسکی کہا ابو بکر محمد ابن الفضل نے کہ نہ پڑہی ساتہہ جماعت کے اور کہا صدر
الشہید نے کہ جائز ہی اگر پڑہی ساتہہ جماعت کے اور قول صدر الشہید کا اظہر ہی مسئلہ اگر سلام پیچا امام نے
بعد ایک رکعت کی بیس شفع اول کے بہول کر پہر پڑہین باقی رکعتین تراویح کی بعد اوسکے اونہین اعادہ کیا ہی
ان دو رکعتون اول کو تو اس صورتمین اختلاف کیا ہی علمانی کہا مشایخ بخارا نی کہ قضا کری اون دو رکعت
اول کو اسواسطی کہ فاسد ہونا اوسکا نہین اثر کرتا ہی اون رکعتونمین کہ بعد اوسکے ہین اور کہا
مشایخ سمرقندی نی کہ قضا کری کل تراویح کو اسواسطی کہ سلام اوسکا واقعہ ہوا ہی بہول کر
بیس تمام شفعونکی اور شفع دو رکعت کو کہتی ہین پس خارج ہوا عزمت نماز سی اور ترک کیا
قعدہ ہر شفع سی اور ادا کیا قعدہ کو درمیان ہر شفع کی فضل الہشیوین بیس پہان نماز وتر
کی وتر تین رکعت ہین ساتہہ ایک سلام کی نزدیک علما ہمارنکی اور خلاف ہی بیس رکعتون
وتر کی یعنی نزدیک اکثر علماونکی ایک رکعت ہی اور نزدیک ہماری تین رکعتین ہین اور حدیثون مین
دونو موجود ہین بلکہ پانچ اور سات رکعت کا بہی پڑہنا ثابت ہی اور جو مقرر ٹہہرین ہین وہ تین رکعتین
ہین مگر مفتیان تو ری جائز رکہتی ہین پانچ اور تین اور ایک رکعت کو یہہ عبارت شرح منکوہ شیخ عبد الحق
بلوی کی ہی اور پڑہی بیس تینون رکعت کی الحمد اور سورہ اور دعا قنوت پڑہی بیس تیسری رکعت کے
پہلے کرنے رکوع کی ہمیشہ اور خلاف ہی نزدیک شافعی کی اسواسطی کہ نزدیک اونکی دعا قنوت

بعد رکوع کی ہی اور نہیں ہی قنوت پڑہنا نزدیک اوکی ہمیشہ مگر بیچ آدہی اخیرہ مہینی رمضان کے
اور نہ پڑہی وتر ساتہہ جماعت کی مگر بیچ مہینی رمضان کی اور سب سبوق پڑہین دعا قنوت ساتہہ
امام کے اور نہ پڑہین قنوت کو جسوقت کہ پڑہ چکی ہون ساتہہ امام کے اور اگر شک ہو کہ دوسری
رکعت ہی وتر کے یا تیسری تو قنوت پڑہی دو نور کعتون نہین اور بیچ ذخیرہ کی ہی اگر قنوت پڑہی
بیچ رکعت پہلی یا دوسری کی بہول کر تو نہ پڑہی بیچ رکعت تیسر کی پس یہہ مخالف ہی
مسئلہ شک سی لیکن درمیان ان دونونکی فرق ہی اسواسطی کہ بہولنی والی نے جو قنوت
پڑہی تو اس خیال سے کہ جگہہ قنوت کی ہی پس نہ دوبارہ پڑہی برخلاف شک کے کہ اوسمین حکم
دوبارہ پڑہنی کا ہی اور بیچ خلاصہ کے ہی روایت صدر الشہید سی کہ بہولنی والا ہی قنوت
دوبارہ پڑہی اور یہہ بہتر ہی سوال کیا درود بہیجے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
پڑہنی قنوت کے یا نہین جواب دیا فقیہ ابو لیث نی کہ بہیجی درود اور ذکر کیا بیچ مکتوبی فتاوی
کہ نہین مضایقہ ہی اگر بہیجی پس معلوم ہوا موافق اُن فتاوونکی کہ نہ بہیجنا بہتر اور اولی ہی اور
نزدیک فقیہہ ابو لیث کی بہیجنا بہتر ہی اور اوسمین جو خلاف ہی کہ جہر کری امام بیچ قنوت کے
یا نکری کہا ابو بکر محمد ابن فضل نی کہ جہر نکری جسطرح کہ جاری ہی عادت بیچ مسجد ابی حفص
الکبیر البخاری کی اور کہا صاحب ذخیرہ برہان الدین نی کہ بہتر ہی جہر بیچ شہرون عجم کے تو کہ
سکہین لوگ اور بیچ شرح سفیجابی کے ہی کہ ہووی جہر قنوت کی کم جہر قراۃ سی اور مقتدیونکو
اختیار ہی چاہین پڑہین قنوت آہستہ اور چاہین آمین کہین نا وقتیکہ چپکی رہین بہر جو کچہہ کہ
ذکر کیا گیا ہی یہہ خلاف امام ابی یوسف اور امام محمد کا ہی اور اگر قنوت پڑہین مقتدی یا
آمین کہی تو نہ بلند کرین آواز اپنی کو نزدیک سبکی فصل اونتالیسوین ۳۹ بیان فاسد
ہونی نماز کے جسوقت کہ کلام کیا نمازی نی آدمیون کے کلام مین سی بہولکر یا جانکر
تو فاسد ہوگی نماز لیکن اتنی آواز سی کہ سنین کان اپنی اگرچہ نہ صحیح ہو حرفونکی اور اگر
صحیح ہو حرفونکی اور نہ سنین کان اپنے تو بہی فاسد ہوگی نماز اوسکی اواگر سوا بیچ نماز کی
اور بات کی یا ہنسا پس فاسد ہوگی نماز اوسکی اواگر کی نمازی نی آہ ساتہہ زبر کے بغیر مد کے

یا کہا اوسا تہہ نشدید کے اور زبر واو کی یا رو یا آواز سی پس اگر ہی رونا اوسکا ذکر جنت
یا خوف دوزخ سی تو نہین فاسد ہوتی نماز اوسکی اور اگر ہی رونا اوسکا بسبب درد یا مصیبت کے
تو فاسد ہوتی نماز اوسکی اور نہین فرق ہی درمیان اوہ اور آہ کے اور کہا ابیوسف نی کہ نہین
فاسد ہوتی نماز ساتہہ آہ اور اف اور تف کی اور بیچ کتاب ملتقط کی ہی کہ کانتا سا نے
اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فاسد ہوگی نماز نزدیک امام محمد کے اور نہین فاسد ہوتی گی
نزدیک ابی یوسف کی اور روایت ہی امام محمد سی کہ اگر ہی مریض کہ نہین قابض ہی نفس
اپنی پر شدت درد سی اور کہا آہ اور اوہ تو نہین فاسد ہوتی کی نماز اوسکی جیسا کہ نہین فاسد
ہوتی نماز اوس شخص کے کہ ڈکار لی یا چھینکا اور بلند ہوئی آواز اوسکی اور ظاہر ہوئی حرف ذکر کیا
بیچ مناقانی کے اور بیچ ذخیرہ کی ہی اگر مریض نے کہا یا رب یا بسم اللہ بسبب ہونے تکلیف کے
تو نہین فاسد ہونیکی نماز اوسکی اور اگر جواب دیا بیچ نماز کی اوس شخص کو کہ پوچھا جسنے
کہ کیا اللہ کا کوئی شریک ہی ساتہہ لا الہ الا اللہ کے یا کوئی ایسی بات سنے نماز مین کہ جس سے
تعجب ہو اور کہی بجواب اوسکی کہ سبحان اللہ یا کہا الحمد للہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ فاسد ہوگی نماز
نزدیک ابیحنیفہ کے اور امام محمد کے اور نہین فاسد ہوگی نزدیک ابیوسف کی اور ذکر کیا قاضی
امام فخر الدین نے بیچ جامع الصغیر کے بیچ تفسیر قول امام محمد کے کہ کہا امام محمد نی کہ جس شخص نے کہا
کہ کیا ہی سوائے اللہ کے اور اللہ پس جواب دیا نمازی نے لا الہ الا اللہ تو نہین فاسد ہوگی
نماز اگر غرض اوسکی یہہ ہے کہ اطلاع ہو جاوی پوچھنی والی کو کہ مین نماز مین ہون نہین تو فاسد
ہوگی نماز اوسکی اور اگر چھینک آئی نمازی کو اور کہی الحمد للہ تو نہین فاسد ہوتی نماز مسئلہ
اور اگر چھینک آوی اوس شخص کو اور جواب دیا نمازی نی کہ الحمد للہ ارادہ کیا کہ سمجھی چھینکنے
والا کہ بعد اوسکے الحمد للہ کہتی ہین تو اس صورت مین فاسد ہوگی نماز اور یہہ روایت مخالف ہدایہ کے
ہی کہ نہین فاسد ہوتی مسئلہ اور اگر چھینک آئے ایک نمازی کو اور کہا دوسری نی کہ یرحمکم اللہ
پھر کہا چھینکنے والے نے کہ آمین پس فاسد ہوتی نماز مسئلہ اور اگر غلطی سلامتی نمازی نی غیر امام
تو اس خوف سی کہ جاتا رہی ہوگا اور زبان امام کے وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو تو فاسد ہوگی

نماز تبلانی والی کی اور اگر لقمہ لیا امام نی غیر مقتدی سی تو فاسد ہوگی نماز سکے برابر ہی کہ وہ بات
والا خیال رہے نماز ہی یا بیسم نماز کی ہی مسئلہ اور اگر تبلایا امام اپنی کو تو کہا گیا ہی کہ اگر تبلایا ہو
بعد اوسکی کہ پڑہ چکا ہی امام اسقدر کہ جائز ہو ساتہہ اوس قراۃ کے نماز تو فاسد ہوگی نماز تبلانے
والی کی اور اگر موافق تبلانی مقتدی کی پڑہا امام نی تو فاسد ہوگی نماز سبکی اور صحیح یہہ ہی کہ نہیں
فاسد ہونیکی نماز تبلانی والی کی اور نہ امام کی واسطی کہ تبلانا اوسکا واسطی درست کرنی نماز
کی ہی اس خوفسی کہ جاری ہوگا اوپر زبان امام کی وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو مسئلہ اگر قرات
کہا وی امام ایک آیت سی ساتہہ آیت دوسری کی اور تبلایا اوسکو مقتدی نی بعد متشابہ پڑہنی کی تو
فاسد ہوگی نماز تبلانیوالیکی اور اگر موافق اوسکے پڑہا امام نی تو فاسد ہوگی نماز سبکی واسطی
جاتی رہنی حاجت کی اور نزدیک عام مشائخ کی یہہ ہی کہ نہیں فاسد ہوتی نماز اور یہہ ہی صحیح ہی
یہہ مضمون شرح منیۃ المصلی کا ہی مسئلہ اگر تبلایا بیغیر نماز پڑہ نیوالی نی نماز پڑہنیوالیکو اور موافق
تبلانی اوسکے پڑہا اوسنے تو فاسد ہوئی نماز اور اگر کہا یا یا یہہ لکہہ یا جانکر تو بہی فاسد
ہوگی نماز اور اسیطرح فاسد ہوتی ہی نماز ساتہہ عمل کثیر کے اور عمل کثیر وہ ہی کہ دیکھنے
والی کو یہہ یقین ہو کہ نہیں ہی یہہ بیسم نماز کی اور کہا بعضوں نے کہ عمل کثیر وہ ہی کہ کیا جاوی
دونوں ہاتہہ سی از روی صرف اور عادت کی یعنی جس کام کو کرتی ہیں دونوں ہاتہہ سی وہ عمل
کثیر ہی اگرچہ کیا اوسنے اوس کام کو ایک ہاتہہ سی اور عمل قلیل اوسکو کہتی ہیں کہ کرتی ہیں اوسکو ایک
ہاتہہ سی اگرچہ کیا اوسکو دونوں ہاتہہ سی اور ذکر کیا ہی بیسم ملتقط کی کہ نہیں اعتبار ہی بیسم فاسد ہونے
نماز کی عمل دونوں ہاتہہ کا لیکن اعتبار کیا ہی تہوڑی اور بہت عمل کو اور اگر تیل لیا نمازی نی برتن
سے یا ایک ہاتہہ سی لیا دوسری ہاتہہ سی اوڑالا اوس تیل کو بیسم سر کی یا ڈاڑہی کی یا اور
کہیں سوائے اوسکے تو فاسد ہوگی نماز مسئلہ اور اگر چکنی ہیں ہاتہہ نماز کی اور ملا اوسنے ہاتہہ
چکنی کو اوپر سر کے یا کہیں اور جگہہ تو نہیں فاسد ہوگی نماز مسئلہ اگر گود میں لیا عورت نماز والی نے
بچہ کو اور دودہ پلایا تو فاسد ہوگی نماز اور اگر چوسی چہاتی بچہ نی اوس حالیں کہ عورت نماز پڑہتی ہی تو
دیکہی کہ اگر نکلا دودہ تو نماز فاسد ہوئی اور اگر نہ نکلا دودہ تو نہیں فاسد ہوتی نماز اوسکی

مسئلہ اگر مسافر نے کیا نماز فی ساتھہ ارادہ سلام علیک کے فاسد ہوگی نماز اور اگر اوڑھا عمامہ یا ٹوپی سر سے اور رکھا اوپر زمین کی یا اوڑھا یا زمین سے اور رکھا اوپر سر کے یا اوڑھا اگر ساتھہ ایک ہاتھہ کی تو نہیں فاسد ہوگی نماز لیکن مکروہ ہوگی اور اگر اٹھا کر کسی آدمی کو ایک ہاتھہ سے یا ساتھہ کوڑی کے تو فاسد ہوگی نماز ذکر کیا یہی اوسکو بیہقی محیط میں مسئلہ اور لکھا یہی بیہقی ذخیرہ میں کہ نماز نہ ٹوٹیگی اگر کھا یا جانور کو اگر کھا یا جانور کو واسطے جلد ہی جانے کے تو فاسد ہوگی نماز اور کہا بعضے مشایخ نے کہ اگر مارا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو نہیں فاسد ہونیکی اور اگر مارا تین مرتبہ پے در پے تو فاسد ہوگی نماز اور کہا بعضی مشایخ نے کہ اگر ہنسا ساتھہ اوسکی کوڑا پس مہیا کرنی کوڑی کو واسطے مارنے کے یا اوس کوڑے سے اوس جانور کو چوکا دیا تو نہیں فاسد ہونیکی اور اگر کوڑے سے اشارہ کیا راہ چلانیکو اور مارا تو کہ اوس راہ پر کھوڑا چلی تو ٹوٹ جاویگی نماز اور اگر حرکت دی ایک پاؤں کو ایک بار دو بار تو نہیں فاسد ہونیکی اور اگر حرکت دیوے دونو پاؤں کو تو فاسد ہوگی نماز اور کہا بعضوں نے کہ اگر حرکت دیوے آہستہ آہستہ تو نہیں فاسد ہونیکی اور اگر حرکت دیوے دونو پاؤں کو برابر تو فاسد ہوگی نماز اور کہا بعضوں نے اگر حرکت دی دونو پاؤں کو برابر آہستہ آہستہ تو نہیں فاسد ہوگی نماز اور درست ہے یہی ابی بکر سے یہی حق ہے اوس نے کہ اگر بھولا اوس سے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو نہیں پس اشارہ اوسنے ساتھہ انگلیوں کے کہ پڑھیں میں دو رکعتیں یا تین رکعت نہیں فاسد ہوگی نماز مسئلہ اگر لکھا نماز کی مقدار کو ظاہر ہو حرف اوسکے کم تین کا تو نہیں فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر زیادہ لکھا تین کا تو فاسد ہوگی نماز اوسکی مسئلہ اور یہ ہے ملتقط کی ہے کہ اگر کہا نماز کی نے جو کہا ہے موذن تو فاسد ہوگی مسئلہ یہ ہے کتاب خانیہ کی ہے جو وقت اذان کہی ہے نماز کے ساتھہ ارادہ اذان کی تو یہی فاسد ہوگی اور کہا ابی یوسف نے کہ نہیں فاسد ہونیکی جب تک نہ کہی حی علی الصلوٰۃ مسئلہ اور اگر سنا نماز نے نام اسکا پس کہا جل جلالہ یا سنا نام پیغمبر کا پس کہا صلی اللہ علیہ وسلم اگر ارادہ کیا جواب کا پس فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر نہیں ارادہ کیا تو نہیں فاسد ہونیکی مسئلہ اگر داخل نہیں بنایا کوئی شعر یا خطبہ ساتھہ فکر کی اور نہیں پڑھا ساتھہ زبان کے تو نہیں فاسد ہونیکی نماز لیکن گنہگار ہوگا اور اگر جواب یا سلام کا ساتھہ ہنسی یا سر سے یا مانگی نماز کوئی چیز پس اشارہ کیا ساتھہ سر کے یا انگلی سے تو نہیں فاسد ہونیکی اور اگر کہا نماز نے اللھم انعم علی یا کہا اللھم اصلح امتی یا کہا اللھم ارزقنی عافیۃ یا کہا اللھم اغفرلی ولوالدی وللمومنین نہیں فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر کہا اللھم اغفرلی وارحمنی تو فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر کہا اللھم اغفرلی ونحو اسکے ہی تمام نہیں کہا اور اگر کہا اللھم اغفرلی یعنی فاسد ہوگی نماز اوسکی اور اگر کہا اللھم ارزقنی زوجۃ حتی تتزوج

مسئلہ اگر دیکھا طرف کتاب کی اور سمجھا وہ جو سمجھا اوسکے ہی اگر دیکھا بغیر قصد سمجھنے کے تو نہیں فاسد
ہوگی نزدیک سبکی اور اگر دیکھا ہی بقصد عبادت سمجھنے کے ذکر کیا ہی سمجھ ملفوظ کی کہ فاسد ہوگی نماز بہ
روایت امام محمد سرخسی اور ذکر کیا ہی سمجھا ہے کہ نہیں فاسد ہوگی نزدیک ابو یوسف کی اور اوسکی اختیار
کیا ہی بعضی علماء نے مسئلہ اگر پڑھا نمازی نے دیکھکر قرآن سے یا محراب سے پس فاسد ہوگی نزدیک ابو حنیفہ کے
اور نہیں فاسد ہوتی نزدیک امام محمد اور امام ابو یوسف کی مسئلہ اگر اٹھا نمازی نے پہراوہ پہنا پس
فاسد ہوگی نماز اور اگر پہرا اوسکے پہراوہ پہنا اوسکو نہیں فاسد ہوگی لیکن گنہگار ہوگا اور سمجھا خبر
ماقبل سے کہ اگر پہنا پہراوہ نجاست کے سہو سے لکھا تو نہیں فاسد ہوگی نماز مسئلہ اگر کھجلایا نمازی
نے بدن یا اپنا ایک دفعہ یا دو دفعہ پی تو نہیں فاسد ہوتی لیکن مکروہ ہوگی اور اگر کھجلایا بہت دفعہ یہاں تک
کہ کئی کل میں تو بیشک فاسد ہوگی اور اگر کھجلا پی دبی تو فاسد ہوجاویگی یہ حکم جب ہے کہ نہ بھی کرے
دفع اٹھایا ہو اور اگر نہ اٹھایا ایک جگہ سے کھجلا کے دفع کھجایا تو نہیں فاسد ہوئی مسئلہ اور سمجھا جاتا ہے
ذکر کیا ہی کہ حشیش مارڈالے جوں کو کئی مرتبہ گر مارا اوسکو پی دہلی پس فاسد ہوجاویگی نماز اوسکی اور اگر مار ڈالا
اوسکو لیکن ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک کی مقدار تو نہیں فاسد ہوتی مسئلہ اور اگر ہوا لے پکڑے ایک پر ایک مرد
یا دو مرد تو نہیں فاسد ہوتی مسئلہ اگر کہنے لگا نمازی سے واسطے خبر دینے کے کہ ہوئیں سمجھ نماز کی
اور سنائی دی حرف اوسکی یا کہا دنا وہطی حمقا کر فی آواز کے چلا کر تو فاسد ہوگی نماز نزدیک ابو حنیفہ
اور ابی یوسف کی ذکر کیا اوسکو جامع میں اور کہا علمائی نے کہ نہیں فاسد ہوتی کہا ابن ہمام نے کہ یہی
صحیح ہی مسئلہ اگر اجازت مانگی نمازی سے پس بچا کر پڑھا نمازی نے یا کہا احمد سدیا اللہ اکبر نہیں فاسد ہوتی کی
مسئلہ اگر کہا نمازی کو جورو اوسکی نے اور نہ بولا نمازی اور سنی جورو نمازی کی اور نہ ہوئی اوسکو شہوت
پس بیٹھی نماز اوسکی یا اگر بولا نمازی جورو نمازی کا ساتھ شہوت کے یا بغیر شہوت کے پس فاسد ہوگئی
نماز دونوں کی مسئلہ نماز کو جنبت کہ وسوسہ ڈالا شیطان نے پس کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اگر ہی یہہ
وسوسہ بیچ امر آخرت کی تو نہیں فاسد ہوتی نماز اوسکی اور اگر ہی بیچ امر دنیا کی تو فاسد ہوگی اسیطرح
ہی بیچ ذکر کی مسئلہ نمازی نے جنبت کہ ارادہ کیا یہہ کہ سلام علیک کہے ہی پس کہا سلام یہہ یاد آیا کہ یہہ
بیچ نماز کے ہوں پس ہیں فاسد ہوتا فاسد ہوگئی نماز مسئلہ اور ذکر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر کھجلانا نمازی نے

نماز کی اگر ہی سو نہیں طرف قبلہ کی تو نہیں فاسد ہونیکی نماز اوسکی اگر ہی ہوں قدم پی در پی اور خارج
نہ ہو امو مسجد سی اور اگر پیر جنگل کے ہی تو نہیں فاسد ہونیکی سبب کہ نہ تھی کا صفوں سی باہر کہا بعضے مشایخ
نی اگر ایک شخص نے دیکھی جگہ بیچ صف دو مرد کی اور پڑہ گیا بیچ اوس صف کے تو نماز اوسکی نہیں فاسد ہوتی
اور اگر پڑہ گیا تیسری صف میں تو فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ سینہ نہ پہرا ہو قبلہ سی اگر سینہ پہر گیا قبلہ سی
تو دوسری صف میں جاتی رہیگی نماز اوسکی جیسا کہ فاسد ہوتی ہی نماز اوس شخص کی کہ
پہرا قبلہ کیطرف سی اس گمان پر کہ نکسیر پھوٹی ہی اوپر معلوم ہوا کہ نہیں پھوٹی ہی تو نماز اوسکی
فاسد ہوئی اگرچہ نہیں نکلا مسجد سی مسئلہ اور اگرچہ یا مصلے کو یا کہا یا ہر کو تو نماز فاسد ہوئی
اور اگر نکلا یا وہ شی کہ تھی بیچ دانتوں اوسکی کے اگر ہی وہ شی زیادہ چنے سے تو فاسد ہوگی نماز
اور اگر کم ہی مقدار چنے سے تو نہیں فاسد ہونیکی نماز اور نہ روزہ اوسکا **فصل چالیسویں بیچ**
بیان سجدہ سہو کی سجدہ سہو کے واجب ہوتی ہیں بسبب ترک کرنی واجب کی یا بسبب تاخیر
واجب یا تاخیر کرنے سے جیسا کہ بھولا ایک شخص دعا قنوت کو بیچ نماز وتر کے یا بھولا التحیات پہلی قعدہ
یا دوسری قعدہ میں یا بھولا تکبیرات عیدین کی یا امام نی پکار کے پڑہنا بجای آہستہ پڑہنی کے یا آہستہ
پڑہنا مقام پکار کے پڑہنی کے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی مسئلہ بیچ کتاب
ذخیرہ کی اسطرح لکھا ہی کہ سجدہ سہو کا چھ سبب سے واجب ہوتا ہی ایک تو پہلی اوا کرنا ایک رکن کا بجا ہے
سے جیسے کہ رکوع کرنا پہلے قواۃ سی یا سجدہ کرنا پہلے رکوع سی دوسرا خاص کرنی رکن سے جیسی کہ ایک
سجدہ کیا ایک رکعت میں اور دوسرا رکعت میں یاد آیا اوسکو تین سجدہ کرلی یا ایک رکعت پڑہ کے
بیٹھ گیا یا دوسری رکعت میں التحیات پڑہ کی اور درود پڑہنی لگا تو قیام کی تاخیر ہوئی تین رکن کے سبب سے تکرار
رکن کے جیسے کہ دو دفعہ رکوع کیا یا تین دفعہ سجدہ کیا جو نہی تغیر واجب سی جیسی کہ پکار کے پڑہنا
بجای آہستہ پڑہنی کے اور آہستہ پڑہنا بجای پکار کے پڑہنی کی یا بچوین ترک واجب
جیسے کہ پہلا قعدہ نکلیا بیچ قعدہ اخیر کے التحیات نہ پڑہی بیچ ترک کرنی اوس سنت کی
کہ جو ساری نماز میں ایک ہے جیسے کہ پہلی قعدہ میں التحیات پڑہنی بیچ نماز فرض کے مگر تحقیق مذہب حنفی
کی یہہ ہی کہ التحیات پڑہنی پہلے قعدہ میں بھی واجب ہی اور یہی مذہب اہل تحقیق کا ہی سنا

اگر بجہر کے بڑھا امام نے اور اس نے آہستہ پڑھنا تھا اور اس قدر کہ جس سے نماز جائز ہو یا آہستہ پڑھا اور اس نے
جہر کہ جس سے بجہر کے پڑھنا تھا اسقدر کہ جس سے نماز درست ہو تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اور یہ مذہب اصم کی اور یہ کہا
نوادر کی ہشام جیری کہ اگر الحمد ساری یا آدھی سنی یا دو یا تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت بڑی بجہر کی پڑھی بجائے
آہستہ کی یا پڑھی آہستہ بجائے بجہر کے تو بھی سجدہ سہو کا واجب ہوگا اور اگر ایک چھوٹی آیت آہستہ پڑھی تو
نزدیک امام اعظم کے واجب ہوگا سجدہ سہو کا اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے نہیں واجب ہوتا اور سجدہ کا
پڑھنی کی یہ ہے کہ پاس کا آدمی سنے اور آہستہ پڑھنی کی یہ ہے کہ خود سنے اول پر اسی قول کے فتوی ہے اور یہ معمول
غنیۃ الفقہا ہی مسئلہ اگر بھولا ہو اوسطی رکعت یا پچھلی کی یا بیٹھا رکعت تیسری میں تو ان دونوں صورتوں
فوراً واجب ہو گیا سجدہ سہو اور اگر بھولا ہو فاتحہ اوسطی تیسری رکعت کی بھول کر پس اگر قریب بیٹھنے کی ہی تو
مگر اختلاف ہے یہ بھی سجدہ سہو کی اور اگر قریب قیام کی ہوا تو نہ بیٹھی اور سجدہ سہو کی اور حد بیٹھنے کی یہ ہے
کہ نہ اونچی ہوئی ہو کہنی اوسکی مسئلہ اگر دو دفعہ پڑھی الحمد دو رکعت اول میں یا پڑھا قرآن بجہر کر کوئی
یا سجدہ یا قعدہ کی تو واجب ہے کہ سجدہ سہو کری اور اگر پڑھی الحمد بجہر دونو رکعت اخیرہ کی دو دو مرتبہ یا پڑھی سورہ
ماتھ الحمد کے یا پڑھی التحیات قعدہ اخیرہ میں دو مرتبہ یا پڑھی التحیات بجہر قیام کو یا سجدہ کی پس نہیں چاہئی
سجدہ سہو کا کرنا یہ مذکور ہے ہمارے اصحاب کے اور اسی پر فتوی ہے اور اگر التحیات سے زیادہ پڑھا بجہر قعدہ اول
اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد پس واجب ہوگا سجدہ سہو کا سب کے نزدیک اور امام اعظم سے روایت ہے کہ اگر اللھم
بھی زیادہ پڑھا تو سجدہ سہو کری اور صاحبین کہتے ہیں کہ اگر کہا اللھم صلی علی محمد تو نہیں چاہئی سجدہ سہو کا
کرنا واجب ہے بھی وعلی آل محمد مسئلہ اگر چپکا رہا اخیر کی دونو رکعت میں اگر جانکہ چپکا رہا تو کہتا رہوں گا اور اگر
بھولکر چپکا رہا تو سجدہ سہو کری اور کہا ابی یوسف نے کہ نہیں چاہئی سجدہ سہو کرنا مسئلہ اگر یاد آوے
قنوت پڑھنی بعد رکوع کی پیش رجوع کری طرف قیام کی واسطی پڑھنی قنوت کی بلکہ واجب ہوگا سجدہ
اور اگر یاد آوے بیچ رکوع کی تو اوسمیں اختلاف ہے ایک روایت میں ہے کہ عود کری اور قنوت پڑھی
اور صحیح یہ ہے کہ نہ عود کری اور نہ قنوت پڑھی اور کہا ناطفی نے کہ دوبارہ پڑھی یا نہ پڑھی سجدہ سہو
کا کری مسئلہ اگر سلام پھیرا بعد دو رکعت کے اس گمان پر کہ نماز پوری ہوئی پھر یاد آیا کہ باقی
ہی تو پوری کری اور سجدہ سہو کا کری اور اگر سلام پھیرا اوس گمان پر کہ نماز جمعہ یا نماز فجر کی ہی تو پھر پڑھے

مسئلہ اگر بھول کر قعدہ اخیرہ اوٹھ کھڑا ہوا اوسطی یا پچھلی رکعت کی جا ہی کہ پہنچا جاوی جب تک کہ نہیں
سجدہ کیا اور سجدہ سہو کا کری اور جو یا پچھلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو پہنچا نماز نفل ہوی بہتر یہ ہے کہ ایک رکعت
اور پڑہی اور سجدہ سہو کا کری اور اگر قعدہ اخیرہ پڑہ کر کھڑا ہوا تھا تو اب چار فرض اور دو نفل ہوی لیکن سجدہ
سہو کا ضرور ہی مسئلہ اگر کوئی خاص سہو امام سی ہوا تو واجب ہی سجدہ سہو اوپر امام کے اور مقتدیونکی نماز
امام کی اور مقتدیونکی ہوگئی ہی اوپر امام کی سجدہ سہو نہیں ہوتا ہی اور نہ مقتدیونپر ہوتا ہی مسئلہ اگر بھول گیا
سلام پہیر نیکو یعنی دو رکعت کیا قعدہ اخیرہ کو اس گمان پر کہ نماز سی باہر ہوں پہر یاد آیا کہ پہیر نماز کی ہوں تو
سلام پہیرے اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر سلام پہیرا اوس شخص نے کہ اوسکو سجدہ سہو کا کرنا اس ارادہ سے
کہ باہر آوں نماز سی یعنی سجدہ سہو کا اوسکو خیال نہیں ہی تو چاہی کہ سجدہ سہو کا کری اگر کسی سے
کلام نہیں کیا اور پشت قبلہ سی نہ پہیری مسئلہ اگر ایک شخص کو شک ہے پہر قیام کے کہ نیت باندہی ہی
غور کیا اور دیر ہوی اسمیں پہر جانا کہ نیت باندہی ہی یا گمان کیا کہ نہیں باندہی پس پہر کی نیت
باندہی اوسی اوپر پہر یاد آیا اوسکو کہ نیت باندہ چکا تہا میں پس واجب ہی اوپر اوسکی سجدہ سہو کا اور تحقیق
وسکے یہہ ہی کہ اگر رکوع کا ہی اوس غورنے ادا کرنی رکن سی یا واجب سی پس لازم ہوگا سجدہ
سہو کا کرنا اور بعضی علمانی کہا ہی کہ اگر رکوع کا قرأۃ یا تسبیح کو تو واجب ہی سجدہ سہو اور
اگر نہ رکوع کا قرأت اور تسبیح سی تو نہیں واجب ہے مسئلہ اگر سلام پہیرا مسبوق نے
ساتہہ امام کے تو نہیں واجب ہے سجدہ سہو اور اگر سلام پہیرا لاحق
امام کے تو واجب ہی اور یہہ ملتقط کے بیون ہی کہ مسبوق نے
سلام پہیرا ساتہہ امام کے یا تکبیرین کہیں امام تشہد کے
ساتہہ امام اپنے کے پس واجب ہی سجدہ سہو کرنا
مسبوق اوسکو کہتے ہیں کہ بعد پڑہنے امام کے رکعت یا دو رکعت
یا تین رکعت امام کے شامل ہوا ہوا اور لاحق اوسکو کہتے ہیں
کہ پہلی رکعت میں شامل ہوا ہو اور درمیان نماز کے سبب
سو جانے کے کچھ نماز سے فوت کیا ہوا اور پہر شریک امام کا ہوگیا ہو

مسئلہ مسبوق تابعداری کری امام کی بیچ سجدون سہو کی اور اگر کھڑا ہو گیا مقتدی نے
سلام پھیرنے سے امام کی اور قراۃ پڑھی اور رکوع کیا لیکن سجدہ نہیں کیا اس صورت میں امام نے
سجدہ سہو کا کیا تو جائز ہے کہ تابعداری کری یعنی پھیر بھی سجدہ سہو کا کری اور قیام اور رکوع
اوسکا باطل ہوا اور اگر نہ تابعداری کی تو سجدہ سہو کا کری جب فارغ ہو نماز سے اور اگر سہو
بعد فراغت پائی تابعداری امام کے بیچ پورا کرنے نماز کے کوئی واجب تو بھی سجدہ سہو
کری واسطے تصور ہونے باقی نماز اپنی کی اور پھیر بھی واسطے سبق کے کہ نہ کھڑا ہو وہی
پورا کرنی نماز کے جبتک کہ امام سلام پھیرے اور اگر کھڑا ہو گیا پہلے اس سے کہ فراغت پاوے امام
التحیات سے تو اسمیں مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں ہو اسطی کہ مسبوق ایک رکعت کا ہی یا دو رکعت کا
یا تین رکعت کا ہی پس اگر ایک رکعت کا ہی تو معلوم کیا چاہئی کہ قراۃ اوسکی اگر بعد تشہد امام کے
اٹھا نہیں پڑھا کر جائز ہو نماز تو نہیں درست تحقیق نماز اوسکی کہ قیام اوسکا اور قراۃ اوسکی پہلے
فراغت ہوئی امام کے تشہد سے معتبر نہیں ہے مسئلہ ایک شخص بھولا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو کہا
علمائی کہ پہلی بھولا ہی آخر میں یعنی تمام عمر میں یہ ہی ایک اتفاقی پڑا ہی تو پھر کے نماز پڑھی اور اگر
پہلے بھی کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہو تو چاہئی کہ اکمل کری اور سوچی اگر اکمل میں یہ ہے تیسری
کہ ایک رکعت پڑھی ہی تو ایک اور پڑھی اور سجدہ سہو کا کری اور جو گمان میں اوسکی ہو کہ دو رکعت
پڑھی ہیں تو بیٹھا اور التحیات پڑھ کی سلام پھیرے اور سجدہ سہو کا کری اور اگر اکمل میں کہ چوتھی پھیر کر
تو کم کو قرار دیوی اور قعدہ کری اور پھر ایک رکعت اور پڑھی اور سلام پھیری اور سجدہ سہو
کری واسطے اس کہ شاید جسکو ایک رکعت سمجھا ہا وہ دو رکعتیں ہوئی ہون تو قعدہ اخیرہ بھی نا رہی
اور بیچ کتاب خیرہ کی یوں ہی کہ اگر شک ہوا چار رکعت والی نماز میں کہ ایک رکعت پڑھی ہی یا دو
چاہئی کہ بیٹھی بیچ ہر ایک رکعت کے اور بیچ فتاوی فضلی کے یوں لکھا ہی کہ جب ہو دو رکعت
پڑھ چکا ہون یا تین رکعتیں اور کھڑا ہو چکا ہی تو نہ بیٹھی واسطی قعدہ کی اور یہی صحیح ہی لیکن اگر نماز
سفر باد تر ہون تو بیٹھی اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر شروع کری نماز ساہہ سو کی اور سو رکعت
بھولے کے تو سجدہ سہو کا آتا ہی اگر چہ ایک ہی صرف پڑا ہو اسطرح ہی بیچ نافلہ کے اور سجدہ سہو اوسکا

آتی ہیں کہ بعد سلام پھیرنے کے دو سجدہ سہو کرے اور تحیات پڑھی اور سلام نہیں ہے اور درود پڑھی
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فوائد ہیں اور دعائیں حدیث کی پڑھی بیچ عمد کے سہو کے
اور کہا بعضوں نے کہ دعائیں بھی دونوں میں پڑھی فصل اکثر الیسوں بیچ قراءۃ غلط پڑھنی
نماز کی اگر نماز میں غلطی پڑھا بیچ قراءۃ کے ایسی کہ نہ ہووے مثل اوسکے بیچ قرآن کے اور معنی اوسکے
وہ جا پڑیں تو اسمیں تغیر بڑا واقع ہوگا اور نماز جاتی رہیگی جیسا کہ پڑھا ہذا النبا بدل ہذا
الغراب کے اور اسیطرح حکم ہی جیسا کہ نہووے مثل اوسکے بیچ قرآن کے اور نہ معنی اوسکے ہوں
جیسا کہ قوم تیلی اسرائیل پڑھی بدلے یوم تبلی السرائر کی اور جو مثل اوسکی ہو بیچ قرآنکی لیکن
بیچ اوسکے دور ہوں اور نہو تغیر بڑا تو بھی نماز فاسد ہوگی اسمیں احتیاط ہی جیسے پڑھا
انا کنا غافلین بدلے فاعلین کے اور کہا بعضوں نے کہ نہیں فاسد ہوتی نماز اسطی عموم بلوی کی اور نہیں
قیاس کیے جاوے مسائل لغزش قاری کے ایک دوسری پر مگر ساتھ علم پڑھی جانے والی رائے
مسئلہ اور اگر پڑھا ایک حرف دوسری حرف کے جگہہ تو اسمیں حکم ہی کہ اگر دونو قریب
مخرج کا ہی یا دونو کا ایک مخرج ہے تو نہیں فاسد ہوتی جیسے کسی شخص نے پڑھا فلا تقھر کی جگہہ
فلا تکھر یا پڑھا ذال کی جگہہ ظا یا ض کی جگہہ ظا یا بالعکس تو فاسد ہوگی نماز اور یہ نزدیک
اماموں کے ہی لیکن محمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ نہیں فاسد ہوتی نماز اسواسطی کہ علم والی نہیں تمیز کرتی
اور قاضی شہید محسن کہتے ہیں کہ بہتر یہ ہی کہ حکم دیا جاوی کہ اگر نکالی حروف کو اور تمیز ہووی اچھی
گمان کے موافق ادا کری تو نہیں فاسد ہوتی اور اسیطرح کہا ہی محمد بن مقاتل نے اور شیخ اسمعیل زاہد
نے اور یہ کتاب ذخیرہ کی ہی کہ اگر نہوں حروف ایک مخرج سے اور نہ قریب مخرج سے لیکن بلوی عام ہی
اکثر لوگ اسیطرح پڑھتی ہوں جیسی کہ ذال کی جگہہ ض یا زا کی جگہہ ذال اور ظا کی جگہہ ض تو نہیں فاسد
ہوتی نماز نزدیک بعضے علما کی اور قطع کرے کلام میں شیخ امام شمس الائمہ حلوانی فساد نماز کا حکم دیا
اور عام مشایخ نے کہا ہی کہ نہیں فاسد ہوتی بسبب عموم بلوی کی مسئلہ اور وقت کی ترک سنت
نماز فاسد نہیں ہوتی بسبب عموم بلوی کی نزدیک علما ہمارے کی اور بعضے علما نزدیک فاسد ہوتی ہی
کہ کوئی پڑھی لا الہ الا اور وقف کیا بیچ حرف ہا کے الا اور حرف ہا کے [illegible]